مجموعہ پنج رسائل

بوستانِ مسیح۔ گلستانِ نجیران۔

گلشنِ فردوس۔ بہارِ جنت۔

روضۂ رسالت۔

100 yrs old Gadh

P1

397

توفیق خداوندی جہان صانع زمین و زمان

پنج رسائل نظم بذکر ولادت و بعثت و شفاعت حضرت خیر الوریٰ علیہ الصلوٰۃ و الثنا اعنی

گلشن قدس

تصنیف شاعر فصیح اللسان اعجاز بیان واقف رموز خفی و جلی مولوی حکیم معصوم علی فتحپوری

در مطبع افضل المطابع محمدی رونق طبع یافت

بوستان مسیح

ہی یہ گلزار بہجران مسیح — نام اسکا ہی بوستان مسیح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنای رب ودود — بہیجتا ہون نبی پہ اپنی درود
و علی آلہ و اصحابہ — وارث علمہ و آدابہ

تمہید فضایل میلاد شریف

کسکے آمد کا غلغلہ ہی بپا — ہر طرف ہی جو شور صل علا
کسکے آمد کی چل گئی یہ ہوا — رنگ بدلا جو باغ عالم کا
ہی ہر اک شاخ نخل سر بسجود — دہن غنچہ پڑہ رہا ہی درود
گل نرگس کا دیدۂ حیران — کیا بحسرت ہی باغکو نگران
سرو آزاد سر اوٹہاتا ہی — آپ کو منتظر بناتا ہی
قمریونکو ہی نعرۂ کوکو — بلبلین ہین چہک رہین ہر سو
شاہد گل نی ٹہاٹہہ بدلا ہے — رنگ تازہ بدل کی نکلا ہے
ہی جہان رشک گلشن جاوید — خاک زر ہی تو ذرہ ہی خورشید
عام ہی سب پر آج لطف خدا — ہوگیا جوش بحر رحمت کا
ظلمت کفر ہی جہان سی دور — نور ایمان کا ہر طرف ہی ظہور
قطرونمین بحر کی روانی ہی — آتش گرم سرد پانی ہی
ہی سبب کیا سرور بیحد کا — رعب ہی کسکے آمد آمد کا
ہین یہ آثار کسکی آنی کے — دل لرزتی ہین جو زمانی کے
کچہ یہ کہلتا نہین سبب کیا ہی — متزلزل جو قصر کسرا ہے
اہل خدا انکی دلمین در ہی کیون — آگ آتشکدونمین سرد ہی کیون
موجزن وادی سماوہ ہے — خشک لب کیون یہ بحر ساوہ ہے
کیون بنی جان سب پریشان ہین — نجم کیون گرم رجم شیطان ہین
کیون کہلی آج باب رحمت ہین — نغمہ زن کیون طیور جنت ہین
کسکے آنے کا ہی سرور بپا — چار جانب خوشی کا ہی چرچا
کیون یہ رضوانکو آج حکم ہوا — کہول در ہا ہی جنت الماوا
کردی آراستہ مکان سارے — نہرونمین نور کی ہون فوارے
ہر طرف ہو دی فرش بارونق — کہین دیبا کہین ہوا استبرق
ہون مکلف مکان بوجہ حسن — ملنی پانی نہ نہر شہد و لبن
کردی آراستہ ہر اک گہر کو — کہول دی چشمہ ہای کوثر کو
کہدی حورونسی کر کی سب زینت — وا کرین سب دریچہ جنت
کیون سرافیل رکہکی ہاتہہ سی صور — کر رہا ہی ادای رسم سرور

کیون زمین ہو رہی ہے رشک فلک
کیسی آفت ہی جان شیطان پر
اہل خذلان پہ سخت خواری ہے
برگ ہر گل زبان حمدت ہے
ہی تجلی کا ہر طرف یہ وفور
کچھ زمین مین یہ آب و تاب ہی آج
بادشاہونکا نطق بند ہی آج
کسکے باعث سی فیض عام ہی یہ
غم دلونسی جو سب کے دور ہی آج
جسپہ تہا اس جہان کا دارمدار
انبیا جسکے تہی بجان مشتاق
جس سی کون و مکانکی رونق ہے
یاد جسکی ہی ہر کلام کی ساتھ
نقد یثرب سلالہ بطحے
جسکے خاطر بنا ہوی افلاک
جس سی سب خلق کو حیات ملے
جسپہ جان ذبیح ذبح رہے
حق سی جو ہمکو بخشوائیگا
قائد الخلق بالہدی والعون
قبلہ اہل ارض و اہل فلک
صلوات الٰہ ہر دم باد
ذکر کا اوسکی سب یہ ہے سامان
ہر طرف فیض رحمت حق ہے
محفل پاک ذکر حضرت ہے
اللہ اللہ کیا ہی شان و شکوہ

دوڑتی آتی ہین کیون زمین تلک پر
آج کیون ہو رہا ہی خاک کسیر
کلمہ حق زبانی پہ جاری ہے
آج توحید کی وہ کثرت ہے
چار جانب سی ہی عیان نور
ذرہ ہمچشم آفتاب ہی آج
دل کفار پر گزند ہے آج
کسکے آمد کا اہتمام ہی یہ
کسکے میلاد کا سرور ہی آج
گردش چرخ تہی یہ لیل و نہار
جسکے آنیکا تہا جہان مشتاق
جس سے دونو جہانکی رونق ہے
نام جسکا ہی حق کی نام کی ساتھ
امتی نوحہ خوان ما اوحے
جسکا القاب ہی شہ لولاک
کشتی نوح کو نجات ملے
جسکے آمد مسیح نی کہدے
جس سی عالم نجات پائیگا
شاہ لولاک ما خلقت الکون
خواجہ جن و انس و حور و ملک
بر محمد و آلہ الامجاد
بام و در پر ہی رحمت یزدان
آپکی ذکر کی یہ رونق ہے
عرش و کرسی کی آسمین زینت ہے
قدسی حاضر ہین یان گروہ گروہ

چار حد زمین مین آج ہی کیا
کسکے آمد کا ہی یہ سب سامان
ظلمت کفر ہوگئے مفقود
ہر گیا ہے کہ از زمین وید
صحن گلزار رشک ایمن ہے
کسکے اعجاز کا ہی فیض و لا
بارش ابر رحمت حق ہے
باغ عالم مین کون آتا ہے
باری باعث کہلا مسرت کا
نہ فلک جسکی جستجو مین تہے
جس سے عالم کا تار و پود ہوا
نام جسکا ہی مخبر صادق
شافع حشر و پیشوای جہان
جو ازل سی ہی پیشوا سب کا
واسطہ اوسکے نام کا جو دیا
باغ اسلام کی ہی جس سی بہار
مولد پاک ہی عرب جسکا
شاہ ہر دو جہان امیر عرب
بادشاہ رسل شہ بطحا
فخر آدم محمد عربی
اوسکی میلاد کا بیان ہی آج
ذکر حضرت کا عین ایمان ہے
جلوہ گر ہر طرف ہی نور خدا
شامیانہ ہی عرش رب جلیل
نور کی لو سی جل رہی ہین چراغ

جو بپا ہو رہی ہین سبز لوا
سرنگون بت تو بتکدہ ویران
نور وحدت ہوا ہے اب موجود
وحدہ لا شریک لہ گوید
شجر طور نخل گلشن ہے
جانور ہین قریش کے گویا
خار مین گل کی رنگ و رونق ہے
دل جو پہولا نہین سماتا ہے
جشن ہی ایسی کی ولادت کا
اور ملک جسکی آرزو مین تہے
جس سی سب خلق کا وجود ہوا
جسپہ اللہ آپ ہی عاشق
قبلہ دین و کعبہ ایمان
جو ابد تک ہی مقتدا سب کا
ہوئی آدم کی سب معاف خطا
جس نی نار خلیل کی گلزار
ہی شفیع الامم لقب جسکا
ہی رسول خدائی پاک لقب
سرور انبیا رسول خدا
مکی و ہاشمی و مطلبی
دیکھو معجز نما زبان ہی آج
بس یہی مغفرتکا سامان ہے
صل یارب کی آرہی ہی صدا
فرش پر عرش ہی پر جبریل
نکہت خلد سی بسی ہین دماغ

لولاک لما خلقت الافلاک
لولاک لما خلقت الکون

اللہ اللہ طرفہ محفل ہے
ایک جانب ہی انبیا کی صف
کوئی کرتا نہین کلام فضول
ابر رحمت کی آبیاری ہے
جو محبت سی بیٹھی روتی ہین
متصل پڑہتی جاتی ہین جو درود
سر پہ رحمت کا شامیانہ ہے
روکش آسمان یہ منبر ہے
سر پہ ہی ظل رحمت یزدان
جوش الفت سی ہی جو مدح طراز
ہین جو سرور سید عالم
یا نبی اللہ السلام علیک
بس بود جاہ و احترام مرا
خامہ مدحت گر پیمبر ہے
ولولہ ہی جو شہ کی مدحت کا
ہی بیان ولادت مولا
حال میلاد کر رہا ہون بیان
علما نی ہی اسطرح سی لکھا
مظہر نور کبریا ہی وہ گھر
لکھتی ہین اسطرح پر اہل سیر
جیسے اولاد پاک اصحاب
خواہ نعلین خواہ موزہ پاک
جسمین ہو نسبت رسول کریم
اونکی توہین کفر ہی باللہ
جس مکان مین ہو ذکر خیر شہ کا

مظہر نور و قدس منزل ہے
با ادب ہین ملایک اک طرف
با ادب سن رہی ہین ذکر رسول
لب پہ سبکی درود جاری ہے
دفتر معصیت کو دہوتی ہین
ہی فرشتون کا ہر طرف سی ورود
رشک جنت غریب خانہ ہے
جسپہ مدحت گر پیمبر ہے
اور ملک گرد مروحہ جنبان
چشم رحمت سی شاہ بندہ نواز
یان ثنا خوانکی کانپتی ہین قدم
انما الفوز والفلاح لدیک
یک علیک از تو صد سلام مرا
فیض روح القدس مددگر ہے
دلمین اک جوش ہی محبت کا
خیر عقبے تو زینت دنیا
بڑہتی جاتی ہی قوت ایمان
جس جگہ ہووی ذکر حضرت کا
مورد رحمت خدا ہی وہ گھر
علما سب ہین متفق اس پر
خواہ کوئی حدیث خواہ کتاب
یا کہ ہووی لباس یا مسواک
یا دا وسکو کرو بصد تعظیم
منکر اونکا ہی بیگمان گمراہ
ذکر آئی نہ وان اہانت کا

حامل عرش مہتمم ہین یہان
بیٹھے ہین سر جہکا ہی خاص و عام
ہر طرف مرحبا کا شور ہی آج
آپ پر بھیجتی ہین جو صلوات
وہ میلاد سی ہین جو مسرور
یاد حضرت ہی متصل دل مین
اسی خوشا مدح خوان کا غرور وقار
زیب منبر ہی اسطرح وہ فصیح
قبلۂ دین کا ہی ثنا خوان آج
دیکھتی ہین اوسی بصد توقیر
اوٹہہ گیا ہی جو سامنی سی حجاب
بسلام آمدم جوابم دہ
مرحبا ای طبیعت موزون
دلمین ہی فکر نعت لب پہ درود
ذکر حضرت متاع ایمان ہے
مرحبا میری طالع بیدار
کیا بیان ہوئی فضل محفل پاک
یا کہ ہووی وہان خدا کا ذکر
غیرت خلد کیون نہ محفل ہو
ہووی جس شی کو آپ سی نسبت
یا کلام شریف خواہ بیان
خواہ عمامہ ہو خواہ ہو چادر
کرو تعظیم انکی سب کی ساتہ
ہین جناب رسول شاہ انام
بزم اقدس مین آکی چپ بیٹھو

اور ملایک ہین طرفہ گویان
کوئی پڑہتا درود کوئی سلام
پہر زمین رشک کوہ طور ہی آج
دمبدم بڑہتی جاتی ہین حسنات
اونسی راضی بہت ہی رب غفور
نور بٹتا ہی اپنی محفل مین
ہی عیان اوسپہ رحمت غفار
چرخ چارم پہ جسطرح ہی مسیح
پائی منبر پہ اوسنی ہی معراج
سنتی ہین گوش دل سی وہ تقریر
کرتا ہی یون سوی مدینہ خطاب
مرحبا بر دل حزینم نہ
بیٹھی بیٹھی نکالے کیا مضمون
صفحہ پر خامہ کر رہا ہی سجود
بجدا قوت دل و جان ہے
ہون ثنا خوان سید مختار
جسمین ہو ذکر سید لولاک
اور میلاد مصطفےٰ کا ذکر
جسمین رحمت خدا کی نازل ہو
یعنی منسوب ہو سوئی حضرت
یا کوئی بزم خواہ کوئی مکان
سبکی تعظیم فرض ہی ہم پر
ذکر انکا کرو ادب کی ساتہ
اور کلام آپ کا ملوک کلام
با طہارت بصد ادب بیٹھو

چھوڑو ذکرِ شراب و ذکرِ طعام
کارِ عقبیٰ بناؤ یان آکر
اسمین رحمت خدا کی نازل ہی
سُنکے احوالِ مولدِ والا
ہوگی دنیا مین ہر بلا سی نجات

چپکی چپکی پڑہو درود و سلام
باتین کرلینا گھر مین جاجا کر
سیّد الانبیا کی محفل ہے
جو کری رسمِ تہنیت کو ادا
اور عقبیٰ مین رفعتِ درجات

گرو بیجا نہ ذکرِ محفل مین
جای تعظیم اور مسرت ہی
بزمِ میلاد سی جو ہین مسرور
اوس سی خوشنود ہون رسولِ خدا
یہ خوشی رائگان نہین بخدا

کچہ تو خوفِ خدا کرو دل مین
بزمِ میلاد و ذکرِ حضرت ہی
سب غم و درد اونکی ہونگی دور
اجر اوسکو ملیگا روزِ جزا
کیا نہین بولہب کا حال سنا

قصۂ آزاد کردن بولہب ثویبہ کنیز خود بانجوشی میلاد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علما کا ہی اسطرح یہ بیان
ہر طرف یہ خبر ہوئی مشہور
شرف اوسکو خدا نی ہی یہ دیا
بھائی جو آپ کی ہین عبد اللہ
گل کھلا آپ کی گھرانی مین
پرورش پای وہ حشمت و جاہ
وہ کری فرق امرِ باطل و حق
پای آدم کیطرح عزت و شان
مالکِ جزو کل کرے اللہ
سُنکے ایسا ہوا وہ خرم و شاد
ای خوشا اوسکی بخت کی امداد
چڑہ گیا اوسکی سر پہ جب اُدبار
جسکے گھر مین نزولِ رحمت ہو
گھر مین ہو جسکی کبریا کا حبیب
مدنی و یمانی و مکی
سب یہ نیرنگیِ زمانہ ہے
تجھسے توفیق ہمنی یہ پائے
تو نی ثابت قدم کیا ہمکو
کرین کس منہ سی تیرا شکر ادا

جبکہ مکہ مین باصد عزت و شان
نورِ حق نے کیا ہی آج ظہور
دودہ اوسکا حضور نے ہی پیا
اونکو بخشا خدا نے پارہ ماہ
ایسا لڑکا نہین زمانی مین
کری اقبال مند اوسکو اللہ
منصبِ ہاشمی کو دی رونق
مثلِ ادریس ہو بلند مکان
اسکو ختم الرسل کرے اللہ
اس خوشی مین اوسی کیا آزاد
آپ کے نام پہ ہوئی آزاد
آپ سی پہر گیا وہ آخر کار
کیا غضب ہی کہ اوسپہ لعنت ہو
وہ جہنم کو جای وای نصیب
بصری رومی و دیگر حبشی
دہر عبرت کا کارخانہ ہے
یعنی راہِ نجات دکھلائے
تو نے خیر الامم کیا ہمکو

بادشاہِ رسل ہوی پیدا
جو ثویبہ ابولہب کی کنیز
روزِ میلادِ سیّدِ والا
پسرِ نامور ہوا پیدا
ہی صدا تہنیت کی آج بلند
ہی براہیم کا وہ چشم و چراغ
کسکو کنبے مین یہ ملا منصب
اوس سی افزون ہو شانِ مطلبی
مژدہ یہ بولہب نی جبکہ سنا
اوسکی طالع کی یاوری دیکھو
دیکھنا بولہب کی پہر مقسوم
ہی جہان کارخانۂ عبرت
باغ فردوس جسکی گھر مین ہو
ہون معزز مہاجر و انصار
سب تو آآکی ہون صحابِ رسول
شکر ہی شکر اسخدای جہان
تو نی روشن کیا چراغِ یقین
دل کیا تو نی مطلعِ انوار

آئی دنیا مین سیّدِ والا
تہی بہت باشعور و باتمیز
بولہب کو یہ اوسنی مژدہ دیا
طرفہ نورِ نظر ہوا پیدا
لو مبارک ہو تمکو یہ فرزند
اوس سے پہولا رہی خلیل کا باغ
ہو رئیس قریش و میرِ عرب
یہ بھی مثلِ خلیل ہووی نبی
اوسکو بی انتہا سرور ہوا
اوسپہ لطف پیمبرے دیکھو
جب نبوت کی خلق مین دی دہوم
ہی یہ قصہ فسانۂ عبرت
چھوڑ کر اسکو وہ سقر مین ہو
اور مکے مین بولہب ہو خوار
ہوو ہی منکرین کا بولہب پہ نزول
تو نی دی ہمکو قوتِ ایمان
تجھسے ہمکو ملی یہ دولتِ دین
بدلی انکار کے دیا اقرار
تو نے پیرو کیا محمد کا

خواب دیدن شخصی بولہب را بعد مردنش و سوال کردنش از عذاب جہنم و جواب بولہب

الغرض اصلِ داستان سنیی — اور سنو نگی جہان سنیی — ہی لکہا بولہب بصد حسرت — مر گیا اس جہانسی جب حلت

سید ہادار البوار مین پہونچا — تہا جو کچہ اس سی نار مین پہونچا — قعرِ دوزخ مین جبکہ وہ ٹہرا — خواب مین ایک شخص نی دیکہا

پوچہا مرنیکی بعد کیا گذرا — بولا کُند اہوا ہون دوزخ کا — طوق و زنجیر و ذلت و خواری — اور ہر سو ہی شعلۂ ناری

اک مصیبت ہی جانِ مضطر پر — پڑتی ہین گرز آتشین سر پر — دوڑتی چار سمت سی ہی نار — نہ امان ملتی ہی نہ جای قرار

شرک اور کفر جو کہ مجہسی ہوا — یہ نتیجہ ملا مجہی اوسکا — کہ نہین ہے رسول کی تصدیق — اوسپہ دوزخ ملی ہوا زندیق

ترک کی مین نے آپکی تعظیم — بس وہی سی ہی یہ عذاب الیم — گر ملین ایمان رسول پر لاتا — بدلی دوزخکی خلد مین جاتا

ساری آفت یہ دور ہو جاتی — نار یہ مجہپہ نور ہو جاتی — کہہ چکا بولہب جو سب یہ حال — پہر کیا دوسرا یہ اوس سی سوال

جب سی تقدیر تجکو یان لائی — تو نی تخفیف بہی کبہی پائی — بولہب نی یہ روکی اوس سی کہا — ہی بیان اسطرح پہ حال مرا

رنج و تکلیف و شدت و ایذا — ایکدم بہی نہین ہوئی یہ جدا — پر جب آتا ہی یوم مولد کا — جسمین پیدا ہوی رسولِ خدا

ہو کی جس روز مین نے خرم و شاد — کر دیا تہا ثویبہ کو آزاد — ہوتی اوس دن ہی مجہپہ کچہ تخفیف — ہی غنیمت مجہی وہ یوم شریف

مومنو لوٹنی کی جا ہے یہ — وہی میلادِ مصطفا ہے یہ — جلوہ گر کبریا کا نور ہی یان — وہی دن اور وہی سرور ہی یان

دشمن دین کو اس مسرت سے — جبکہ راحت ملی اذیت سے — ہی عجب تم جو کرتی ہو یہ سرور — اجر اسکا دیگا رب غفور

ہی یہ وہ بزم اور وہ ذکر شریف — جسمین لاتی ہین انبیا تشریف — ہی زمین اس مکانکی رشک فلک — جسمین ہی دمبدم نزول ملک

اہل اسلام لائین اسپہ یقین — ہو جہان ذکرِ مولدِ شہ دین — گہر وہ ہوتا ہی روکش جنت — خود قدم رنجہ کرتی ہین حضرت

غیرتِ خلد کیون نہو وہ مقام — خود جو تشریف لائین شاہ انام — بن گئی کام سب ہماری بس — لو مبارک ہو مولدِ اقدس

کیون نہ غم سی نجات ہم پائین — جب قدم رنجہ آپ فرمائین — شک کسی دل مین تا نہ آئی مگر — اک روایت بیان کرون اسیر

قصۂ تاجر بغداد بانی محفل شریف میلاد و تحیر یہود و گفتگوی زنش دربارۂ محفل فیض بنیاد

راوی خوش بیان و خوش آئین — شیخ ذی منزلت جلال الدین — بصفاتِ علوم دین موصوف — بسیوطی شہیر اور معروف

عالمِ باعمل بفضل و ہنر — اور ثقہ راوی حدیث و خبر — لکہتی ہین یون حکایت مولد — جسکی راوی ثقات ہین بجید

ایک تاجر تہا ساکن بغداد — مالدار و تونگر و جواد — نیک کردار و عارف و زاہد — حق شناس و متبحر و عابد

صاحبِ خیر و باعث حسنات — مقبل و متقی و خوش اوقات — میہمان پرور اور پر تمکین — جمع دنیا کی ساتہ رکہتا دین

تہا کبہی طاعتِ خدا کرتا — اور کبہی ذکرِ مصطفا کرتا — کبہی ہوتی ادا خدا کی نماز — کبہی حضرت کی ساتہ راز و نیاز

شغل اوسکا تہا ذکر حضرت کا — تہا بجان عاشق رسولِ خدا — آپ کا ذکر بندگی اوسکی — آپ کا نام زندگی اوسکی

فکر دنیا نہ عاقبت کا غم — عاشق ذکر قبلۂ عالم — غرق تہا آپکی محبت مین — تہا یہ اوس باخدا کی عادت مین

رہتا تہا منتظر وہ نیک انجام — کہین مولد کی آئین پہر ایام — جب یہ ماہ مبارک آتا تہا — پہر تو پہولا نہین سماتا تہا

دل وجان سی وہ مرد با ایمان
کرتا بزم رسولؐ کا سامان

بہر تزیین محفل میلاد
کرتا تھا اہتمام حد سی زیاد

کہین فرش زری بچھاتا تھا
شمع کافور کو جلاتا تھا

آئی والونپہ کرکی زر کو نثار
اپنی آنکھین بچھاتا وہ دیندار

کبھی پلکونسی جھاڑتا وہ خاک
یعنی یان ہوگا ذکر سید پاک

پی نیل مرام وکسب ثواب
جمع ہوتی تھی باوضو احباب

ذکر ہوتا تھا آپ کا جسدم
پڑھنی والیکی چومتا تھا قدم

کہتا تھا دمبدم وہ خوش اوقات
بر محمدؐ و آلہ صلوات

جسقدر پاس ہوتا مال و زر
بانٹ دیتا تھا نام حضرت پر

تھا وہ خرچ آپکی ولادت کا
بس یہی نفع تھا تجارت کا

اوسکا ہمسایہ اک یہودی تھا
حال سب اوسکا دیکھتا رہتا

اوسکی بیتابی اور سوز وگداز
اوسکا محفل مین سب خلوص و نیاز

سب مفصل تھا اوسکی دلپہ عیان
رہتا تھا دیکھہ دیکھکر حیران

اوسکی عورت نی ایکدن پوچھا
اس مسلمانکو ہوگیا ہی کیا

گھر مین کیون اسکی ہوتی ہی محفل
ہوتا بیچین کیون ہی اسکا دل

کبھی ہنستا ہی گاہ روتا ہی
کیون یہ بی اختیار ہوتا ہی

گھر مین ہوتی ہی سکی کچھ تقریب
پر یہ دیکھا نہین ہی امر غریب

شادی وغم سبھی کی ہوتا ہے
یون نہین کوئی جان کھوتا ہے

ہوتا کس شخص کا ہی افسانہ
جسپہ تاجر ہی ایسا دیوانہ

سن چکا جب کلام عورت کا
اوس یہودی نے اوس سی پھر یہ کہا

اسطرح مین نی ہی یہ حال سنا
تھی نبی انکی سید بطحا

ہین وہ سردار انبیاء کرام
ہی جناب محمدؐ اونکا نام

کرتی ہین آج اونکا ذکر ظہور
بس اسی بات کا ہی سب یہ سرور

سن لیا جب زن یہودنے حال
متعجب ہوئی وہ دلمین کمال

مشرف شدن زن یہود در عالم منام بزیارت جمال جہان آرای خدیو زمین و زمان خاتم پیغمبران صلی اللہ علیہ وسلم

جب وہ خوش خو ہوئی تحیر مین
رات کو سوگئی تفکر مین

آنکھہ بند اور دیدۂ دل وا
سوتی ہی اوسکا بخت جاگ اوٹھا

واہ کیا رات تھی وہ صل علےٰ
پر ضیا صورت شب اسریٰ

رات تھی وہ برنگ صبح بہار
فتنہ خوابیدہ عدل تھا بیدار

نور مہتاب پر تھا جوش صفا
ساری عالم مین تھا وفور ضیا

طرب انگیز چل رہی تھی ہوا
دہن غنچہ تھی خوشی سی وا

تھا کھچا بہر دید بانی باغ
چشم نرگس مین سرمۂ مازاغ

ہر روش پر تھا پرتو مہتاب
جسطرح سی روان ہو جدول آب

نور سی عرصۂ جہان روشن
صحن عالم تھا وادیٔ ایمن

نور افشان ثوابت وسیار
رات تھی یا کہ مطلع انوار

سو رہی تھی زن خجستہ خصال
ناگہان خواب مین یہ دیکھا حال

ہر طرف ہی شعاع نور بہم
گھر ہی غیرت دہ ریاض ارم

لیلۃ القدر کیطرح یکسر
سجدہ کرتی ہین گھر کی بام ودر

آمد آمد کی ہی کسیکے دہوم
گھر مین ہی اوسکی قدسیونکا ہجوم

در و دیوار سب ہین سر بسجود
ہر طرف پڑھ رہی ہین لوگ درود

نفحۂ خلد سی بسی ہین مشام
گھر مین پھیلی ہی بوی مشک تمام

ملکی آنکھونکو وہ زن خوشخو
لگی حیرت سی دیکھنے ہر سو

ناگہان سوی صحن کی جو نظر
دیکھتی کیا ہی وہ ستودہ سیر

گرد مجمع کیے ہین پیر و جوان
بیچ مین ایک شخص عالیشان

آفتاب سپہر جاہ وجلال
نیر برج اعتلا و کمال

سر سی لیکے تا قدم سراسر نور
چہرہ غیرت دہ تجلی طور

ہوگئی حیران کیا یہ اوسنی سوال
کیست این با چنین جمال و جلال

با ادب ہوکی بولا ایک جوان
شہ گردون جناب عرش مکان

شاہ کونین و سید الثقلین
جد والای حضرت حسنینؑ

سرور انبیا حبیب خدا · شافع عاصیان بروز جزا
رنگ و بوی گل نبوت ہی · رونق روضۂ رسالت ہی
بحر لولاک کا یہ گوہر ہے · چرخ مازاغ کا یہ نیر ہے
باعث خلقت و وجود جہان · علت غائی زمین و زمان
ہی یہ رتبہ یہ احتشام اوسکا · قاب قوسین ہی مقام اوسکا
جب سنا اوسنی نام حضرت کا · ہو گئی بیچین بولی صل علے
آنکھیں ملتی وہ ایکبار اوٹھی · نام حضرت کا لی پکار اوٹھی
نام لیکر کیا جو اوسنی خطاب · آئی لبیک کی صدا ہی جواب
ایسی مین بندہ پرور یکی شام · ہنسکے پھر بولی سید مختار
کیون تردد ہوا تجھی اسدم · کہ جو کہنا ہو یان کھڑی ہین ہم
سن چکی جب یہ مرحمت کا کلام · آئی نزدیک تب وہ نیک انجام
پہلی دست شہ امم چومے · جھک کی پھر آپکی قدم چومے
روتی قدمون پہ گر کی با دل زار · گرد پھر پھر کی پھر ہوتی وہ نثار
کعبۂ دین کا کر چکی جو طواف · بولی لونڈیکا ہو قصور معاف
اب لرزتا ہی جسم زار مرا · کیی بیچارہ مین نی جرم و خطا
بدہی آغاز اور بد انجام · کفر اور شرک سی تہا مجکو کام
ہنین حضرت سی ہی یہ پردہ چھپا · کینہ مجکو حضور سی بہی تہا
ہو مین حضرت سی شرمسار بہت · ہی یہ لونڈی گنہگار بہت
سبب اسکا ہنین ہی پر کہلتا · جو عداوت ہو آپ سی رکہتا
اوسپہ اسدرجہ ہو کرم کی نگاہ · لائین تشریف اوسکی گہر مین شاہ
باعث اسکا شہ عرب کیا ہی · لونڈی صدقی گئی سبب کیا ہی
کیون کہلی مجپہ چشم رحمت ہے · آج لونڈیپہ کیا عنایت ہے

جواب دادن قبلۂ عالم سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم از سوالات یہودیہ و بیان فرمودن حضرت بزبان مبارک شرف بزم میلاد و مشرف شدن تاجر بدین سعادت ببرکت قدوم والای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جب کلام زن یہود سنا · لب معجز نما ہوے پہر وا
قبلۂ دین نی یون کیا ارشاد · غم نکہا تجکو حق رکہیگا شاد
کچھ تو کر دینگی ایسی ہم تدبیر · عفو ہو جائیگی تری تقصیر
اور جو آنیکا یان سبب پوچھا · لی مین اوسکو بہی تجسی ہون کہتا
یہ جو تاجر ہی مرد نیک نہاد · گہر مین جسکی تہی محفل میلاد
باخدا متقی و نیک سیر · تیری گہر سی ملا ہی جسکا گہر
یاد جسکو ہی میرے آٹھ پہر · ذکر کرتا ہی میرا شام و سحر
بندۂ برگزیدۂ غفار · جان و دل سی ہمارا عاشق زار
تہی بپا اوسکی گہر بہ رسم قدیم · آج محفل مری بقصد تعظیم
تہا ملائک کا اوسکی گہر مین ورود · باادب پڑہ رہا تہا مجپہ درود
رحمت حق تہی متصل نازل · رو کش باغ خلد تہی محفل
بزم تہی یہ مری ولادت کی · اوسنی اس بات کی مسرت کی
ہم خلوص اوسکا دیکھتی ہین جب · اوسکی تعظیم اور وہ حسن ادب
ہو گئی خوشنود اوس سی ہم اکثر · چلی آتی ہین آپ اوسکی گہر
ذکر ہم یہ پسند کرتی ہین · اوسکا رتبہ بلند کرتی ہین
اوسپہ ہم بہیجتی ہین رحمت حق · اوسکی محفل کو دیتی ہین رونق
تجکو اثبات مین تہا کچہ انکار · ہو گئی حیران یہ کہتی تہی ہر بار
کسکا ہی ذکر کسکی ہی محفل · اور ان باتون سی ہی کیا حاصل
تیری حیرت وہ تیری انکا غبار · اور یہودی سی وہ تری گفتار
تیری تشویش اور وہ تیرا ملال · ہی عیان مجپہ سب بوجہ کمال
اب نکلجای تا وہ تیرا شک · آئی ہم اس لیی تری گہر تک
دیکہ تاجر کی ابتو عزت و شان · دیکہ لی اوسکی قوت ایمان
تو عبث بند فکر مین ہی اسیر · دیکہ اب اوسکی بزم کی توقیر
حق سی ہم اوسکو بخشواتی ہین · دیکہ ہم اوسکی گہر مین آتی ہین

منحصر کیا ہی ایک تاجر پر
ہو وہی پابند جو محبت کا
جو ادب سی کریگا ذکر مرا

جسکو مجھسی خلوص ہو یکسر
تبع ہو مری شریعت کا

جسکو مجھسی خدا محبت دے
جسکو مجھسی خلوص ہوگا ذرا

جسکو اللہ یہ سعادت دے
اوسی یہ فضل دیگا رب علا
شرف اوسکو ملیگا یہ بجدا

مسلمان شدن یہودیہ و شوہرش

بدست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و لازم گرفتن بنیاد محفل میلاد شریف را بر ذمہ خودہا

جب ہوئی قبلۂ زمین و زمان / اوس سی اس طور پر گہرفشان
روکے قدمون پہ گر پڑی وہ حزین / ہوکی صدقی کہا کہ ای شہ دین
آج تاجر کا مجھپہ احسان ہے / لونڈی اوسکی بہت ثناخوان ہے
اوسکی باعث سی ای مری مولا / مجکو حضرت نی سرفراز کیا
بڑہی عزت مری زمانی مین / قدم آئی غریب خانی مین
دور مجھسی وہ فکر زشت ہوئی / آج مین قابل بہشت ہوئی
کفر کا زنگ دل سی دور ہوا / اوسمین اب نور کا ظہور ہوا
شمع ایمان کا دل ہوا مشکوات / آج بالای طاق ہی تورات
سینہ میرا ہوا ہی رشک طور / لکہدیا آج دلپہ سورۂ نور
ہاتہ پر ہاتہ رکہکی پہر یہ کہا / لو مسلمان ہوئی مین ای مولا
دست دست خدا سی مل جو گیا / ہاتہ اوسکا ہوا ید بیضا
کلمہ پڑہ کر کہا خدا ہے گواہ / ہین محمد مری رسول اللہ
کہکے یہ تو وہ ہوگئی شادان / اور روانہ ہوئی رسول جہان
رات اس ذکر مین گئی تہی گذر / ہوکی وہ خواب سی ہوئی جو سحر
اوڑہی چادر اوٹہا کی پہر سر سے / کلمہ پڑہتی اوٹھی وہ بستر سے
نور اسلام رخ پہ جلوہ نما / لب پہ شکر اور دل مین یاد خدا
خواب دوشینہ کا وہ لطف و سرور / ذوق اسلام کا وہ دل مین وفور
یاد اخلاق شاہ مین خرسند / مے عرفان سی مست آنکہین بند
بس خوشی سی یہ حال اوسکا تہا / پاؤن رکہتی کہین کہین پڑتا
کر چکی جب قضای حاجت وہ / بیٹہی آکر بقصد طہارت وہ
وہ یہودی جو اوسکا شوہر تہا / شب کو وہ تہا کہین جدا سوتا
خواب سی اوٹہکی ہوکی خرم و شاد / گہر مین آیا وہ مرد نیک نہاد
دیکہا بدلا ہی گہر کا کچہ نقشہ / نور ایمان کا ہر طرف جلوہ
کل تو ظلمت کدہ تہا گہر سارا / آج روشن ہی بام و در سارا
دور سب کفر کی نجاست ہی / آج کچہ اور ہی طہارت ہی
زوجۂ پاک دل سی یہ پوچہا / آج رونق کا یہ سبب ہی کیا
بولی شوہر سی ای یہود لقب / آج لازم ہی تجکو میرا ادب
دور رہ مجہ سی بانی بدعت / میری تیری بہلا ہی کیا نسبت
تو یہود اور مین مسلمان ہون / تو ہی کافر مین اہل ایمان ہون
ہنسکے بولا وہ مرد خوش اوقات / بس خموش اب نکہیو ایسی بات
مین سمجھتا ہون سب یہ طرز بیان / مجھپہ سب حال ہوگیا ہی عیان
تو نی جو ماجرای شب دیکہا / اس گنہگار نی بہی سب دیکہا
جسنی رکھی ہین تیری گہر مین قدم / رات مجپر بہی کر گئی وہ کرم
تجھپہ تنہا نہین ہی لطف خدا / مجکو بہی ملگیا ہی وہ رتبا
تو نی جس شاہ کی کرم دیکھے / مین نی بہی اونکی ہین قدم دیکھے
تو نی پائی جو دولت ایمان / مین بہی اسلام سی ہوا شادان
تجھپہ تنہا نہین ہی لطف و عطا / رات بندہ بہی سرفراز ہوا
خوش یہ کہکی ہوگئی باہم / بدلا شادیکی ساتہ محنت و غم
زن و شوہر مین مشورہ یہ ہوا / بزم میلاد کیجے اب برپا
گہر بنی رشک جنت الماوا / جمع ہوا امت رسول خدا
تہ مین حضرت پہ سب سلام و درود / تاکہ راضی ہو ہمسی رب ودود
قصہ کوتاہ مشورت کر کے / بزم میلاد وہ بہی کرنی لگے

سن چکا تمہی معتبر اسلام / بزم میلاد کا یہ فصل تمام
یہ تو اپنا بیان مجمل ہے / ذکر حضرت کا اس سی افضل ہے
ہی بس اس اوستاد سی حاصل / کوئی بیجا نہ سمجھے یہ محفل
طول تقریر سی زبان روکے / اشہب خامہ کی عنان روکے

دیکھی مولد کی تمنی سب برکت / ذکر والا کی سن لی کیفیت
اوسکی محفل کو پوچھتے ہو کیا / ذکر جسکا ہو عین ذکر خدا
دلمین تہا اس سی گی اور لکھون / فضل میلاد کا بڑہی مضمون
یان سی اب ختم مدعا کیجے / بس ہیچ آداب و دعا کیجے

مناجات بدرگاہ حضرت قاضی الحاجات

ای خداوند کارساز و کریم / ملک و صانع و قدیم و حکیم
نقش پرداز کارگاہ جہان / کاتب نسخہ زمین و زمان
تیری صناعی کا ہی سب یہ اثر / نخل مین شاخ شاخ مین ہی ثمر
سبکو تجہسی ملی وجود کی راہ / تیری قدرت پہ تیری صنع گواہ
مغفرت پہ ہی تیری سبکو ناز / ای مری کارساز بندہ نواز
روسیہ شرمسار و پر تقصیر / روز و شب بند معصیت مین اسیر
ہی عیان تجپہ حال دل مولا / تیری آگی بہلا کہوان مین کیا
میری ہر حال سی ہی تجکو خبر / تجپہ روشن ہی میرا خیر و شر
عفو کر میری جرم رب رحیم / تو کریم اور ترا حبیب کریم
اور عاصی کی یہ دعا ہو قبول / بہر روح رسول و آل رسول
دلمین روشن ہی چراغ یقین / رہی لب پر ثنای قبلۂ دین
با حضور و خلوص بہر ثواب / جتنی حاضر ہین بزم مین احباب

خیمہ برپا کن سپہر بلند / آسمان ساز اور زمین پیوند
تونی برپا کیے یہ نہ افلاک / خاک کو تونی دی یہ صورت پاک
تجہسی گوہر نی یہ چمک پائی / تونی انسان مین دی یہ رعنائی
تو انیس دل غریبان ہے / مرہم زخم سینہ ریشان ہے
عرض مطلب مین ہون بہت حیران / شرم سی بند ہو رہی ہی زبان
مبتلائی بلای حرص و ہوا / پای بند جفای جرم و خطا
مین سزاوار نار تو ہی نور / مین گنہگار تو خدای غفور
تو رحیم اور گناہگار ہون مین / مغفرت کا امیدوار ہون مین
ہو مری والدین کی بہی نجات / بہر آل نبی نیک صفات
ہر غم و رنج سی مین پاؤن نجات / ہون روا میری دلکی سب حاجات
دی خدا مجکو عشق پیغمبر / رہون مدحت گر و ثنا گستر
ای خدا بہر سید بطحا / بخش دینا تو سب کی جرم و خطا

بر ہمین حرف این خجستہ کلام / ختم شد والسلام والاکرام

تمام شد

گلستان بیخزان

یہی بہار مولد سلطان انس و جان
نام اس کتاب کا ہی گلستان بیخزان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسطرح حمد خالق اکبر ادا کرون
عمر ابد ہو مشغلۂ حمد کی لیے
گنہار کو کرم سی کری گلشن نعیم
نور محمدی سی دیا خلق کو وجود
ختم رسل کو مظہر کل سر بسر کیا
آدم سی لیکی حضرت احمد تلک تمام
ہی ذات جسکی باعث ایجاد کائنات
وہ اولین بہار گلستان سرمدی
رحمت خدا کی اوسپہ ہو بیحد و بیشمار
پہر آمد بہار ہی دل باغ باغ ہی
مستانہ پہر رہی ہین جو عشاق سبو بسبو
سینی سی زنگ حسرت و حرمان نکل گیا
پہر ذکر خیر قبلۂ عالم بپا ہوا
محفل مین آج ذکر رسول انام ہی
ای عاشقو سنو مری تقریر اور بیان

اس منہ سی کسطرح مین ثنا خدا کی کرون
حاشا کہ حمد صانع قیوم ہو سکے
گہ بحر مین صدف کو عطا ہو در یتیم
وابستہ اوس سی کر دیا عالم کا تار و پود

بالفرض ہووی تن مین سرا پا زبان اگر
صناع کن فکان خداوند کارساز
سنگ سیہ سے لعل و زمرد کری عیان
ذات نبی کو مبدء کونین کر دیا

اقرار بحقیت انبیا و نعت سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین

ہر ایک برگزیدۂ حق رہبر انام
ہوتا نہ وہ تو ہوتی یہ بربادِ کائنات
وہ آخرین شگوفۂ گلزار ایزدی

مقبول بارگاہ ازل ہین سبکی سبب
مقصود کن وسیلۂ عرفان کبریا
وہ عندلیب گلشن عرفان کبریا

تمہید بیان میلاد سر دفتر ایجاد صلوات اللہ علیہ وآلہ الی یوم التناد

پہر بلبل سخن کا فلک پر دماغ ہی
پہر لائی ہی صبا کسی سیف اللقا کی بو
پہر دلمین جوش آگیا موسم بدل گیا
پہر بام و در سی اوٹھنی لگا شور مرحبا
یہ بزم ہی کہ روضۂ دار السلام ہی
لکھتا ہون مولد شہ والا کی داستان

پہر دلمین کاوش نگہ یار ہو چلی
بدلی ہی آج گل چمن دہر کی ہوا
ہان اہل درد موسم عشرت کو پا گئی
پہر گہر مین اپنی مدحت سلطان دین ہوئی
ہر وقت لب پہ قبلۂ عالم کا نام ہی
طرز بیان مین نظم ہی منظور اس لیے

اور ہر زبانسی شکر خدا ہوتی بسر
خلاق جن و انس و شہنشاہ بی نیاز
دریا سی ابر ابر سی دریا کری روان
کثرت مین لا کی معنی وحدت کو بہر دیا
خیر البشر کو واسطہ بو البشر کیا
پر سب کا پیشوا ہی وہ شاہنشہ عرب
شاہ رسل نبی جہان ختم انبیا
وہ شمع جانفروز شبستان کبریا
اور اوسکی آل اور جو اصحاب تہی کبار
پہر آہ عاشقونکی شرربار ہو چلی
نام خدا بہار کا موسم پہر آگیا
پہر مولد شریف کی ایام آگئی
پہر اپنی بزم رشک خلد برین ہوئی
جسجا درود فرض ہی وہ مقام ہی
تا دلمین ذوق اہل محبت کی بڑہ چلی

هر چند اہل درد کو کافی ہی ایک سخن
اسکے سوا حدیث سی ثابت ہمین ہوا
لکھون حدیثین گر تو بہت اسمین طول ہو
یعنی شمائل نبوی مین ہی یون لکھا
بانوی ہو مدح شرف و عز و اعتلا
مسجد کی اندر آ کی شہنشاہ دوسرا
منبر پہ بیٹھکے ہوین حسان با وقار
کرتا ہی بسکہ نظم و بیانمین وہ جد و کد
واللہ رایگان نہین خیر البشر کی مدح
ہر لفظ اوسکی نعت کا سرمایۂ حیات
مقصود کاینات ہی محبوب کبریا
مد نظر تھا حق کو وہ عالم کا پیشوا
آدم کی سب فضیلت و رفعت عطا ہوئی
دیکھو عنایت آپ پہ رب جلیل کی
رمز آشنا وہ بزم خدای کریم کا
بخشی خدا نی ذاتمین اوسکی وہ برتری
کوہ وقار و کان حیا معدن کرم
قرآن مین گرچہ خالق اکبر نی جا بجا
رتبہ تو دیکھنا مری عالیجناب کا
کس عزت و وقار سی دیتا ہی حق ندا
داعی کہین کہا تو بشیر اسکو کہا
بی مثل تھا خدا نی اوسی خلق کیا
روز ازل کو جسکہ خداوند انس و جان
تھی سامنی خزائن رحمت کھلے ہوے
افراد جن و انس کے ارواح سب بہم

دیوانہ ایک ہو مین گرے چاک پیرہن
یعنی حضور کو بھی کمال اس سی ذوق تھا
طول سخن سی یہ نہو سامع ملول ہو
ہی راوی وہ حضرت محبوبۂ خدا
یعنی جناب عائشہ خاتون با حیا
منبر کو اوسکی واسطے کرتی تھی خود بپا
پڑہتی تھی نعت پاک مین اشعار آبدار
روح القدس کی رہتی ہی اسپر سدا مدد
پر ہو سکی ہی کب اوس نامور کی مدح

پر نظم مین ہی لطف سخن کچھ بڑھا ہوا
حضرت کو بھی پسند تھی موزونی کلام
پر درگذر بھی اس سی مناسب تھا یہان
مخدومۂ زمانہ و صدیقۂ جہان
کہتی ہین یون کہ آیا تھا ثابت کا جب پسر
فرماتی پھر کہ ہان مرے مداح خوش زبان
خوش ہو کی کہتی آپ کہ وہ خالق جلیل
کیون منصفو کہو تو سبب تم نی سن لیا
ہی نعت اوسکی قوت روح و دل و جگر

ہوتا ہی طرز شعر سبب درد و ذوق کا
خوش ہوتی شعر سنکی بہت قبلۂ انام
اک مختصر حدیث کا کرتا ہون مین بیان
محبوبۂ رسول خدا ام مؤمنان
وہ مدح خوان رسول کا حسان نامور
کر عرض اسپہ بیٹھکے تو نظم اور بیان
تائید اسکی کرتا ہی ہر دم جبرئیل
فرماو ہی یہ نظم روا یا نہین روا
کفارۂ جرائم و جنت کی راہبر
ہر حرف اوسکی مدح کا پروانۂ نجات
انسان کی کیا مجال کہ ہو وہ اسکا مدح خوان
لاکھون کمال ذات مین حضرت کی بھر دیے
شوکت یہ دی کہ ملک سلیمان عطا کیا
یوسف کو جسکے چاہ نے برسون کنوین جھکائے
یان تک رہنمائی خلق کو قرآن عطا ہوا
ممتاز بزم لم یزل و نایب خدا
جسپر خدای پاک سدا ہو درود خوان
القاب کوئی خاص مقرر نہین کیا
پر ہر جگہ خطاب و لقب اک نیا دیا
گہ یا ایہا الرسول خطاب اسکو دی دیا
کیا کیا خطاب دیتا ہی خلاق کردگار
چتر سحاب فرق پہ ہوتا تھا سائبان
فرما رہا تھا قسمت نعماے دو جہان
موجود تھی حضور خداوند ممکنات
تھا متصل بپایۂ عرش معلی تابناک

آغاز فضائل خواجۂ انام صلوات اللہ علیہ و آلہ

روز ازل سی ہی وہ نظر کردۂ خدا
کیا کیا کمال اوسکو خدا نے ہی عطا
داؤد کی سخا و خلافت عطا ہوئی
گر شکر نوح کا ہی تو خلت خلیل کی
دم بند جسکی سامنے ہو وے کلیم کا
تعظیم سی ہی پشت پہ مہر پیمبری
ممدوح حق حبیب خدا سید امم
اور انبیا کا ذکر ہی اکثر بیان کیا
جسجا کہ ذکر قبلۂ عالم ہی آگیا
یسین کہین کہا کہین طہ اوسی کہا
شاہد ہی اسکو جا تو نذیر اسکو کہا
سایہ بھی اوسکی قد کا نظر مین نہ آسکا

مداح جسکا ہووے خداوند انس و جان
منظور تھا جو رتبۂ والا بڑھایئے
کیا عظمت و وقار کا سامان عطا کیا
زہ حسن جسکو لاکھ برس مہر و مہ نیاے
اورونکو گر صحیفہ و فرمان عطا ہوا
مختار کارگاہ جہان شاہ انبیا
کس منہ سی اوسکی شوکت و عظمت کا ہو بیان
پر نام لیکے اونکو فقط یاد کر دیا
نام شریف گرچہ لیا حق نی جا بجا
یا ایہا النبی سی ملقب کہین کیا
اللہ ری برگزیدگی و عزت و وقار
ہوتی برآمد آپ اگر زیر آسمان

فضائل مختصۂ خواجۂ کاینات علیہ افضل الصلوۃ والتحیات

اور تھی برات رزق ملایک لیے ہوے
حاضر تھی پیش بارگہ رب الاکرم

الآہی دو جہانی و نعماے کاینات
ممتاز تھا ازل سی جو نور رسول پاک

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان بن ثابت منبرا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم او قال ینافح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسان بروح القدس ما ینافح او یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خلقت مین تہا جو سب سی مقدم وہ نور ہو
افضل ہی شش جہت مین جو کعبی کے سر زمین
اور تختگاہ سرور عالیجناب ہو
آدم کی بہی خطا وہین جا کر ہوئی معاف
دل اہل دل کی جلنی لگی اوسکی شوق مین
کیا کیا مقام عطا کیی حقنی رسول کو
تا بار گاہ قبلۂ ہر دو سرا بنی
اللہ ری عزت و شرف قبۂ جناب
کیونکر نہ وہ مقام ہو مسجود انس و جان
کیا ذکر ہی یہ ذکر مدینے کا آگیا
مقبول ہووی اب تو مری یہ دعا کہین
اوس قبۂ شریف پہ جیسدم نظر کرون
روحی فداک ای صنم الطحی لقب
القصہ جو خزانۂ رحمت مین تہا بہرا
ام القری سی شہر کو بخشا قیام کو
وزرای ملک وسکو دیی ایسی نامدار
اول وہ یار غار رسول فلک جناب
وہ فاتح بلاد عرب شاہ مومنین
یار و انیس صحبت محبوب کردگار
اللہ کی رسول کا وہ اولین وزیر
اور دوسرا وزیر وہ بی مثل و لاجواب
شاہ زمانہ حضرت فاروق نامدار
دین خدا کو قاف سی تا قاف کر دیا
جو چاہیی کمال سعادت اسی مین تہی
کافی ہی تیری عون و عنایت کو تیرا آب

انعام سی بہی جھکی ہوا ہی بہرہ ور
بخشی وہ سب کے پہلی براہی خلیل دین
تا حشر سب جہان ہان کامیاب ہو
کشتی نی نوح کے بہی کیا اوسکا ہی طواف
کو سو نسی لوگ چلنی لگی اوسکی دید مین
بخشا دعا کیوا سطی قصر قبول کو
وان گہر خدا کا یان حرم مصطفی نہ
ہر ذرہ جسکی در کا ہی ہمچشم آفتاب
فرمانروای کون و مکان کا ہی وہ مکان
بس عاشقون کی جیب کی پر زے اڑا اگیا
دکھلا دی مجکو جلد مدینے کی سر زمین

تہی جنکی وان نظر مین متاع گران بہا
تا مولد شہنشۂ عالم پناہ ہو
تختہ وہ ایسا خالق اکبر کو بہا گیا
قربانی ذبیح وہین پر ہوئی قبول
عظمت کو اوسجگہ کی ذرا کہینچی نگاہ
شاہنشہ تہامہ و بطحا کیا اوسے
محشر ملک مطاف جہان وہ مقام ہو
مسجود جن و انس مطاف جہانیان
یارب حرم رسول کا ہی تیری یا ارم
ہادی مرے رحیم مری رہنما مرے
آنکہون سی چلکی چوم لون وہ آستان پاک

رباعی

آشوب ترک و شور عجم فتنۂ عرب
وہ سب حبیب پاک کو اپنی عطا کیا
اور دیدیا شہور سی ماہ صیام کو
فغفور چین کو جنکی غلامی ہی افتخار

دل بادہ منزل غم و سر خاک مقدم امت
بخشا دلون مین جمعہ تو رات مین لیل قدر
مختار حل و عقد جہان کر دیا اوسے
ہر ایک مست بادۂ خمخانۂ الست

آغاز مناقب خلفاء راشدین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

وہ نیر سپہر ہدی آفتاب دین
صدیق و با قبول خدا دان و با وقار
امت کی پیشوا شہ کونین کا مشیر
تہی رای جسکی متفق الوحی و الکتاب
مہر سپہر ابہت و عزت و وقار
عرصہ جہان کا کفر سی بس صاف کر دیا
غیر از عمر کہو یہ لیاقت کسی مین تہی
اور مومنون سی جو ترا تابع ہوا ہی اب

یعنی جناب حضرت صدیق با قبول
رکن رکین بارگہ سید رسل
وہ صادق الکلام صداقت امین نامور
وہ فاتح ممالک روم و عراق و شام
صولت وہ جس سی خانۂ بدعت خراب ہو
فرماتی ہین رسول خدا جسکی شان مین
جسدن ہوی تہی داخل دین حضرت عمر
اب تیسری وزیر کا کیا حال ہو رقم

چن جنکی سب وہ انکو خالق نی کی عطا
بندون کی حشر تک وہ زمین سجدہ گاہ ہو
آخر اوسی جگہ حرم کبریا بنا
کیش خدا نکا بہی وہین جا پر ہوا نزول
اللہ کا حرم شہ والا کا تختگاہ
ہجرت کو حق نی خطۂ یثرب دیا اوسے
مسجد بہی اور قبۂ شاہ انام ہو
گرد اوسکی روز و شب ہین کرہ زمین آسمان
یا روضۂ بہشت ہی یا عرصۂ قدم
مولا مرے کریم مری اے خدا مرے
سر کیطرح جا کی لگاؤن مین وانکی خاک
پہر پہر کی گرد روضۂ اقدس کے یہ کہون
کین ہو جب شرف بود آن ہا یہ طرب
جسکے چمک کو پا نہ سکا آسمان کا بدر
شاہنشہ زمین و زمان کر دیا اوسے
زاہد و حق شناس و مجاہد خدا پرست
قرآن مین جسکا ثانی اثنین ہی خطاب
قطب زمین سراج زمن نائب رسول
رمز آشنا و محرم اسرار جزو کل
قرآن مین جسکی صدق پہ خالق نی دی خبر
اسلام جسکی فیض سی جاری ہو تمام
ہیبت وہ جس سی زہرۂ رستم بہی آب ہو
ہوتا نبی جو بعد مرے اس جہان مین
خالق نی دی جناب پیمبر کو یون خبر
ہی اوسکی شرح وصف مین عاجز مرا قلم

حیرت یہ ہے کہ اوسکی ثنا مین کیا لکھون
قیصر تہا جسکی قصر معلی کا پاسبان
اللہ رے صدق و سوز زہی زہد و اتقا
وہ نام جسکے لینے سے دلکو شفا ملے
شاہ سریر ملک ولایت خدیو دین
میر عرب خدیو عجم شاہ اولیا
تیغ اوسکی وہ کہ قہر خدا کہیے اوسکو
دلمین تہا جسکے نشۂ وحدت بہرا ہوا
بیٹی وہ دی رسول کو حق نے وہ باوقار
ہی ایک گر سپہر امامت کا آفتاب
جب دیکہتی تہی اونکو رسول فلک جناب
عفت یہ ہی کہ پردۂ عصمت مین نام ہی
ازواج طاہرات کی لکہون مین کیا ثنا
ہر ایک بانوی حرم غیور نیک ذات
ہین وہ بنص آیۂ فرقان کبریا
اصحاب اوسکو بخشی تو سب کہکشان نمود
اور ملت حنیف سا مذہب دیا اوسے
ایسا رسول پاک ہمین پیشوا دیا
کرتی تہی روز و شب وہ یہی خالق سے التجا
ایمان پہ ہووے خاتمہ ان سبکا ای کریم
القصہ کیا کہون کہ خداوند دوسرا
معراج مین بہی شغل شفاعت کا رہا
ایسی رسول پاک پہ قربان دل و جگر
مداح جسکا ہووے خداوند آسمان
حیرت ہے یہان ملک کو ہی انسان کا ذکر کیا

ہمت لکھون کہ شان لکھون یا حیا لکھون
فغفور وہان سراچۂ دولت کا پردہ دار
قرآن مین جسکو قانت ساجد کہی خدا
وہ رہنما کہ جس سے رہ کبریا ملے
فرمانروای روم و عرب میر مسلمین
شیر خدا اخی نبی نفس مصطفی
وہ ضرب جس سے شیر زبان الامان کہی
سینہ وہ جسمین نخل ولایت ہرا ہوا

مناقب جناب حسنین علیہما السلام

تو دوسرا ہی برج نبوت کا ماہتاب
فرماتی شاد ہو کی ہما سید شباب
خاموش ای قلم کہ ادب کا مقام ہی
مریم صفت وہ سب ہین خواتین اصطفا
فخر نساء عالم و حق دان و قانتات
سب امہات امت سلطان انبیا
قرآن جنکی مدح مین ناطق ہی سربسر
خیر الامم کا ہادی و رہبر کیا اوسے
ہمسے خطا شعارونکو یہ مقتدا دیا
یا غافر الذنوب و یا سامع الدعا
چہوٹی نہ انسے حشر تلک راہ مستقیم
فرماتی کس عنایت و رحمت سے تہی دعا
وقت وفات بہی یہی امت کا دہیان تہا
فرزند ہون نثار فدا مادر و پدر
کیونکر نہ اوسکی مدح مین عاجز ہو سب جہان
مولا تری ثنا ہی خدا خوب جانتا

عثمان باحیا و حبیب حبیب رب
فیاض ہر دو کان سخا معدن ہمم
کس سطر سے وزیر چہارم کو مین لکھون
مشکلکشای خلق و تشنہ تخت لافتی
لیل و نہار طالب رضوان کردگار
شمشیر زن براہ خداوند کردگار
باب علوم مصطفوی فخر اولیا
مصداق رمز نا و علی کی تجلی

برج شرف کا ایک ہی گر ماہ پر ضیا
اور والدہ کا اونکی نہ پوچہو کچہ احترام
خاتون بارگاہ جنان بضعۂ نبی
زیب حریم عفت و توقیر و اتقا
اسمای پاک اونکی کہان لب تک آسکین
محبوب رب کی شوکت و عظمت کو دیکہیے
لا سیما مہاجر و انصار کا گروہ
یہ فضل وہ ہی چکا شہ گردون وقار کو
تہی رات دن جسے فقط امت کی گفتگو
محشر مین جبکہ جمع ہو سب خلق ای الہ
دنیا مین سب عذاب سے انکو ملی امان
کیا مقتدا کے امت عاصی پہ تہی عطا
قربان اوسکی رحمت و شفقت پہ جا ہی
کسکو مجال ہی جو لکہی وصف شاہ دین
کیا ہم سیاہ کارونکو دعوی ہو مدح کا
ای گفتہ لطف حق بخود حق خود ثنا

وہ جامع کتاب خدا سرور عرب
حاجت روای شاہ و گدا مخزن کرم
وہ منہ کہان سی لاؤن جو مین اوسکا نام لون
مولای جن و انس و مہ برج اصطفی
مقبول بارگاہ خدا شاہ ذوالفقار
خیبر شکن دلاور و جرار و باوقار
سر کمال احمد مرسل شہ ہدی
صل علی النبی و سلام علی علی
سو جان سی جنکی نام پہ ہو جائی نثار
تو دوسرا ہی نیر افلاک اعتلا
بیٹی رسول پاک کی مخدومۂ انام
بنت رسول ہر دو سرا زوجۂ علی
مصداق رمز آیۂ تطہیر و اجتبی
بی اذن جنکی گہر مین نہ جبریل جا سکین
یہ اہل بیت جسکو خدا نی عطا کیے
ہر ایک نیک کیش و خدا دان و حق پژوہ
اب ہمپہ دیکہو رحمت پروردگار کو
اور ہم سیاہ کارونکی بخشش کی جستجو
اپنی عذاب سی مری امت کو دی پناہ
عقبی مین انہی فضل سی وہی گلشن جنان
دنیا مین خلق ہوتی ہی بس اتنی کہا
بہولا نہ جو ہمین وہ سی کیونکر بہلا ہی
دریا کو بند کوزے مین کر سکتی ہین کہین
جو نام اوسکا لیتے ہین صبح اور مسا
ما خود کلیم و مدح و ثنای تو خود کجا

قال اللہ تعالی امن ہو قانت آناء اللیل ساجدا و قائما ۱۲
قال اللہ تعالی یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا ۱۲
قال الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنۃ ۱۲
قال رسول اللہ فاطمۃ بضعۃ منی ۱۲
قال اللہ تعالی ازواجہ امہاتہم ۱۲
انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم تطہیرا
وارد است کہ حنیفہ بالملۃ الحنیفیۃ البیضاء ۱۲
قال اللہ تعالی ... سبحانک ما عرفناک حق معرفتک ۱۲

یون ہاہران فن سیر لکھتی ہین خبر
ثابت حدیث سی بہی یہی امر ہو گیا
حقا کہ اصل پاک تہا وہ کائنات کا
ہوتا نہ وہ جو کشتی عالم کا ناخدا
جب حامل امانت رب کریم ہو
مہر و مہ و زمین و زمان و سما ملک
خشک و تر و نبات و جمادات اور جبال
گنز خفی تہی ذات خداوند دو جہان
پیدا کیا شہنشہ کون و مکان کا نور
کرتا رہا طواف ہزارون برس وہ نور
سنکر خطاب حضرت خلاق ذو المنن
پہر صانع قدیم کو جب وہ بیان آگیا
ہر جز سی ایک چیز نئی ہو گئی عیان
جزو دہم جو قسمت خالق سی بچ رہا
القصہ حکم حق سی جو روح رسول پاک
تہور سیبی خاک طاہر و پر نور پر ضیا
اوسجا کہ خوابگاہ شہ دو سرا ہی اب
جون ہی ان آ ذکر سید لولاک ہو گیا
اب مجہسی نور دیدہ آدم سنا ئینگی
القصہ لیکی خاک مصفا کو جبرئیل
آب طہور کوثر و تسنیم و سلسبیل
اطباق آسمان و زمین مین پہراتی تہی
یہ اصل پاک جوہر ہر ذی حیات ہی
مشکوۃ نور لم یزل و شمع دو سرا

بیان آغاز ظہور نور وافر السرور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

پہلے جو سب سے خلق ہوا نور تہا مرا
باعث تہا وہ ہی سبکی وجود و نبات کا
ملتا کہانسی نوح کو جودی کا پہر پتا
کسطرحسی ذبیح نہ ذبح عظیم ہو
آب و ہوا و نار و خاک جن و بشر اور ملک
دریای اخضر فلک و کشتی ہلال
منظور یون ہوا کہ اوسی کیجی عیان
تا ذات ذو الجلال کا عالم مین ہو ظہور
پہر یون ہوا خطاب کہ ای علت ظہور
سجدے مین جہک گیا وہین نور شہ زمن
ایک جوہر اپنی نور نبی کو بنا دیا
کرسی و عرش و لوح و قلم گلشن جنان
تہا اوسکی باقی رکہنی سی حق کا یہ دعا
بنکر ہوئی بساط تقرب مین تابناک
لاجل پہر طینت سلطان انبیا
یک قبضہ خاک پاک سی کرنی لگی طلب
سینہ زمین کا مثل صدف چاک ہو گیا
اب مجہسی افتخار دو عالم سنا ئینگی
پہونچی بزیر عرش خداوند بیعدیل
لی آئی خلد سی پی تخمیر جبرئیل
اور پیش پیش اوسکی منادی سناتی تہی
یہ طینت رسول شفیع العصات ہے
مصباح بارگاہ ازل نیر دجی

تہا وہ ازل سی عرش معلی پہ تابناک
ہی قلزم قدم کا وہی موج اولین
ہوتا نہ گر خلیل مین وہ نور فیض بار
المختصر وہ نیر نور خدای پاک
ظل و حرور عالم ظلمات اور نور
کرسی و عرش و لوح و قلم جن سی تا بشر
جب آگیا ظہور شیونات کا خیال
جب نور پاک ذات قدم سی جدا کیا
تو شان کبریائی کا پہلا ظہور ہے
ساجد رہا وہ ایک برس حق کے روبرو
اوس جوہر شریف پہ حقنی جو کی نظر
مہر و مہ و ملائکہ و روز پر ضیا
یعنی کہ اوس سے روح رسول جہان نجر
پہونچا یہ حکم روح امین کو کہ جلد تر
روح الامین بحکم خداوند ذو المنن
کاہی ارض بہر طینت سلطان دو سرا
خوش ہو کے کہ رہی تہی زہی خوش نصیب
تہا فخر سی زمین کا تو اسطرحسی خطاب
کافور و مشک جنت فردوس لیکی سب
ہو کر خمیر طینت اقدس جو بن چکی
دیکہو یہ طینت شہ عالم پناہ ہی
یہ نیر فلک ہی یہی کوکب زمین
المختصر پہرا کی اوسی عرش و فرش مین

نور رسول پاک ہی ہر شی سی پیشتر
قدرت سی تہا وہ آئینہ و از خدای پاک
وہ ہی تہا جبکہ آدم و حوا ابہی تہو نہ ماء و طین
ہوتی کہانسی آتش نمرود لالہ زار
ہر شی مین تہا تجلی ذاتی سی تابناک
سقف سما و سدرہ و طوبی و قصر حور
سب اوسکی نور پاک سی ہین قصہ مختصر
پہلے جمیع خلق سی کتنی ہزار سال
پہر طواف فرش تقرب بچہا دیا
سجدہ ہماری شکر کا کرنا ضرور ہے
تہی لب پہ شکر خالق اکبر کی گفتگو
وس حصے ہو گیا وہین حیرت سی سر بسر
نو خرسی اتنی جز نبی تین خلق ہر بلا
قربان جسسیہ جسم ہوں وہ جان جان نجر
اوٹہ کر فضای قرب سی جا سطح خاک پر
سوی زمین یہ آئی بصد شوق نغمہ زن
خاک طہور حقنی طلب کی ہی جلد لا
بنتی ہی میری خاک سی اب طینت حبیب
وان عرش کہ رہا تہا کہ یا لیتنی تراب
آب بقا مین اوسکو ملایا بصد طرب
سر پر ملائکہ نی اوٹہا کر وہین دیے
دیکہو یہ درج گوہر نور الہ ہی
مشہور اولین ہی تو ہی آخرین
لٹکا دیا بصورت قندیل عرش مین

ابتدای قصہ تخلیق آدم علیہ السلام و ظہور آثار ولادت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم بر سبیل اختصار و انتقالات نور سید مختار صلی اللہ علیہ وسلم

اب راویان مولد سلطان دو جہان
یون گر رہی ہین قصۂ میلاد کو بیان

ترکیب پای قالب آدم بصد کمال
خوش وضع خوبصورت و خوش رو و خوش جمال

حکم خدا سی ہوگئی مصروف سبکی سب
تخمیر خاک حضرت آدم مین با طرب

باصد کمال قالب آدم جو بن چکا
اور نفخ روح کی لیی حکم خدا ہوا

کیونکہ بدن مین جانی سی ہووے نہ دردناک
یہ جوہر لطیف مجرد وہ تیرہ خاک

اوسکی چمک کو دیکھتی ہی روح با ادب
در آئی جسم پاک مین باشادمی طرب

رتبہ ابو البشر کو کیا حق نی یہ عطا
درج قدم کا اوسکو ملا لعل بی بہا

جنت سی جبکہ حضرت آدم بتشدد بلد
آئی بسوی سطح زمین باہزار کد

اولاد اوسکو خالق اکبر نی کی عطا
اور سلسلہ نتایج انسان کا بڑہ چلا

ہوتا تہا منتقل جو کسی صلب پاک مین
شیطان کو قید کرتی تہی حاکم مغاک مین

تحویل نور صلب مین یون تہی با آب و تاب
جسطرح سی بروج مین ہو سیر آفتاب

منظور جب ظہور رسول زمن ہوا
پہونچا ملائکہ کو یہ ارشاد کبریا

تا ہووی وہ محل تشعشع الٰہی نور کا
مخزن بنی وہ مظہر رب غفور کا

اسکام مین ملایکہ سرگرم تہی تمام
تصویر بو البشر مین کیا خوب اہتمام

روح اوسکو دیکہ دیکھکے کرنی لگی ابا
وحشت ہوئی جو کالبد آب و گل ستا

آخر کو نور پاک خداوند بحر و بر
جب ہوگیا جبین منور مین جلوہ گر

اللہ ری افتخار و رہی عزت و شرف
در یتیم عرش کی آدم ہوئی صدف

وہ حامل امانت رب سربسر ہوا
باطن مین اوسکی نور خدا جلوہ گر ہوا

آدم کی ساتہ حضرت حوا جو آئین یہان
ابنای بو البشر کی ترقی ہوئی عیان

آدم سی نور پاک بہی جب منتقل ہوا
بیٹونکو اوسکی درجہ بدرجہ ہوا عطا

لڑکاسن بلوغ کو جب تک نہ آتا تہا
شیطان اپنی قید سی فرصت نہ پاتا تہا

یا تانکہ آتی آتی بصد لطف و خرمی
آخر ہوا وہ زیب دہ برج ہاشمی

ہاشم سی جبکہ نور نبی منتقل ہوا
پہر عبد مطلب کو یہ دولت ہوئی عطا

بیان رویای حضرت عبد المطلب

ہی یون مورخو سی سنا اونکی باب مین
اک روز تہی وسادۂ راحت پہ خواب مین

اک سمت اوسکی جا کی زمین مین سما گئی
اور ایک سمت اوسکی بسوی سما گئی

پہلی تو آب و تاب سی وہ جلوہ گر ہوئی
بدلا جو رنگ پہر تو بشکل شجر ہوئی

وہ نور وہ ضیا تہی بصد رنگ و آب و تاب
اک ذرہ جسکی سامنی ہی قرص آفتاب

اور اوسکی فکر قطع مین کچہ لوگ تہی بہم
پر اک جوان کہڑا ہوا مانع ہی دمبدم

تفتیش حال کی لیی وہ ہوی مضطرب
پہونچی جو اوس جوان کی قریب عبد مطلب

اگی بڑہی تو دیکھتی کیا ہین وہ نامدار
دو شخص سر جہکائی کہڑی ہین بصد وقار

بولا کہ برگزیدۂ رب جلیل ہین
نوح نجی ہین اور جناب خلیل ہین

یہ اصل پاک علت ایجاد خلق ہی
روز ازل سی باعث بنیاد خلق ہی

برزخ صفت یہ بحر وجود و عدم مین تہا
سب اسمین ضم تہی ورنہ ذات قدم مین تہا

فارغ ہوی جو واقعہ سی عبد مطلب
ہیبت یہ چہائی چونک پڑی ہو کی مضطرب

سن پای کاہنہ نی جو کیفیت منام
رنگ اوڑ گیا حواس پریشان ہوی تمام

نکلی گا تیری گہر سی وہ شاہ فوج الحشم
اہل سما و ارض مین ہویگا محترم

کیا دیکھتی ہین عالم رویا مین ناگہان
زنجیر اک سفید ہوئی پشت سی عیان

زنجیر تہی وہ نادرۂ صنع بی نیاز
مشرق سی لیکی تا بمغرب ہوئی دراز

شاداب پر شگوفہ و سرسبز و بارور
ساری جہانکی اوسمین لگی تہی گل و ثمر

کچہ لوگ ہین قریش سی گرد اوسکی با ادب
شاخین لیی ہین ہاتہ مین باشادی و طرب

جب عبد مطلب کو نظر آیا سب یہ حال
دوڑی ہی شجر کی سمت بانہر یہ کچہ خیال

پوچہا نصیب کسکی ہی یہ نور باشکوہ
بولا لیی ہین ہاتہ مین شاخین جو گروہ

پوچہا جو اوس جوان سی کہ ای بندۂ خدا
یہ دو تو شخص کون ہین بتلا مجہی بتا

جب عبد مطلب سی وہ دونو ہوی بہم
بولی کہ اس شجر کو بتاتی ہین تجہ سی ہم

یہ اصل پاک جوہر فرد وجود ہی
یہ نیر قدم ہی یہ شمع شہود ہی

صلب ابو البشر سی ہوا منتقل یہ نور
اب تیری پاس آ گئی یہ فرمایگا ظہور

اک کاہنہ تہی فن کہانت مین نامور
رویا تمام اوس سی کہا جا کی سربسر

بولی کہ خیر جا ہیی پڑ رہی گر یہ خواب
واقع مین سچ ہوا تو ملک سب ہوگی خراب

روم و عرب عراق و خراسان اور عجم
لی لیگا ایک کو بالسیف والقلم

اور دیکھنے سے نوح کی معلوم یہ ہوا
جب عبدمطلب نے سنا سب یہ ماجرا
تہی عبدمطلب تو بڑی نیک خوش سیر
اون سب مین باجمال تہی عبداللہ حسین
رخ تہا کہ جلوہ گاہ خدای جلیل تہا
خوشرو بہی اور حسن مین اپنی ملیح بہی
حد بلوغ کو جو وہ پہونچا بعز و شان
جسجا کہ سطح ارض پہ وہ جا کی بیٹھتا
عبداللہ یگانہ یہ کرتی تہی خود بیان
کہلتے ہین میری سامنی در ہای آسمان
ہین کسکی فیض کی یہ سب آثار جلوہ گر
جب وادی سی مین گذرتا ہون ہوتا ہی وہ شجر
نکلی گا تیری صلب سی وہ سید عرب
القصہ جب ہوا وہ لیاقت مین نامور
شاہان دہر و محتشمان زمانہ سب
جب عبدمطلب کو ہوئی اسمین جد و کد
تاریخ نیک و روز ہمایون تہا جب بہم
شرفا مکہ اور سران قریش سب
لکہا ہی جبکہ رسم عروسی ہوئی ادا
وہ نور تہا جو خلقت آدم سی تہا
پہونچا یہ حکم حضرت خالق کہ برملا
جنبش مین تہی زمین تو گردش مین آسمان
ابلیس کو بکڑ کی وہ شتی بصد غضب
ہر سمت شادیانہ شادی و عیش تہی
کہتی تہی مجکو ہووی مبارک تیرا یہ سیر

دو ہمین گئے دشمن اوسکی بطغیانی بلا
دل ہلگیا سرور ہوا جوش آگیا

آئی جو خواب مین ہین یہ اہیم ناہور
فرمایا دیکھین رنگ لاتا ہی کہا جہان

آغاز حال سیدنا عبداللہ ابن عبدالمطلب

یوسف کیطرح جان پدر تہا وہ مہ جبین
چہرہ تہا یا شگوفہ باغ خلیل تہا
ابن خلیل بہی رہ حق مین ذبیح بہی
وہ حسن بڑہ گیا کہ ہوا شہرۂ جہان
بی اختیار وان سی نکلتی تہی یون صدا
ہوتا ہون سکو وادی بطحی جو مین روان
وہ نور مثل ابر کی جاتا ہی پہر وہان
زیر درخت خشک نکلتا ہون مین اگر
ہی شاخ و ہی شگوفہ و ہی برگ سبز سر
ہی جو تمام خلق کی ایجاد کا سبب

خوش روی و خوش جمال و خوش اسلوب و خوش سخن
فرزند تہا کہ شمع شبستان مطلب
اوس حسن پر جو نور رسول زمن ملا
تابان تہا اوسکی چہرہ سی جو نور مصطفی
ای برج نور نیر کونین السلام
اک نور میری پشت سی ہوتا ہے جلوہ گر
پہرتا ہی پہر فلک سی وہ بارونق و ضیا
جبتک مجہی درخت کی نیچی رہی قرار
جب عبدمطلب نے سنی سب یہ واردات
آگی تو مین تہا حامل افضال کبریا

دین حنیف پہیلی گا عالم مین سربسر
آتا ہی کون گہر مین ہمارے بعز و شان
مئی دی لی خدائی پر اوسسی بہی نامور
خورشید رو و ماہ لقا تہا وہ گلبدن
بیٹا تہا یا کہ یوسف کنعان مطلب
پہر کیا کہون کہ کیسا لطافت مین بڑہ گیا
عالم تہا اوسکی عز و توقیر پر فدا
ای والد شہنشہ دارین السلام
بنکر بشکل حیر وہ آتا ہی فرق پر
فی الفور میری پشت مین جاتا ہی وہ سما
رہتا ہی پر شگوفہ و سرسبز سایہ دار
فرزند سی کہا کہ سن ای مایہ حیات
اب نور وہ خدائی تجہی کر دیا عطا
فکر اوسکی ازدواج کا کرنی لگی پدر

نکاح عبداللہ باجناب آمنہ خاتون و کیفیت حمل

وصلت کی دور دور سے کرنی لگی طلب
فرمایا اوسکو وہب کی بیٹی سی نامزد
ساعت سعید و طالع میمون و محتشم
لی آئی ماہ مطلبی کو بصد طرب
دو کوکب شرف کا بہم عقد ہو چکا
پشت پدر سی رحم مین مادر کی آگیا
برپا فضای کعبہ مین ہو سبز اک لوا
تہی نغمہ زن طیور تو شاد مین انس و جان
دریا مین غوطی دیتی تہی خواری از تعب
ناطق خوشی سی جانوران قریش تہی
یہ طفل باسعادت فرزند نامور

سب اوسکی جسم و جان سی طلبگار ہو گئی
بانوی نیک سیرت پاکیزہ روزگار
اور تہی کمال پر مہ خورشید کی ضیا
رونق فزای بزم عروسی اوسی کیا
داخل ہوی و سایہ رحمت پہ شبستان
بدلی ہوا زمانہ کی اسطرح سی شتاب
اہل زمین و اہل فلک سب اچہل پڑے
تہا نشس جہت مین غلغلہ شور مرحبا
صدمہ تہا اوسکی سینہ صد چاک چاک پر
فرماتی آمنہ ہین کہ گذرا جو ایک ماہ
پہر دوسری مہینی مین ادریس نامدار

یوسف کیطرح اوسکی خریدار ہو گئے
یعنی جناب آمنہ خاتون باوقار
کوکب ہر ایک اپنی شرف مین چمکتا تہا
اور عقد اوسکا آمنہ خاتون سی کر دیا
سعدین کا جو برج شرف مین ہوا قران
تحویل آفتاب مین ہو جیسے انقلاب
مرد حبشی کی ماری ہین سی نکل پڑے
بشری الکم کی آئی تہی ہر سمت سی صدا
تخت اوس لعین کا پہینک دیا خاک پر
تشریف لائی خواب مین آدم بعز و جاہ
دینی لگی بشارت فرزند کامگار

ماہ سوم میں نوح بھی گھر میں آ گئے
فرزند نامور کی بشارت سنا گئے

خامس میں آئے مژدہ رسان حضرت ذبیح
کہتی تھی آمنہ کا پسر ہی بڑا ملیح

ہفتم میں مژدہ گو رہے ادریس محترم
ہشتم میں تھے بشیر سلیمان محتشم

فرمایا عیسی نے کہ ای نوبی حرم
رکھیں حضور عرصہ عالم میں جب قدم

رابع میں آئی گھر میں مژدے سے حضرت خلیل
بولی کہ ہے پسر یہ ترا ہادی سبیل

سادس میں آئے حضرت موسی عظیم و شان
کہتی تھے یہ شاد رہیں سرور زمان

گذرا مہ نہم جو بصد شادی و طرب
تشریف لائی عیسی مریم بحکم رب

انوار حق کا ہووے ترے گھر میں جب طلوع
اور آفتاب برج ہدایت کرے طلوع

رکھنا محمد آپ کا نام با احتشام
صل علی النبی و علی آلہ الکرام

بقیہ حالات حمل و کیفیت میلاد مسعود فخر ایجاد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

فرماتی یوں ہیں حضرت خاتون نیک ذات
یعنی جناب والدہ شاہ کائنات

کیا دیکھتی ہوں خواب میں اک شخص ہی کھڑا
اور ہی بہت سرور سے اس طرح کہہ رہا

بولی کہ کچھ خبر نہیں مجھکو کہ کیا ہوا
بولا علوق سید والا کا ہو گیا

پر کچھ اثر نہ مجھکو حمل کا ہوا عیان
نے ضعف تھا نہ کسل نہ کچھ ثقل کا نشان

تھی کاہنان دہر یہ آپس میں کہہ رہی
دن آ گئی ولادت خیر الانام کی

اوس نور کی چمک کا نہ پوچھو کچھ احتشام
بصری کی قصر مجھکو نظر آ گئی تمام

خاک اوڑ رہی تھی عرصہ عالم میں پیشتر
بے سبزہ تھی زمین تو بے برگ تھے شجر

برسا وہ ابر رحمت خلاق دو جہان
ہر سمت کوہ و دشت میں دریا ہوئی روان

باغ جہان کا پھر تو عجب رنگ ہو گیا
تختہ زمین کا خانۂ ارژنگ ہو گیا

اس درجہ بس عرب میں ہوئی برگ اور نوا
نام اس برس کا پھر سنۃ الفتح ہو گیا

اوس رات کا یہ آمنہ کہتی ہیں ماجرا
تھا شور مرحبا کا ہر اک سمت سے اوٹھا

رعشہ ہوا بدن میں نہ ہیبت ہوئی عیان
اور کیا میں دیکھتی ہوں کہ اوس وقت ناگہان

ملنے سے اوسکی دور ہوا خوف اور ہراس
اور بعد اوسکے جمع ہوئے سب مرے حواس

پیاسی جو ہو رہی تھی تو میں نے اوٹھا لیا
وہ ذائقہ میں شیر حلاوت میں شہد تھا

اوپر اوٹھی جو آنکھ تو دیکھا عجیب حال
سطح ہوا پہ جمع ہیں کچھ لوگ با کمال

ہیبت سے انکی میری پسینہ تھا بہہ رہا
اور بوی مشک انمیں سے آتی تھی برملا

کچھ عورتیں تھیں گھر میں مرے کرتی اہتمام
زیبا جمال و لالہ عذار و پر احتشام

پر تھیں جناب مریم و حوا و ہاجرہ
اور ساتھ انکے حضرت سارا و آسیہ

ناگاہ میری چشم سے پردہ جو اوٹھ گیا
کل شرق تا بغرب ہویدا مجھے ہوا

ہر ہر علم پہ قدرت خالق سے جلوہ گر
وہ نور ہی بہم کہ ٹھہرتی نہیں نظر

جب حاملہ میں نور شہ دین سے ہو گئی
اور اتفاق وقت سے اوس دم میں سو گئی

کیوں آمنہ خبر ہے تجھے کچھ حمل کی ہے
حیرت ہوئی یہ سنکے بہت خواب میں مجھے

بس ہو گیا یقین مجھے اوسکی بات کا
آگاہ میں حمل سے ہوئی اپنے برملا

جانی لگی جو دن تو یقین اور بڑھ چلا
اور ہر طرف سے آتی تھی آواز مرحبا

اک روز سو رہی تھی کہ دیکھا یہ میں نے حال
اک نور میرے جسم سے ہی بڑھ چلا بکمال

سب مبتلائے عسر تھے خشکی کا سال تھا
شائع تمام ملک میں تھا قحط اور غلا

جب فضل حق سے حمل میں آیا وہ نور پاک
شاداب ہو گئی وہیں افسردگان خاک

پژمردگان خاک لگی اوٹھنے جابجا
کار مسیح کرنی لگی باغ میں ہوا

بے برگ جو شجر تھے پر اثمار ہو گئی
کیا کیا خدا کی لطف یہ اظہار ہو گئی

القصہ جب حمل کی ہوئی دن تمام سب
اور آ گئی ولادت خیر البشر کی شب

گھر تھا تمام اشعۂ رحمت سے تابناک
آتی تھی میرے کان میں آواز ترسناک

اوترا مری قریب ہی اک مرغ با صفا
اور بازو اپنی پیٹھ پہ میری ہی مل گیا

دیکھا پھر ایک کاسۂ شربت ہوا عیان
صورت سے اوسکی مجھکو ہوا دودھ کا گمان

قدسی تھے خیمہ زن مری گھر میں بعز و شان
اور جمع گرد و پیش تھی مرغان نغمہ خوان

ابریق ہائے نقرہ و طشت طلائے
باہم ادب سے ہاتھونکو باندھے کھڑی ہوئے

ہر بام و در سے قدرت خالق کا تھا ظہور
اور آسمان سے تا بزمین تھی شعاع نور

میں اونکو دیکھ دیکھکے کرتی تھی یہ گمان
کیا دختران عبد مناف آ گئی ہیں یان

مصروف تھیں وہ میری کفالت میں سب کے سب
تکیہ میں اونپہ کرتی تھی ہوتا تھا جب تعب

دیکھا سیاہ تین علم با صد احتشام
اور ہو رہا ہے عرصۂ عالم میں اہتمام

مشرق میں اک علم ہے تو مغرب میں اک لوا
اور ایک بام کعبۂ اقدس میں ہے بپا

اتنی مین مجہسی نور خدا کا ہوا طلوع
اب سیّد انام کا ذکر ظہور ہے
پیدا ہوی رسولِ زمین سیّد انام
پیدا ہوا وہ رہبرِ دین سیّد رسل
پیدا ہوا سپہر نبوت کا آفتاب
پیدا ہوا مہ عرب و نیر حجاز
لکہا ہی راویون نے کہ جب سیّد انام
بندہ ہوئی نہین خدا کا وہ معبود ہی مرا
یون حضرت صفیہ کا ارشاد بہی ہی یہان
دیکہا کہ پہلی جہک گئی سجدہ مین شاہ دین
دیکہا تو پہلے کلمۂ توحید کو پڑہا
آیا ہی اسکا غسل عجب تیرے درمیان مین
اب آمنہ یہ کہتی ہین دیکہا یہ مین نے حال
اک آفتابہ نور کا تہا دوسرا یہی
اور طشت مین لٹا کی دیا غسل با ادب
کسکر قماط آپکی اون سب نے بر ملا
غائب ہوا نگاہ سے فرزند ارجمند
ہفتم فلک تک اوسکو بس الاے جلد تر
آدم کی سب خلافت و صفوت اوسی ملی
یعقوب کے بشارت و یوسف کا دی جمال
یا تنک تو آمنہ کی روایت ہوی بیان
تہا مین طوافِ کعبہ مین مشغول با نیاز
اور یون کہا کہ رب محمد ہزار شکر
ہیبت یہ تہی مجہی کہ زبان ہو رہی تہی بند
یہ سنکی اپنی گہر کی طرف مین ہوا روان

اور آفتاب برجِ حمل نے کیا طلوع
تعظیم کا مقام ہی اوٹہنا ضرور ہے
محبوبِ کبریا و نبی ذو الاحتشام
ہی جو ازل سے علتِ ایجادِ جزو کل
پیدا ہوی جہان مین رسولِ فلک جناب
شاہنشہِ زمانہ و عالم کا مقتدا
تشریف لائی باغِ جہان مین با احتشام

روایت دیگر

اوس رات انکی حضور مین حاضر تہی مین ہان
نورِ جبین پاک سے روشن ہوئی زمین
اور بعد اوسکی آپ نے یہہ امتی کہا

روایت دیگر

دنیا مین جب حضور کا ظاہر ہوا جمال
تہی تیسری کی ہاتہ مین گٹہری حریر کے
پانی تہا ایک الٹا جہک بصد طرب
پہر اک حریرِ پاک مین اوسکو لٹا دیا
اور سوی آسمان اوسی لیکر ہوا بلند
تا ہون ملائکہ بہی زیارت سے بہرہ ور
اور نوح کی وہ رقت و لینت اوسی ملی
داؤد کا جو لحن تو یحیی کا سب کمال
پہر عبد مطلب کی سنو یان سی داستان
اور اتفاق وقت سے عرصہ ہوا دراز
خالی ہوا تو مینے یہ کی کردگار شکر
اور تہی ندا یہ جانب افلاک سے بلند
پہونچا جو در پہ گہر کی تو دیکہا یہ ناگہان

صلّ علی کا شور زمین سے ہوا بپا
پیدا ہوی خدیو زمین شاہ دوسرا
پیدا ہوا وہ راہبرِ ابطحی لقب
پیدا ہوا وہ راحتِ جان مایۂ سرور
پیدا ہوی شفیعِ امم ہادیِ سبیل
پیدا ہوی امیرِ عرب سرورِ عجم
آتی ہی پہلی سجدۂ خالق کیا ادا

پیدا ہوی جو قبلۂ دین با ضیا و نور
جنبش مین آئے لب تو جہکی مین ہے اوس مقام
چاہا جو مینے غسل تو ہاتف نے دی ندا

فی الفور تین شخص نظر آئے پہر مجہے
اوس مین سے ایک شخص سوی شاہ دین جہکا
نہلا کے جب رسولِ زمن کو اوٹہا لیا
اوترا پہر ایک پارۂ ابرِ سفید وان
آئی تہی چارسو سے منادی کی یہ ندا
لاؤ اسی حضور مین خالق کی اب اوٹہا
رحمت ہی اوسپر آج خدای جلیل کی
موسی کا دی کلام و سلیمان کا سب حشم
جب آگئی ولادتِ خیر البشر کی رات
کیا دیکہتا ہون جا کے کعبہ نے سر ہلا
حیرت مین آکے متصلِ کعبہ جب گیا
مہر سپہرِ فضل ہویدا ہوا ہی آج
اک ابر ہی سفید مِرے در کی سامنے

آئی ندا فلک سے کہ اہلاً و مرحبا
سلطانِ ہر دو کون شہنشاہِ انبیا
ہی جو وجودِ عالمِ ایجاد کا سبب
کونین کی وجود سے پہلی ہی جسکا نور
نو باوۂ ذبیح و گلِ گلشنِ خلیل
پیدا ہوی حبیبِ خدا سیدِ امم
رکہی جبینِ پاک زمین پر تو یون کہا
جسنی مجہی رسول کیا اور نبی کیا
نورِ خدا نے خلق مین جس دم کیا ظہور
دیکہون تو یعنی کہتی ہین کیا سید انام
بس ای صفیہ ہاتہ نہ حضرت کو تو لگا
بہیجا ہی ہمنی طیب و طاہر جہان مین
تہا ایک اونمین سے طشت زمرد لیے ہوے
بوسہ جبینِ پاک پہ دیکر اوٹہا لیا
بوسہ پہر اوسنی آپکی اندام کو دیا
نورِ نظر کو میری اوٹہا کر کیا نہان
شاہِ فلک جناب کو ہر سمت و پہرا
تا دو جہان کی نعمت و رحمت کری عطا
یا دی بیان ذبیح کا خلت خلیل کو
ایوب کا جو صبر تو عیسی کا دی کرم
کہتی ہین عبد مطلب اوس شب کی واردات
سجدہ خدا کو جا کی براہیم پر کیا
دیکہا ہبل کو مین نے کہ ہی سرنگون پڑا
دُرِّ یتیم آمنہ پیدا ہوا ہی آج
مانع ہی میری جانیکو وہ گہر کی سامنے

تہا ولولہ جو سیدِ والا کی دید کا
سن پائی جب ولادتِ فرزند کی خبر
بولین کہ ساہنی کی مکان مین بغورِ شان
آئی کوئی قریب اب اسکی زہنمان
آج اسکو زیرِ دامنِ رحمت چھپائینگی
پہونچا جو اوس مکان مین تو دیکہتا ہی ہون کیا
اوس مرد کی کلام جو اسطرح پر سنی
نورِ نظر کو اپنی لیا گود مین اوٹہا
یارب یتیم ہی یہ ارجمند ہو
اب حد مین ہی غرقۂ قرطاس پر قلم
کرتا ہی اسطرح سی بیان راوی خبیر
کہتی ہین پہر حلیمہ مخدومہ زبان
یہ رسم تہا عرب مین اسی واسطی پیا
لیتی تہین انکو پہر رضاعت وہ سب کی سب
رکہتی تہین اونکو کسطرح پرورش کی فکر
ماباپ کو سپرد بس اطفال کر دیے
طائف سی عورتون کا روان قافلہ ہوا
تہا اون دنون مین قوم کا اپنی عجیب حال
بستا مین شیر تہا نہ درختون مین تہی ثمر
تہا اک دراز گوش سواری مین بس نزار
اور میرے ساتہ تہی جو لوگ ہمسفر
اسکی ساتہ میری تہی توقیر کا یہ حال
قدغن ہی جسکی دورِ ولادت مین آج کل
ای جہد از زنان بنی سعد کی نصیب
اوس دن تہی اس بلا و مصیبت مین مبتلا

روکا بہت مگر نہ مین روکی ہی پہر کا
اک دل مین جوش آگیا ہلنی لگا جگر
لیٹا ہی تیرا روحِ روانِ سرورِ جہان
گہبرا نا مت ملیگا تمہین پہر یہ گلعذار
قدسی تمام اسکی زیارت کو آئینگی
غصّے مین ایک شخص ہی اسطرح کہ رہا
رعشہ ہوا بدن مین ہی ہوش گم ہوئی
لاکر میانِ کعبہ یہ پہر لینی کی دعا

پہونچا مین گہر تو آمنہ خاتون لے سب کہا
گہبرا کے مین نے آمنہ خاتون سے یون کہا
اور آرہی ہی عالمِ بالا سے یون ندا
اسواسطی علیحدہ کرتی ہین یہ پسر
ہی عبدِ مطلب کا بیان یون کہ مین نے جب
بس یہ کہ ہر خیال ہی آتا ہی کیون چلا
المختصر گیا جو وہ ہنگامہ سب گذر
کس منہ سے شکر بندہ نوازی کرون ادا

کیفیت ارضاع و آمدن حلیمہ و بردن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را جانب طائف برای رضاعت

اک ہفتہ آپ نے تو پیا والدہ کا شیر
یعنی جنابِ مرضعۂ شاہِ مرسلان
آتا تہا جبکہ وقت ربیع و بہار کا
پہرتی تہین اونکو لیکی بصد شادی و طرب
زائد تہی اپنی لڑکو نسی اونکی خورش کی فکر
جو حقِ تربیت تہی وہ سب اوننسے لی لیے
اور ساتہ اونکی قوم بنی سعد بہی چلی
سب مبتلا تہی قحط مین اور تہا وہ خشک سال
دوزخ کیطرح عرصۂ عالم تہا پر شرر
بی آب و دانہ سخت ضعیف و نحیف و زار
البتہ ساز و برگ مین سب تہی وہ نامور
وقتِ نزول اور بہنگامِ ارتحال
رہنی نہ پای لڑکیونکا رحم مین حمل
دیکہین تو کسکی گود مین آتا ہی وہ حبیب
مرکب مری سواری کا اتنا ضعیف تہا

اور بعد سات دن کی جو کچہ مصلحت ہوئی
مکّے کی ناحیہ کی زبس گرم تہی ہوا
آتی تہین دور دور سے زنہای شیرخوار
لاکر اونہین دیار مین اپنی وہ شادمان
ہو جاتی دن جب اونکی رضاعت کے سب تمام
ملتی تہی اپنی لڑکو نسی جب با در و پدر
مکّے کی سمت جبکہ چلا اونسے کاروان
کرتی تہی بسکہ نالہ و فریاد اور فغان
شوہر تہا اور ساتہ مری تہی پسر مرے
تہا اک شتر جو ساتہ وہ اوس سے سوا ضعیف
مشکل سے کیونکہ اونہین پی آب و نان نہ تہے
آتی تہی کان مین یہ مری غیب سے صدا
اوسکی سبب سے خلق کو بیٹی ہوئی عطا
سن سنکی عورتین مرے ہمراہ کی تمام
ہر ہر قدم پہ ٹہوکرین کہاتا تہا وہ مدام

وضعِ حمل کی وقت جو گذرا تہا ماجرا
دکہلا مجہی کہان ہی وہ فرزندِ مہ لقا
ہمنی ترے پسر کو کیا تجہسے اب جدا
تا اسپہ آج بارشِ رحمت ہو سربسر
سن پائی یہ خبر تو چلا پہر بصد طرب
تجہکو ابہی پسر کی زیارت نہین روا
مجکو ملا نہ خیر مرا راحتِ جگر
کیسا یہ مجکو نورِ نظر کر دیا عطا
رتبہ ترے جناب مین اسکا بلند ہو
لازم ہی مانگنی حالِ رضاعت بہی ہو رقم
دولت تو یہ نصیبِ ثویبہ کو ہوگئی
رہتی تہی اوس فساد سی ان شہر وبا
اطفال جو قریش کی ہوتی تہی شیرخوار
مادر کیطرح رہتی تہین وہ نہایت مہربان
لی آتین اونکو جانبِ بطحی با احتشام
تہی مدتِ تربیت مین وہ دیتی زر و گہر
مین بہی بطمعِ دولتِ دنیا ہوئی روان
گریان ہوئی نہ ہمپہ کبہی چشمِ آسمان
اور تہی وطن کی لوگ بہت ہمسفر مرے
مشکل تہا جسکو راہ کا چلنا یہ تہا ضعیف
عسرت جو مجکو تہی وہ کسیکو وہان نہ تہی
لڑکا عجب قریش کو حق نے عطا کیا
بیٹی لیی ہی مادرِ ایتام نی چہپا
کرتی تہین جد و جہد سے چلنی مین اہتمام
پہر وہین اکبار اوٹہا تہا وہ قدم

شوہر مرا تہا مجہسی یہ تاکید کر رہا
ای حبذا نصیب ورے ہی غرت وقار
ہی ایک نخل سر پہ مری بارور لگا
ناگاہ اک ثمر مری دامن پہ آگرا
اوٹہی ہین سوکی فکر جو تعبیر کا ہوا
اس خواب سی یہ لمین ہے مگر بس یقین ہوا
پہونچی جو اہل قافلہ مجہسی ٹرہی ہوے
آئی تلاش طفل ہین مکے کی سمت مین
خوش رو و با شہامت و با شوکت و شکوہ
پوچہا جو مین نے نام تو لوگون نے یون کہا
اگر قریب مین نے اوسی جب کیا سلام
سنکر مری کلام کو خوش ہو کی یون کہا
ہو مین تلاش مرضعہ مین اوسکی واسطے
اس غم سی پہر رہا ہون مین رنجیدہ و ملول
اگرچہ اوس سی مین نے کہا ماجرا تمام
عسرت سی اپنی حال کی تو کیون غمی ہی اب
پوچہا جو مین نے اوسسی کہ ہی طفل وہ کہان
وہ جسم جسپہ نقد دل و جان نثار ہی
کیا حسن بی عدیل ہین اپنی وہ فرد ہے
آخر ہی تہ تاب تو مین نے اوٹہا لیا
اک نور اوسکی چشم سی وسدم ہوا عیان
رنج والم سی دلکو مری چین مل گیا
پہیرا جو مین نی آنکہ پہر جانب یسار
تہا خرد سال گود مین ضمرہ مرا پسر
شفقت یہ اوسکی حال پہ رکہتی تہی عجب

بس ہو روان شتاب نہین وقت دیر کا
ہوگا سراج دین سی منور ترا کنار
ہین خوشہای تازہ لگی اوسمین جا بجا
بیتاب ہو کی جلد اوسی مین نے کہا لیا
ناگاہ مجکو ہاتف غیبی نی دی صدا
ہی خیر تیری حق مین کیا چاہتا خدا
لڑکی قبائل شرفا کی اونہین ملے
دیکہا کہ لا چکی ہین سب اطفال عورتین
تہا عظمت و وقار و متانت مین مثل کوہ
ہی عبد مطلب یہ رئیسون کا پیشوا
دیگر جواب مجکو لگا پوچہنی وہ نام
بخ لک حلیمہ سعدیہ مرحبا
نکلا ہون شہر مین مین تجسس کیواسطے
تجہسی امید ہی کہ کری اوسکو تو قبول
جب سن چکا یہ حال تو بولا وہ نیکنام
ہی عبد مطلب کا پسر کیا کمی ہی اب
بولین کہ سو رہا ہی وہ میرا سرور جان
چہرہ ہی پاک کہ قدرت پروردگار ہی
چہرہ اگر ہی گل تو عرق ہار ورد ہے
آغوش کی صدف مین وہ گوہر چہپا لیا
اور وان سی پہر بلند ہوا سو ہی آسمان
لڑکا ملا کہ مقصد کونین مل گیا
یعنی کہ اسطرف ہی ہی اب وہ نامدار
بس اوسکی حال پر عنایت کی تہی نظر
ضمرہ کو دیکہنا کہ وہ کتنا تہا با ادب

اور تہی ندای ہاتف غیبی یہ دمبدم
اک شب کو سو رہی تہی سفر مین کہ ناگہان
اور میرے گرد بیٹہی ہین حوران عورتین تمام
کسطرح سی مین اوسکی حلاوت کرون بیان
دیدی بخواب شب کہ بدستم پیالہ بود
القصہ بعد قطع منازل یہ کاروان
مرکب کی ضعف نی مجہی کچہ ہو گئی تہی دیر
مایوس ہو کی مین جو پہری تہی ناگہان
چہرے سی اوسکی شان ریاست تہی جلوہ گر
کرتا ہی بار ریاست و شوکت یہ ہم عنان
مین نے کہا حلیمہ سعدیہ نام ہے
پیدا ہوا ہی گہر مین مرے طفل بی پدر
ہر چند عرض اوسکو بنی سعد کیا
جب کر چکے کلام یہ عبد مطلب
جا دوڑ جلد لی اوسی ای بانوی حرم
بشاش ہو کی آئی جو مین سوی آمنہ
کیا دیکہتی ہون آکی ہین اوس طفل کی قرین
عارض مین پاک کہ گل ہین یا قرص ماہتاب
بیتاب ہو کی اوسپہ لگی ہونی مین نثار
ناگاہ خواب سی وہ مہر لقا جگا
روشن جب اوس سے پہر مرا آغوش ہو گیا
پستان راست اپنی کو پہلی جو مین نے دی
منہ پہیر اوس سی قبلہ کونین نی لیا
طفلی سی تہا بعدل موفق وہ نامدار
پیتی نہ کر یسار کی جانب خدیو دین

لی ای حلیمہ جلد وہ فرزند محترم
بس خواب مین یہ مجکو ہوا ماجرا عیان
کرتی ہین میرے ساتہ وہ تعظیم سی کلام
شیرین ہی اوس سی تہی تہا مذاق جان
تعبیر رفت کار بدولت حوالہ بود
داخل ہوا بخیر جو مکے کی درمیان
پہونچی غرضکہ مین ہے پس کاروان بخیر
اک پیر با وقار ہوا راہ مین عیان
ساطع جبین سے نور شرافت تہا سر بسر
میر عرب شریف حرم سید قریش
اوریان تلاش طفل مین مجکو تمام ہے
چہرے سی جسکی شان شہامت ہی جلوہ گر
طفل یتیم جان کی سب نے کیا ابا
شوہر سی پوچہنی مین چلے ہو کی مضطرب
برکت کی ساتہ جانب طائف پہر نگی ہم
دیکہا تو مثل ماہ کی تہا روی آمنہ
ہی اک حریر سبز مین سوتا وہ مہ جبین
رخ ہی کہ آئینہ ہی جبین ہی کہ آفتاب
بوسہ جبین پاک پہ دیتی تہی بار بار
اور میری منہ کو دیکہ تبسم عجب کیا
رگ رگ سی میرے شیر کا اک جوش ہو گیا
پیتی رہی حضور معلی بصد خوشی
اعراض اوسکی لینی سی حضرت نی پہر کیا
بخشی مری پسر کی لیی جانب یسار
ضمرہ نہ مانگتا تہا کبہی جانب یمین

ضمرہ نام دختر حلیمہ کہ ہمشیرہ رضاعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بود ۱۲

القصہ لیگئی آپکو باشادی و طرب
کہتا تہا ای کریم ہزارے شکر ہی ترا
القصہ تین روز رہی مین وہان مقیم
رخت سفر کو باندہ کے مرکب پہ ہو سوار
اللہ رے جست و خیز کہ ہر لحظہ مثل برق
ایسا ہوا تہا رام اسکی جست و خیز و خوش خرام
دیتی تہی عقب سی مجہی عورتین تمام
اون سبکا یہ کلام جو مرکب نے سن لیا
مولا ہی ہر دو کون شہ آسمان جناب
اک غول بکریونکا وہان پر ہوا بہم
جب خیر سی تمام ہوا وہ مرا سفر
تہین بکریان جو گہر مین ہمارے نحیف و زار
اور جانور تہی قوم کی سب لاغر و ضعیف
ہین بکریان حلیمہ کی جو ہو رہی ہین فربہی
المختصر حضور لگی رہنی میری گہر
بول و براز کا تہا یہ حضرت کا ماجرا
کہلتا تہا اتفاق سی گر جسم آپ کا
فی الفور وہ اشارۂ دست جناب سی
اور دیکہتی تہی روز مین اسطرح ماجرا
جب نو مہینی عمر سی گذری تہی تمام
ون ہوگئی بخیر رضاعت کی جب تمام

شوہر کی پاس شہر کی جانب سے آئی جب
کیسا یہ طفل تو نی مجہی کر دیا عطا
اور تہا مری کنار مین وہ گوہر یتیم
حضرت کو لیکی گود مین بیٹہی یا قتحار
گہ غرب کو گیا تو گہ آیا بسوی شرق
جاتا تہا اگی اگی وہ سب بیبیان تمام
ای بنت بو ذویب فدا تہام لی لگام
مُڑ کر بسوی قوم بنی سعد یون کہا
مہر ہدی و برج نبوت کا آفتاب
آئین مری قریب تو چومی مری قدم
اور لیگئی مین آپکو جسوقت اپنی گہر
سب ہوگئین وہ آپکی صدقے سی شیردار
تہی میری بکریونکی یہ نسبت وہ سب نحیف
صحرا مین کیا غذا کو تی انکو ملگئی
نور جمال پاک سی روشن تہا بام و در
ان دونو کی فراغ کا اک وقت تہا بندہا
دیتی تہی جلد آکی فرشتی اوسی چہپا
گر تا تہا پای مہد مین بس اضطراب سی
دو مرغ آسمان سی آتی تہی بر ملا
کیا کیا فصاحتوں سی کئی آپنی کلام

خوش ہوگیا وہ دیکہکی روئی شہ ہدا
بس نقد مدعا مجہی اب ہوگیا وصول
سوئی وطن جو وانسی مرا قافلہ چلا
طائف کی سمت جبکہ رواں قافلہ ہوا
تیزی مین تہی نسیم سحر کو نہ ہمسرے
پڑتا تہا جسجگہ مری رہوار کا قدم
دشوار کل ابہی تجہی چلنا تہا راہ کا
کچہ سوجہتا ہی یخبر و ہمکو یا نہین
اب بنت بو ذویب کا اسطرح ہی کلام
اور یون زبان حال سی بولین وہ سب کی سب
جاتا رہا وہ عسر ہوا در سب محن
چرتی تمام قوم کی تہین بکریان بہم
حیرت سی کر رہی تہی آپس مین وہ خطاب
پہر کہتی الحجابہ چراتی ہین کسکی سب
رہتی تہی رات دن یہ مری گہر مین روشنی
جب چاہتی کہ دہو دون مین وہ روئی باصفا
فرماتی آپ مہد مین آرام گر کبہی
ہوتی جو ملتفت تہی اودہر سید امم
جاتی تہی آپکی وہ گریبان مین بسر
پہلی بصدق کلمۂ طیب کیا ادا

دیکہا تہا مین نے آپ ہی جو کچہ وہ سب کہا
دولت ملی دعای غریبان ہوئی قبول
رخصت مجہی بہی آمنہ خاتون نے کر دیا
مرکب مری سوار لگا پہر یاد یا ہوا
چپو ہمین تہا ہرن تو لطا کتمین تہا پرے
سبزہ زمین خشک مین اگتا تہا دمبدم
نام خدا تہا وہی مرکب ہی یہ ترا
ہی پشت پر سوار مرے وہ خدیو دین
صحرا کی سمت جبکہ گیا قافلہ تمام
ہی یہ رضیع پاک ترا سید عرب
سبزہ اوگا زمین ہوئی غیرت چمن
پر ہین سیری بکریان پر شیر و پر شکم
کیون ہو رہی ہین قوم کی سب بکریان خراب
برکت کا اوسکی کچہ نہین کہلتا ہی از سبب
حاجت نہین چراغ کی مجکو کبہی ہوئی
خود نشست و شو وہ غیب سی پاتا تہا بڑا
پڑتی جو آنکہ اپکی سوی قمر کبہی
باتین وہ جی لگانی کی کرتا تہا دمبدم
اور بعد اوسکی مجکو نہ آتی تہی پہر نظر
اور بعد اوسکی کرنی لگی حمد کبریا
اور گذری دو برس تو کیا مین نے پہر فطام

روانہ شدن حلیمہ سعدیہ مع جناب خیر البریہ علیہ افضل الصلوۃ
والتحیۃ از طائف بسوی مکہ و گم شدن آنحضرت در مکہ و باز یافتن عبد المطلب آنحضرت را در وادی تہامہ و بردن
بدولت خانہ و سپردن بحضرت آمنہ و رخصت حلیمہ جانب طائف

ای عاشقان خستہ یہ حسرتکا ہی مقام
حرف خزان ہی آج گلستان طائفی
وا ہو خوشی سی آمنہ خاتونکا باغ

ہوتا ہی بی چراغ شبستان طائفی
ہو جاہی گہر جناب حلیمہ کا بی چراغ

یون مصلحت ہوئی ہی کہ اب شاہ انس و جان
پہونچا ہی صحیح و سلامت بصد حشم

چہٹتا ہی اپنی مرضعہ سی سید انام
پہونچین بخیر جانب بطحی بعز و شان
شمع حریم کعبہ کو اب جانب حرم

ہی چلنے کا حضور کی جب شور ہوا
چھٹنا حضور کا سبب درد و یاس تھا
ای باعث سرور دل و دیدہ الفراق
واحسرتا کہ اب مرا یوسف لقا چلا
لاسیا یسر وہ بسر ہو وہی مہ لقا
کیا جانے کوئی درد محبت کا ماجرا
المختصر یہ کہتی ہیں خاتون پارسا
ہر چند تھی مفارقت اوسکی بہت گراں
بطحی میں آئی میں تو کہا میں نے ای پسر
اوٹھی میں اوسجگہ سے یہ کیسی کہ اضطراب
حیرت ہوئی یہ دیکھکے ہلنے لگا جگر
منہ کو کلیجہ آگیا دل میں اوٹھا وہ درد
نے نقش پا ملا نہ نشان قدم ملا
کہتی تھی میرا گوہر امید کیا ہوا
دوڑی بہت ہوں غمسے بکھر رہا جگر
وہ صاحب کرامت و اقبال کیا ہوا
پھرتی ہوں خاک اڑاتے میں سر پہ چشم نم
پونچہیں گے آمنہ جو مری دلربا کا حال
بولا کہ ای حلیمہ سعدیہ کیا ہوا
آساں نہیں ہے شرح بیان غم فراق
گھبرا کے اوس سے کہنے لگا پیر باصفا
کہنے لگی حلیمہ یہ بھر کر جگر سے آہ
تو نے تو سوگ کا حال مرا سر بسر سنا
یعنی جناب آمنہ کا زینت کنار
اسطرح کا وہ نادرہ روزگار تھا

لکھوں میں کیا حلیمہ کی حسرت کا ماجرا
آنسو تھی جاری آنکھوں سے اور دل اوداس تھا
روح و روان مادر غمدیدہ الفراق
افسوس میری گھر سے مراد لربا چلا
آنکھوں کا نور گھر کی ضیا نیر دجے
مرنے سے کم نہیں ہے یہ فرقت کا ماجرا
یعنی جناب مرضعہ شاہ دوسرا
بچہ پرستی صدر کا جو ہوا ماجرا عیاں
تو بٹھہ یہاں سے آگے سنجانا کہیں مگر
کر کی فراغت آئی میں دوڑی ہوئی شتاب
رعشہ ہوا بدن گئی ہوش سر بسر
آنکھوں سے اشک جاری ہوئے لب پہ آہ سرد
گرد حرم مجھے نہ غزال حرم ملا
ای آسمان بتا میرا خورشید کیا ہوا
ہاں ای صفی بتا مرا مطلوب ہے کدہر
ای کوہ بوقبیس مرا لعل کیا ہوا
زمزم بتا کہاں ہے مرا چشمہ کرم
افسوس کیا کہونگی یہ حیرت ہے بالکمال
کیوں تو رہی ہے خیر تو ہے کہہ تو ماجرا
دشمن کو بھی نصیب نہو ماتم فراق
کر مجھسے ای حلیمہ بس اب کشف ماجرا
کیا تو خبر نہیں ہے مرے نور نظر سے آہ
میری تو عز و جاہ کو عالم ہے جانتا
عبداللہ حسین کا وہ فرزند نامدار
تھوڑی دنوں میں شہرۂ آفاق ہو گیا

روتی تھیں بکہ دیکھکے روی ام امم
کہتی تھیں میری زینت آغوش الفراق
رو رو کبھی یہ کہتی تھیں ای قوت جگر
نور نظر کا ہجر اجل کا پیام ہے
دل ٹکڑے ہو رہا ہے تڑپتی ہے تن میں جان
عاشق سے حال دوری محبوب پوچھیے
شش سالہ جب ہوا وہ مہ بطحی مقام
لاچار ماہ مطلبی کو بدرد و غم
بول و براز کی نہ جہاں حاجت ہے اس مقام
کیا دیکھتی ہوں ہاں کہ وہ آرام جاں نہیں
پوشیدہ چشم سے جو وہ گل پیرہن ہوا
دوڑی ہی بلا شمیں شہ والا کی چار سو
ہر سمت کہتی پھرتی تھی میں غم کی مبتلا
ای ارض مکہ وے حرم رب داوگر
ای مروہ صاحب کرم وجود ہے کہاں
ای کعبہ ہے کدھر وہ مرا قبلۂ انام
افسوس کس سے پوچھوں کہاں ہے مرا محب
رو رو یہ کہتی پھرتی تھیں ہر سو نگہ کہاں
بولیں کہ داستان مصیبت نگفتہ بہ
مجھپر جو کچھ ہوا سو ہوا آگے یاں نپوچھیے
کیوں آنسو تیری چل رہی ہیں اور سلی آہ بھر
تو میری گلعذار کو پہچانتا نہیں
آگاہ ہوگا خوب مری عز و جاہ سے
میں شاد ہو کے لیگئی تھی اوسکو اپنی گھر
آثار برگزیدگی و رشد و اعتلا

آیا تھا دل بھرا غم و حسرت سے دمبدم
ای قوت دل و خرد و ہوش الفراق
تجہپر فدا حلیمہ کی ہوں مادر و پدر
چھٹنا پسر کا ماں سے غضب کا ہے مقام
لکھوں کہاں تلک میں حلیمہ کی داستان
کنعان میں چلے کہ یعقوب پوچھیے
آثار رشد اوسکی نمایاں ہوئے تمام
ہمراہ لے روانہ ہوئی جانب حرم
کرکے فراغ آتی ہوں با سرعت تمام
مرکب کھڑا ہے راکب با عز و شاں نہیں
رنج فراق میں یہ عجب اک محن ہوا
ہر سمت کی حضور معلی کی جستجو
واحسرتا کبھی تو کبھی وا محمدا
بتلا کہاں ہے چشم و چراغ نبی مضر
تو ہی بتا منا مرا مقصود ہے کہاں
ای رکن تو بتا ہے کہاں صاحب مقام
کیا منہ میں لیکے جاؤں سوے عبد مطلب
اک مرد پیر سامنے اوسکی ہوا عیاں
یہ ماجرای صدمۂ فرقت نگفتہ بہ
منہ کو کلیجہ آتا ہے یہ داستاں نپوچھیے
کسکی مفارقت میں یہ حالت تباہ ہے
میری رضیع پاک کو تو جانتا نہیں
اوس ہاشمی نژاد سے اوس رشک ماہ سے
اور تربیت میں اوسکی تھی مصروف سر بسر
چہرے سے اوسکی صاف ہویدا تھی بر ملا

لہ صفا و مروہ [illegible]
لہ [illegible]
لہ [illegible]

حیران تھی اوسکی کام مین سب پیر اور جوان
گذری بہت سی صدمی ابھی اوس گلعذار پر
گھبرا اٹھی دیکھ دیکھکی یہ حال سر بسر
رکھنی ہین یان آتا ہی اندیشہ تلف
طی کر کی راہ وادی صحرا بدرد و غم
بطحا مین گم ہوا وہ مہ بطحی نژاد
ملجائیگا بخیر ترا قوت بصر
پیش ہبل نیاز و ارادت سی کہ حسین
کیا تو یتیم آمنہ کو جانتا نہین
کانپا تھا جسکے مولد اقدس کا ماجرا
بتلائیگا وہ کیا مرا محبوب ہی کدھر
کر کی طواف گرد ہبل اوسنی یون کہا
سنتی ہی نام پاک خداوند بحر و بر
برباد تونی ہمکو کیا آج الامان
یہ طفل چند روز مین ہوگا شہ غیور
جب حضرت حلیمہ نی مضمون یہ سن لیا
بیٹھی تھی گھر مین اپنی یہ بیفکر و شادمان
تھا کدھر سی آتی ہی تو غمکی مبتلا
تونی قبیح کی مہ تابان کو کیا کیا
تجھسی کہان چھپا تھا بتا مجکو اب شتاب
تجھسے کہان جدا ہوا ماہ نبی نژاد
آل قصی کا سبب فخر و اعتلا
کیا ماہ ہر دو سرا یہین صحرا مین گم ہوا
رو کر کہا حلیمہ نے آخر یہ ماجرا
افسوس گم ہوا مرا فرزند نامدار

ہوتی عجائبات جہان اوس سی تھی عیان
کچھ اور بھی معاملی آئی مجھی نظر
آخر کیا یہ مشورہ ہم سب نے بیٹھ کر
اس گوہر یتیم کو پہونچائین تا صدف
لی آئی یان ملک وہی محنت و الم
افسوس کھو گیا وہ مرا گوہر مراد
بیہودہ کیون ہی صدمۂ فرقت سے نوحہ گر
دیگا بتا ابھی ترا فرزند نازنین
کیا تونی اوسکا حال ولادت سنا نہین
تھا سر کی بہل زمین مذلت پکڑ پڑا
اپنی ہی یاد سر کی نہین جسکو ہی خبر
آئی ہی تیری پاس حلیمہ بالتجا
سب بت گری زمین پہ ہیبت سی سر بسر
یہ نام تونی کسکا لیا آج الامان
یہ ہم بتونکو توڑ کی پھینکیگا دور دور
وان بھی نہ اوسکی نور نظر کا پتا ملا
دیکھا اوسی کہ روتی ہوئی آئی ناگہان
ہی خیر کیا ہوا پسر نامور مرا
چشم و چراغ دیدۂ عدنانکو کیا کیا
وہ مدرکہ کا ماہ خزیمہ کا آفتاب
وہ آل فہر و غالب و مالک کا یادگار
بطحے مین آکی تجھسی بتا کب جدا ہوا
ہاشم کا چاند وادی بطحی مین گم ہوا
یعنی کہ گم ہوا پسر نامور ترا
تو یادگار آل غالب و آل نبی نژاد

شہرہ ہوا جب اوسکی فضائل کا چار سو
جسکے بیان حال کی طاقت مجھی نہین
اس طفل مہ جبین کو بخیر و سلامت اب
نور نگاہ آمنہ خاتونکو جلدی اب
یان تک پہونچکی آج وہ محبوب گم ہوا
جب سن چکا بیان حلیمہ وہ پیر مرد
فرزند کی الم مین اوٹھاتی ہی کیون تعب
غصّے مین آکی اوس سی حلیمہ نی یہ کہا
قصہ بہت بڑا ہی کہانتک بتاؤن اب
عزی بھی اور نائلہ و لات و ہم منات
القصہ پیر مرد بہت کر کی جد و کد
تو ہی محمد عربی کا بتا نشان
آتی تھی جسکی جوف سی ہیبت یہی صدا
یہ نام پاک جسکا ہی وہ طفل نامور
وہ طفل کسطرح جسی تلف ہوئیگا بھلا
روتی پھرین وہ کعبے سی بس ہو کی مضطرب
گھبرا گئی حلیمہ کو پایا جو دردمند
سچ تو بتا وہ صاحب تعظیم ہی کہان
ہی کسطرح وہ نام و نشان نبی نژاد
سچ تو بتا سلالہ بطحی گیا کدھر
وا حسرتا کہان ہی مرا رشک ماہتاب
افسوس کیا کیا مری عالی وقار کو
سچ کیون نہین بتاتی ہی مجسی یہ ماجرا
جد رسول پاک نی سن لی جو یہ خبر
یا معشر قریش خبر لو مری شتاب

محسود خلق ہونی لگا طفل ماہ رو
اور اوسکے فہم راز کی قوت مجھی نہین
بھیجا یہی دیار سی اپنی سوی عرب
پہونچا یہی کنار مین مادر کی با طرب
کنعان مین نور دیدۂ یعقوب گم ہوا
بولا کہ دل سی کھینچ یہ سطح آہ سرد
تو ساتھ میری کعبۂ اقدس مین چلکی اب
یہ کیا کہا بتا تجھی ای پیر کیا ہوا
پر یہ ہبل وہی ہی کہ باخواری و تعب
ٹوٹا کیی تھی سطح زمین پر تمام رات
پیش ہبل حلیمہ کو لایا بشد و مد
وہ مایۂ سرور حلیمہ گیا کہان
ای پیر الامان یہ کہا تونی ہمسی کیا
کعبے سی سب بتونکو نکالیگا سر بسر
جسکا کہ ہر جگہ پہ مددگار ہو خدا
آئین باہ و نالہ سوی عبد مطلب
پوچھا بتا کہان ہی وہ فرزند ارجمند
فرزند نامدار براہیم ہی کہان
باغ مضر کی رونق و الیاس کی بہار
وہ نیر کنانہ و مہر بنی نضر
نقد لوی و کعب بنی مرۃ و کلاب
عبد مناف کی خلف نامدار کو
اصحاب صاف کہدی پسر ہی کہان مرا
کوہ صفا پہ چڑھ کی پکاری ادھر ادھر
صحرا مین آج گم ہوا ہاشم کا آفتاب

میر عرب کی سنکے یہ آواز درد ناک
دوڑی قریش کرکی گریبان صبر چاک

ہمراہ اوسکی جانب صحرا روان ہوئے
مثل غبار راہ پس کارواں ہوئے

جویای ماہ مطلبی ہو سو بسو پھرے
ہر سمت کوہ و در مین پی جستجو پھرے

حل و حرم مین جیتنے تہا مین پی جو رہ سب
لیکن او نہین ملا کہین سید عرب

لاچار ہو کی جب وہ پھرے سب بدرد و غم
جد رسول پاک چلی جانب حرم

بیت خدا مین جاکی بزاری کی التجا
رخ کرکی سوی کعبہ یہ کرنی لگی دعا

مناجات عبد المطلب در حرم کعبہ

ای رب کارساز خداوند بی نیاز
بندوں کا ہی درد و مصیبت مین چارہ ساز

اک لفظ کن سے کون و مکان کر دیا بپا
چاہی تو ایکدم مین اوسی پھر کری فنا

اکدم مین تو زمین کو چاہی سما کری
محتاج کو امیر غنی کو گدا کرے

دریای جود جوش مین آئی اگر ترا
دم مین کرم سے مردہ صد سالہ دی جلا

ای تجھسی پای دیدہ یعقوب بی ضیا
یوسف کا تو ہی چاہ بلا مین معین رہا

ایوب جب بدرد و مصیبت تھی مبتلا
تیری ہی لطف سی او نہین حاصل ہوئی شفا

کس منہ سی تیرا حمد کرون ای کائنات
یونس کو تو نی بطن سی ماہی کی دی نجات

ای تعی نی کی دعا زکریا کی مستجاب
نور نظر سی اوسکو کیا تو نی کامیاب

اپنی خلیل پاک پر ای میری کردگار
فرمائی تو نی آتش نمرود لالہ زار

ہر وقت مین خلیل کی امداد تو نی کی
کبش جنان ذبیح کی بدلی مین دی تو نے

مریم کو تیری گھر سی ملا طفل مہ جبین
عیسے تری کرم سی ہوا آسمان نشین

تو ہی نی مجھ ضعیف پہ فضل و کرم کیا
یعنی محمد عربی سا پسر دیا

وہ فضل اولین تہا مری ای کردگار
اب پھر مین در پہ ہون ترے آیا امیدوار

بار دوم عنایت و رحمت سے کر نظر
فرما کہان گیا وہ مرا ناز نین پسر

دل کی مری مراد پہر اپنی کرم سی دی
یارب مرادہ یوسف گم گشتہ پھر ملے

یون جیسے کر رہی تھی وہ ورد کی التجا
ناگاہ آئی ہاتف غیبی کی یہ صدا

ای عبد مطلب نکر اب نالہ و بکا
تیرا پسر بخیر و سلامت ہی غم نکھا

اوسکا خدا ہی حافظ و ناصر ہر ایک جا
سوی تہامہ تجکو ملیگا پسر ترا

زیر درخت موز بصد راحت و سرور
بیٹھا ہی تیری گھر کا اوجالا خدا کا نور

سنکر ندای غیب ہوی جمع لوگ سب
اور عبد مطلب کی چلی ساتھ با طرب

آیا سوی تہامہ جو وہ مجمع قریش
دیکھا کہ آپ بیٹھی ہین با صد سرور و عیش

آئی قریب آپکی قوم عرب تمام
پوچھا بہت ادب سی کہ ہین آپ یا غلام

فرمایا مین خلاصہ آل نزار ہون
عبد اللہ ذبیح کا شمع مزار ہون

ہین گلشن تہامہ و بطحا کی ہون بہار
مین عبد مطلب کی پسر کا ہون یادگار

مین ہون جناب آمنہ کا ثمرۃ الفواد
مین ہون محمد عربی ہاشمی نژاد

سنکر فصیح آل مضر کا یہ سب بیان
جد رسول پاک بہت ہوکی شادمان

پہلے تو شکر خالق عالم ادا کیا
پھر لخت دل کو اپنی لیا گود مین اوٹھا

تر گانسی جہاڑ کر تن اقدس کی گرد و خاک
بوسہ جبین پہ دیکی کہا وہ خدا کی

مرکب پہ اپنی آگی بٹھا کر بعز و شان
سوی جناب آمنہ خاتون ہوی روان

عکس در یتیم سے روشن صدف کیا
ماہ عرب کو داخل بیت الشرف کیا

جب آمنہ کا دیدہ و دل شاد ہو گیا
گھر عبد مطلب کا پھر آباد ہو گیا

بخشا جناب مرضعہ کو خلعت و لباس
مال و زر اور درہم و دینار بی دیا

لیکر وہ مال شکر سی نغمہ زن ہوئی
اور وان سی پھر روانہ بسوی وطن ہوئی

بار دوم کا حال کیا مین نی یہ بیان
پہلے بہی ایکبار حلیمہ بعظم و شان

لائی تہین ماہ مطلبی کو سوی حرم
پر لیکی پھر اجازت جد شہ امم

لی آئین اوسکو وہ سوی طائفی دیار
دو سال اوسکی گھر مین پلا پھر وہ باوقار

اندیشہ ایکی بار کچہ اسطرح کا ہوا
لاکر سپرد آمنہ خاتون کو کر دیا

بس اہی سیح قصہ میلاد ہو چکا
موقع کا وقت ہی تجھی کرنا ہو گر دعا

خاتمہ در مناجات

یہ نظم تو جو مولد اقدس مین لکھ چکا
صل علی کی آتی ہی ہر سمت سے صدا

ہر وقت میری کان مین آتی ہی یہ صدا
مقبول ہی حضور مین مدحت و ثنا

راضی ہین گر حضور تو راضی ہی پھر خدا
اب پر کیا ہی مانگ لی جو کچھ ہی مدعا

کر لی دعا خدا سی بعجز و فروتنی
ہو جائیگی قبول اگر مانگتی بنی

ای صانع قدیم و شہنشاہ بی نیاز	وی خالق کریم و خداوند کارساز	بہر نبی و بہر علی بہر فاطمہ	حسن عمل کی ساتہ مرا ہووی خاتمہ
بہر رسول مجکو ملی حسن خاتمت	دنیا مین آبرو ہو تو عقبی مین مغفرت	صدقی سی ای کریم شہ تشنہ لبین کے	سب بخش دی گناہ مری والدین کے
چہتا ہون اونکی واسطی مین خیر و عافیت	عقبی مین عفو ہووے تو دنیا مین عافیت	اور بعد اسکی عرض ہی بندی کی ہو قبول	ہوولی نہ میری دل سی کبہی حب رسول
دنیا مین ای کریم مری جب تلک حیوۃ	تیری رسول پاک کا مین مدح خوان رہون	ہر وقت لب پہ مدح رسول خدا رہے	گہر مین مری یہ بزم ہمیشہ بپا رہے

تمام شد

حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۴ اہر چند دعائین آپکی امت کی حق مین حد سی باہر ہین خلاصہ اوسکا نظم ہوا ہی مشکوۃ شریف مین روایت ہی عبد اللہ ابن عمرو سے
کہ ایکدن پڑہی آپ نی قران مجید کی یہ آیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اپنی امت کی باب مین رب انہن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی فانہ منی
ومن عصانی فانک غفور رحیم اور بعد اوسکی پڑہا آپ نی قول عیسی علیہ السلام کا کہ ان تعذبہم فانہم عبادک وان تغفرلہم فانک انت العزیز الحکیم پس
شفاعت ان دو پیغمبرونکی اپنی اپنی امت کی حق مین دیکہکر اپنی امت مرحومہ آپکو یاد آئی اور دریای رحمت و شفاعت جوش مین آیا اور اوٹہائی آپ نے اپنی
دستہای مبارک دعای مغفرت ہم سیاہ کارونکی لیے اور فرمایا زبان مبارک سی کہ اللہم امتی امتی ای بار خدایا بخش میری امت کو بخش میری امت کو
اور نہایت شفقت سی آپ رونی لگی حکم ہوا جناب رب العزت کا کہ ای جبرئیل جا محمد صلعم کی پاس اور سبب گریہ و بکا کا استفسار کر ہر چند خدا دانا و عالم ہی
مگر یہ بات مزید رحمت اور عنایت کی تہی پس آئی جبرئیل اور سبب حزن و بکا کا پوچہا آپ نی بیان کیا اپنی امت کی مغفرت کا معاملہ حکم ہوا کہ کہدی اے
جبرئیل محمد صلعم سی کہ معاملہ امت مین غمگین مت ہو انا سنرضیک فی امتک ولا نسوءک یعنی قریب تر ہم راضی کر دینگی تجکو امت کی باب مین اور اندوہگین
نکرینگی تجکو اس معاملی مین روایات صحیحہ مین لکہا ہی کہ فرمایا آپ نی مین ہرگز راضی نہونگا جب تک ایک ایک میری امت کا مجکو نملیگا فطوبی لنا
وحسن ماٰب کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند ۱۲ منہ سلمہ صفحہ ۱۷ عنہ اس سی مراد حضرت عبد اللہ ہین کہ مثل اسمٰعیل علیہ السلام کی یہ بہی ذبیح ہین
مختصر یہ ہی کہ جس زمانے مین حضرت عبد المطلب چاہ زمزم کی صاف کرنی مین مشغول تہی انہون نی نذر کی تہی اگر خدا مجکو دس بیٹی عطا کرے
تو ایک بیٹا اوسکا برسنت اپنی جد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کرون جب یہ دعا قبول ہوئی اور دس بیٹی عطا ہوی تو ادای نذر پر مستعد ہو کر
بیٹون سی مشورہ کیا جب سبکو راضی برضا پایا تو قرعہ پہینکا قرعہ عبد اللہ کی نام پر آیا وہ اونکی ذبح پر مستعد ہوی مگر صنادید قریش مانع ہوی آخر بمشورہ
ایک کاہنہ کی یہ صلاح قرار پائی کہ دس اونٹ ایکطرف اور عبد اللہ کو ایکطرف ٹہرا کر قرعہ پہینکو اگر اونٹون پر آئی تو اونٹ ذبح کرو اور اگر عبد اللہ پر
آئی تو اسیطرح اور اونٹ بڑہاتی جاو تا اینکہ قرعہ اونٹون پر آئی اور عبد اللہ بچ جائی آخر ایسا ہی کیا جب سو اونٹونکی نوبت پہونچی تو قرعہ اونٹون پر
آیا اور عوض مین عبد اللہ کی سو اونٹ ذبح ہوی اسی سبب سی رسول اللہ صلعم فرمایا کرتی تہی کہ انا ابن الذبیحین یعنی مین بیٹا ہون دو ذبیحونکا
اور قصہ تزویج حضرت عبد اللہ اور آمنہ کا مختصر یون ہی کہ جب حضرت عبد اللہ جوان ہوی اور شہرہ اونکی کمالات کا دور دور پہونچا تو یہود کے
رگ حسد جوش مین آئی اور بقصد قتل عبد اللہ نواح مکے مین آئی اتفاقاً عبد اللہ برسم شکار صیدگاہ مین تہی یہود نی جاکر محاصرہ کیا اور
وہب ابن عبد مناف زہری کہ ہمقوم اور ہمنسب عبد المطلب کی تہی وہان وارد تہی بحمایت عبد اللہ دوڑی اس عرصی مین سواران غیبی
نمودار ہوی اور یہود کو قتل کیا عبد اللہ بچ گئی وہب زہری نی گہر مین آکر اپنی بی بی سی حال عظمت عبد اللہ بیان کر کی پیام نکاح آمنہ خاتون
اپنی بیٹی کا عبد اللہ کی ساتہ مکے مین بہیجا عبد المطلب یہ سنکر بہت خوش ہوی اور اجابت اس پیام کی کر کی نکاح عبد اللہ کا حضرت آمنہ خاتون سے
کیا ۱۲ منہ عفی عنہ صفحہ ۲۳ قصہ شق صدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت طویل ہی مگر مختصر یہ ہی کہ ایکدن آپ نی حضرت حلیمہ سی فرمایا کہ بہائی
جہان بکریان لیکر جاتی ہین مین بہی جاونگا حلیمہ نے ممانعت کی مگر جب آپکو ملول پایا تو رخصت دی آپ بہائیونکی ساتہ صحرا مین گئی ناگہان تین شخص
بہت مہیب نمودار ہوی اور حضرت کو پکڑ کر زمین پر لٹایا اور سینہ مبارک چاک کر کی قلب کو نکالا اور شق کیا اور مضغہ سیاہ اوسمین نکالکر پہینکا اور کہا
یہ حصہ تہا شیطان کا پہر ایک ونمین سی آفتابہ نقرئی اور ایک طشت لایا اور قلب کو کسی شی سی کہ مثل برف کی نورانی تہی خوب دہویا اور علم و سکینہ سے بہر کر
مہر نورانی سی مختوم کیا پہر دلکو دلکی جگہ پر رکہدیا ضمرہ بہائی رضاعی آپکا یہ دیکہکر مضطرب ہوا اور روتا ہوا حلیمہ کی پاس آیا یہ بیقرار دوڑین مگر
حضرت کو سلامت پایا اور آپ نی اپنا سب حال بیان کیا تب اونکی شوہر نی حلیمہ سی کہا کہ اب آپکو مکے شریف مین پہونچانا مناسب ہی ۱۲ منہ

کہتا ہی قصہ شق صدر ... وادا ... دوسون ... غالب ... فہر ... مالک ... نضر ... کنانہ ... خزیمہ ... مدرکہ ... الیاس ... مضر ... نزار ... معد ... عدنان ... کعب ... لوی ... مرہ ... کلاب ... قصی ... عبد مناف ... ہاشم ... عبد المطلب ... عبد اللہ [illegible]

گلشن فردوس

یہ گلشن فردوس کا نقشہ ہی سراسر
ہی ترجمہ حلیۂ پرنور پیمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم

ترجمہ حدیث شمائل نبوی در بیان حلیہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بروایت جناب امام المسلمین و امیر المومنین ابن رسول رب العالمین سیدنا و مولانا و مرشدنا و مقتدانا ابی محمد ن الحسن علیہ السلام

یارب مجھے اب صلہ نظم و بیان دے
ای خالق اکبر مری خامہ کو زبان دے

تشویش ہی کسطرح لکھوں وصف پیمبر
خامہ مرا ہیبت سی لرزتا ہی سراسر

کیا رتبہ عالی ہی ہی عظمت و شوکت
محبوب خدا مظہر حق آیۂ رحمت

برتر شہ کونین سی گر ہی تو خدا ہی
اور بعد خدا پھر وہی عالم سی سوا ہی

محبوب الٰہی کی ثنا ہو نہیں سکتی
نعت شہ کونین ادا ہو نہیں سکتی

جو دل ہی وہ آشفتہ گیسوی نبی ہی
جو سر ہی جو سودا زدہ موی نبی ہی

بلبل کو یہ آشفتگی گل نہ سمجھنا
ہر وقت تصور ہی اوسی روی نبی کا

آدم کو اسی شوق نی دنیا مین بلایا
ذوق رخ پرنور نی جنت کو چھوڑایا

اس خاک کو سمجھی جو مقام شہ والا
فردوس سی آدم کو پسند آگئی دنیا

کیا کیا نہ محن گردش گردون نی دکھایا
وہ کون تھا جسکو نہ شفاعت کو بلایا

کی عرض یہ آدم نی کہ ای رب خدایا
ہوں عفو مری جرم پی سید بطحی

الکرم مین ہوا قلزم رحمت کا یہ طغیان
آدم کی وہین ہوگئی سب فرد عصیان

مولا کی شفاعت مین ہی جسکو اجر جلد
بشری لکم ای امت مرحومہ احمد

شیرین سخنی دی مجھے ای بار خدایا
کر مجکو ثنا خوان شہ یثرب و بطحیٰ

مشکل ہی بہت مدحت شاہنشہ بطحیٰ
ای دل یہ وہ نعت ہی آسان نہ سمجھنا

اپنا تو یہ ایمان ہی کہ شاہنشہ عالم
کونین سی افضل ہین خدا سی ہین فقط کم

تبلا و جو رتبی ہین ثانی سی سوا ہو
نعت اوسکی مری خامی سی کسطرح ادا ہو

دنیا مین تو ہر دل مین ہی یاد شہ والا
ہر بزم مین ہی ذکر شہ یثرب و بطحیٰ

جو جسم ہی سو جان سی فدا نام پر اوسکی
جو جان ہی وہ قربان رخ گلفام پر اوسکی

قمری کا سر سرو نشیمن یہ نہین ہی
یاد قد دلجوی شہ عرش نشین ہی

سن پائی جو اوصاف رخ سید عالم
جنت کی غری ہو لگئی حضرت آدم

جن روز مصائب تھی وہ درگاہ خدا مین
مصروف رہی گنتی دنون آہ و بکا مین

آخر کو جو یاد آگیا نام شہ والا
سمجھی اوسی کونین کی بخشش کا وسیلا

محبوب الٰہی کی رہی عزت و شوکت
بس نام کی لیتی ہی ہوئی جوش پہ رحمت

اس امر کو کہتی تھی شہ یثرب و بطحیٰ
مین جب سی نبی ہوں کہ نہ تھی آدم و حوا

تم لوگ ہو سب خلق سی امی لی شفاعت
خالق کا تو وعدہ ہی پی بخشش امت

قال رسول اللہ صلعم کنت نبیا و آدم بین الروح و الجسد اور ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ کب واجب ہوئی آپکے لئے نبوت فرمایا اور آدم بین الروح و الجسد تھا

کافی ہی تمہین پیروی حب پیمبر
بچپن ہی سمایا ہی مری دلمین یہ سودا
کس فکر مین رہتی ہین یہ دنیا کی سخنور
رخسار گل تر کو لکہین قد کو صنوبر
افسانۂ لیلی تو کبہی قصۂ مجنون
بلبل ہی اگر محو گل تر تو ہمین کیا
ان باتون سی کیا کام کرین صرف جو اوقات
پامال ہی آخر کو یہ سب باغ جہان ہے
لازم ہی کہ ہر شعر مین تحمید خدا ہو
آگاہ مری قلب سی ہی خالق اکبر
پڑہتا ہون مین اس بابمین اک مطلع موزون
سودا ہی مجہی ذکر رسول عربی کا
ہرچند گرانبار ہون عصیان سی ولیکن
اب درد محبت نی کیا رنگ یہ پیدا
پر نطق مرا بند ہوا جاتا ہی خالق
یہ فکر ہی کیونکر شہ خوشخو کی لکہون مدح
تبلائی یہ کام کس انسان سی بن آیا
گو مین نہین حسان کی ہون رتبے سی برابر
یاور مری ہر گام مین ہی خالق اکبر
طبع سخن آرا کو ملی قوت الہام
راوی وہ ثقہ جسکی ثنا مین ہی زبانہا لال
شمع حرم کعبہ مہ چرخ امامت
ہند بن ابی ہالہ جو ہوتا تہا مرا خال
اک روز کیا مین نی سوال ان سی بصد شوق
ہو نا مری تقریر کو سنکر وہ خوش آئین

گر دل مین ہی دوستی عترت اطہر
اک جوش ہی سینی مین مری حب نبی کا
تصویر خیالی کی صفت مین جو ہین خبط
آنکہونکو جو نرگس تو کمان ابرو دلبر
پروانیکو لکہتے ہین کبہی شمع کا مفتون
قمریکو ہی گر عشق صنوبر تو ہمین کیا
کیا شاعری کچہ فرض ہی ای قبلہ حاجات
نی گل نہ گلستان نہ عنادل کا نشان ہے
یا زمزمہ نعت رسول دوسرا ہو
بہاتا ہی نہین کچہ دلکو بجز ذکر پیمبر
یاد آگیا مجکو کسی استاد کا مضمون
لکہونگا سراپا صنم مطلبی کا
چہوٹی شہ کونین کا دامن نہین ممکن
افراط تصور سی ہوا جوشش سودا
کب مجسی ادا ہو صفت مصحف ناطق
مژگانکا لکہون وصف کہ ابرو کی لکہون مدح
ہان کچہ جو بن آیا ہی تو حسان سی بن آیا
مین بندۂ عاصی وہ ثناگوی پیمبر
لکہتا ہون مین اخلاص سی اوصاف پیمبر
تا مدح پیمبر ہو فصاحت سی سرانجام
مہر فلک فضل گل گلشن اجلال
فرزند نبی لخت دل شاہ ولایت
معلوم تہا محبوب الہی کا وہی حال
حلیہ شہ والا کا سنون دلمین تہی ذوق
تہی قبلہ عالم مین بہت عظمت و تمکین

الحمد للہ کہ مسیح جگر اوگار
لیلی کا فسانہ ہو و یا قصۂ شیرین
کرتی ہین کبہی زلف کو تعبیر شب تار
گہ نالہ قمری تو کبہی نغمۂ بلبل
انصاف کرین گر تو یہ سب فکر ہی باطل
مجنون تہا اگر عاشق لیلی تو غرض کیا
بیجا گل و بلبل کی ہی تعریف سخن مین
ہان شوق ہی گر شعر کا اور طبع ہی موزون
یہ دل تو سراپردۂ اسرار خدا ہے
حاشا کہ کرین دلمین خیال رخ دلدار
دل مشق تصور سی ہی آزادہ نہ ہوگی
پر دلمین رقابت کا بہی خدشہ ہی غضب کا
تا زیست سمانیکا نہین دلمین مری غیر
بیچین ہون ب یاد رخ پاک ہین از بس
کس منہ سی کرون دعوی مدح شہ لولاک
نعت شہ والا مری قوت سی ہی باہر
پر وہ شہ کونین کا منظور نظر تہا
پر دور نہین کچہ کہ رہ لطف و عطا سے
یا رب تری محبوب کا لکہتا ہون سراپا
مضمون خیالی سی بری ہی مری تقریر
مولای جہان سبط نبی شہ بطحی
یون حلیۂ اقدس کی روایت ہی مجہی یاد
وصاف تہا وہ حلیۂ محبوب خدا کا
مشتاق ہون محبوب الہی کی ثنا کا
ہی عروۃ الوثقی مری ترجمۂ فخر امم

سو جان سی ہی قربان وہ سید خوشخصال
بہاتا ہی نہین کچہ دلکو بجز ذکر شہ دین
گہ ماہ سی کرتی ہین مشابہ رخ دلدار
الفت کبہی شمشاد کی گہ عشق رخ گل
کیا ہمکو اس افسانۂ بیہودہ سے حاصل
فرہاد نی جان شیرین یہ کردی تو غرض کیا
گل مفتی ہی زاغ نہین ہی چمن مین
وہ نظم نہ لکہی کہ نبی جسمین نہ عادل ہے
یا فکر رخ و کاکل دلبر کی یہ جا ہے
ناخن ہلال اپنی ہو کبہی ابروی خمدار
کعبے کو بتونسی نہ ہم آباد کرینگے
محبوب وہ اپنا ہی جو محبوب ہی رب کا
یا رب اسی اقرار پہ ہو خاتمہ بالخیر
دلمین یہ سمایا ہی لکہون حلیۂ اقدس
مین ذرہ وہ خورشید ہی مین خاک وہ افلاک
بندیکی یہ طاقت کہ لکہی وصف پیمبر
سب قبلۂ عالم کی زبانکا یہ اثر تہا
ملجای سعادت مجہی مولا کی ثنا سے
صدقہ مری اللہ فصیحان عرب کا
کرتا ہون شمائل سی مین اس باب مین تحریر
سلطان عرب شاہ عجم سید والا
کرتی ہین جناب حسن اطہر سی ارشاد
تہا یاد اوسی قبلۂ عالم کا سراپا
ای خال مری مجسی بتا حلیۂ والا
راوی ہین وہ نقطونکو لایا ہی بس از ہم

قال اللہ تعالی والشعراء یتبعہم الغاوون الم تر انہم فی کل واد یہیمون وانہم یقولون ما لا یفعلون
قال رسول اللہ صلعم ان من البیان لسحرا ان اللہ تعالی ایّد حسان بروح القدس

نور رخ انور کی تجلے کو جو چھو
پرلا کہ ترقی پر اگر نور قمر آئے
لکھون جو رخ پاک کی ہین نور کا عالم
کرتا ہون اس اجمال کی تفصیل سے آگاہ
شمشاد خیابان ریاض ازلی تھا
سر تھا شہ والا کا کہ سر صمدی تھا
بتلاؤن جو بالونکا رخ پاک پہ عالم
مضمون سے ہی مقصد واللیل عیان ہو
دو فرقہ کیا کرتی تھی شاہنشہ ابرار
اوس فرق مبارک پہ وہ گیسوی مسلسل
زنجیر دل عاشق شیدا انہین کہیی
وہ رنگ کہ اک نور کا عالم تھا پہ ان پر
قرآن ہی اگر نور تو وہ نور کی تصویر
ابروی مقوس مین نہی حسن و لطافت
اور بیچ مین اون دونو کی اک رگ تھی ہویدا
اب چشم مبارک کا ہی کچھ رنگ کہاؤن
فرماتی ہین یون حلیہ اقدس مین روایت
ہر سمت سی باریک گلین اوسمین تھین
تھا بینی اقدس پہ عجب حسن کا عالم
تھا روی مبارک پہ محاسن کا وہ جلوہ
والشمس اسی عارض تابان کی قسم ہے
والنجم ہی قرآن مین ثنائی دندان
اللہ ری افزائش حسن شہ والا
سینے سی تھا سینا کہچا تا بسر ناف
تھی معتدل الخلق وہ ثنا و شہ عالم

اک شستہ ہی یہ ماہ شب چاردہم کو
نور رخ انور کی ملاحت کو کہان پائے
صفحہ پہ عیان صاف ہو بس طور کا عالم
یعنی تھا میانہ نہ دراز اور نہ کوتاہ
قامت تھا کہ سرو چمن لم یزلی تھا
گنجینہ اسرار نہان احدی تھا
انداز کی ساتہ اوسمین جو اک پیچ تھا اور خم
ہر شعر مین قرآن کی تفسیر بیان ہو
ہوتا خط باریک تھا اک سر پہ ہویدا
کسدرجہ لطافت مین سو دونش تھی نائل
یا سلسلہ عرش معلی انہین کہیی
گلرنگ و گل اندام و سمن بوی و سمن بر
اور خط جبین سورہ والشمس کی تحریر
تھی عاشق شیدا کی وہ محراب عبادت
مانند خط تار شعاعی تھی وہ گویا
گوراوی دل نی کیا ترک یہ مضمون
یعنی شہ والا تھی سیہ چشم نہایت
صدقی انہین آنکھونپہ غزالان حرم تھین
انوار رخ پاک سی اک نور تھا باہم
جسطرح سی ہو ماہ کی اطراف مین ہالہ
یہ ابرو و بینی ہی و یا نون و قلم ہی
تاری تھی جڑی منہ مین بجا ہی دندان
تھا حسن مہ چاردہم سی بھی دو بالا
اور گردن اقدس کو یہ فرما گیا وصاف
ہر عضو بدن حسن سی مربوط تھا باہم

اللہ ری تابندگی روی پیمبر
کسطرح لکھون مین صفت روشنی کو
موزون تھا عجب قامت سلطان دو عالم
تھی اوسمین توسط کی سمائی عجب انداز
سایہ کی نہونی مین ہوئی رمز یہ پیدا
انوار جمال ازلی اوس سی ہویدا
ہو شاخ سی خامیکی عیان سنبل گلزار
سردار دو عالم کی عجب بال تھی پر خم
انداز سی بڑہتی نکبھی ہوی مبارک
تھی کاکل مشکین مین ضیاے رخ تابان
والفجر ضیای رخ انور کی قسم ہی
تابان وہ جبین چاند سی پر نور و کشادہ
تھی خط شعاعی سی لکھی اوسمین آیات
تھی مثل کمان خم و باریک و مطول
غصے مین جو آتی تھی کبھی رحمت عالم
پر شیر خدا ابن عم سید مختار
تھا اوسکی سفیدی مین سیاہی کا جو عالم
قوسین ہی ابروی مبارک کنایت
ہوتا تھا گمان گرچہ بلندیکا سراسر
قرآنکی طرح نور بھری ہی رخ اقدس
اللہ ری تطہیر رخ سید لولاک
راوی نی لکھا ہی کہ وہ وبہری ہوی رخسار
دندان مبارک تھی سب اوسمین کشادہ
گیا گردن پر نور رسول مدنی تھی
تھا سینہ اقدس تو عریض اور منور

راوی نی بہی گوہر کیا اوسکو قمر پر
پایا نہین حضرتکی مشابہ کسی کو
مربوع سی اطول تو متشذب سی کہین کم
تھا گلشن تقدیس کا وہ سرو سرافراز
تھا ظل خدا قامت شاہنشہ والا
تھی معرفت خلق کی بہر اوسمین سب اسرار
نقطہ مری صفحہ پہ بنی نافہ تاتار
نی سبط نہ مرغول نہ اونچی ہوئی باہم
لکھا ہی کہ رہتی تھی وہ بس کان کی لو تک
مہتاب شب قدر کے دامن سی نمایان
واللیل اوسی زلف معنبر کی قسم ہی
اشراق و لطافت مین مہ و خور سی زیادہ
اللہ تو ہی نور یہ اوس نور کی مشکوہ
ہو جیسی لطافت مین ہلال شب اول
افراط غضب سے وہ چمک جاتی تھی پیہم
مولای جہان مرشد خلق و شہ ابرار
کیا لیل و نہار اوسکی لطافت کا لکھین ہم
مازاغ بصر ہی انہین چشمونکی حکایت
پڑتی وہ حقیقت مین شعاع رخ انور
گر لوح جبین ہی تو مد ابروی مقوس
ہی سورہ صاد آنکھہ تو واللیل خط پاک
تھی حسن و ملاحت مین عجب مطلع انوار
تنویر مین تھی عقد ثریا سی زیادہ
شفاف الماس سے گردن تھی
اور شکم مبارک تھا مصفے و مطہر

شانو نمین فراخی تهی نه دیکهی تهی نمو
تهی بیچ مین شانونکی عیان مهر نبوت
تها طول ید حضرت محبوب خدا مین
اوبهری هوی تهی مین سی وه کف پا
اسطرح عیان هوتی تهی چالاکی و چستی
آنکهونکو جهکائی هوی رهتی تهی شه والا
دیکهی عجب اخلاق شهنشاه امم کی
دل سید کونین کی عظمت سی تهی قربان
تهی وقت ملاقات یه اخلاق کی عادت
دلسی یه تقاضا تها بس کیجیی بهار
هی یاد رسول عربی مایه ایمان
جس منه سی بیان هو صفت سید مختار
جس آنکهه سی دیکهی گا مدیح شه ابرار
کس فکر مین اونکی مین هی خاطر محزون
اور دلکو نه آرام نه خاطر کو هی تسکین
کرتا هون بیان جابر سمره کی روایت
کهتی هین کی اک شب کو یه عالم نظر آیا
وه نور رخ پاک وه حسن کامل
الله ری اشراق وضیای رخ انور
گه قامت رعنا یه کبهی دوش و کمر پر
وه نجم فلک تاب تو یه ماه زمین هی
نسبت نه تها بانکو تهی حیرت سی
مثل شه دین عالم امکان نهین هوتا
کب جلوه گر اسین کوئی گیسو والا
گستاخ نه هوجائی ادب هی یه مسیحا

عظمت تهی عظام شه لولاک مین پیدا
وه ختم رسل تهی تو یه تهی ختم رسالت
وسعت تهی کف دست رسول دو سرا مین
پانی قدم پاک کی نیچی سی گذرتا
جسطرح کوئی شی هو روان جانب پستی
مشغولی باطن کا سبب تها یه سراپا
چلنے مین کیا کرتی تهی اصحاب کو آگی
الله ری توقیر تهی غیر شهی شان
تقدیم سلام آپ هی فرماتی تهی حضرت
کهتی هی زبان یون کمر همت گفتار
هر درد کی دارو هی تو هر رنج کی درمان
بس حشر مین هوگا وهی مطلع انوار

تها خارج پوشاک جو اندام معلی
تهی کثرت مو شانه و صدر شه دین پر
تهی نرم کف پای شه یثرب و بطحی
جلدی سی جو چلتی تهی خداوند دو عالم
کیا لطف سی کرتی تهی نظر قبله عالم
منظور تهی تعلیم جو ارباب زمین کی
فرماتی تهی پیچهی چلو میری خبردار
پیچهی تو ملائک کی پری هوتی هی هم
لو ختم هوا ترجمه حلیه اقدس
هی قوت دل راحت جان ذکر شه دین
جس جا که شه یثرب و بطحی کی ثنا هو
جو حاجت سی لکهی گا ثنای شه والا

تابنده وه سب نور تن پاک سی هوتا
اور درد تو کلائی تهین اور موی سر آ
اور ساعد اطراف انامل کا لقب تها
اوٹهتی مین قدم کی یه گمان هوتا تها هم
کسطرح لحاظ آپکی نظرونکا لکهین هم
رهتی تهی سوی ارض نظر قبله دین کی
یه جا هی فرشتونکی نه یان آپ تو نهار
اور آگی جلو ریز تهی اصحاب مکرم
پر جوش هی سینی مین محبت کا جو از بس
گر روح کو آرام تو هی قلب کو تسکین
تا حشر وه جا مهبط انوار خدا هو
موسی کیطرح اوسکو ملیگا ید بیضا
دنیا مین اوسی هوگا نصیب آپکا دیدار

قطعه

مدح شه والا کا تو ملتا نهین مضمون
هر وقت تقاضا هی که هو ذکر شه دین
خون هوی جس سینکی دل اهل محبت
نکلی شب مهتاب مین باهر شه والا
دو بدر نظر آگئی اک شب کو مقابل
دیکها جو یه عالم تو نظر هوگئی مضطر
گه پای مبارک په کبهی جرم قمر پر
ان دونو مین دیکهین تو بهلا کون حسین هی
والله که حضرت کهین رخشان تهی قمر سی
فی قبل نه بعد اونکی ایسا کوئی هوگا
بهتر شه والا سی هوا خلق مین پیدا
سچ هی نهین آسان هی مدح شه والا

قاصر هی زبان وصف شهنشاه عرب سی
اب چین کهان دلکو کسی صبر کا یارا
کس وجد مین کرتا هی بیان راوی اخبار
پهنی تهی رسول عربی حله حمرا
تابان شب مهتاب مین وه نور هی دین تها
گه قبله عالم کی سراپا په نظر تهی
یه فکر تهی دلمین وه قمر یه نبی هی
کیا صورت زیبای شه دین کا هو مذکور
حقا کوئی حضرت کی مقابل نهین دیکها
کیا دلکو لبهاتی هی بن عازب کی یه گفتار
مداحی محبوب الهی نهین آسان
کب تجه سی ادا هو صفت مخبر صادق

حیران هی سر صفحه قلم فرط ادب سی
حسن شه والا کا نه موقوف هو جر جا
تڑپا گئی دلکو بن سمره کی یه گفتار
جسم شه والا په وه پوشاک کا جلوا
وه ماه فلک تها تو یه خورشید مین تها
گه روی مبارک په کبهی سوی قمر تهی
وه ماه فلک هی یه مطلبی هی
تها سید عالم کی رخ پاک په وه نور
وصاف رخ پاک یه گهبراکی هی کهتا
کهتی هین که تهی حسن مین یکتا نبی ابرار
کیا عقل بشر عقل ملک هوگئی حیران
قرآن هی صفات شه لولاک مین ناطق

ممدوح خدا ذات رسول دوسرا ہے
بس ہو شہین آ وقت مناجات و دعا ہے
خالق سی یہ کر عرض کہ ای بار خدایا
راضی مری اس نظم سی ہو سید بطحا

اشعار یہ گو قابل تحسین نہین واللہ
پر خالق اکبر مری نیت سی ہی آگاہ
اوڑتی ہین مرے دل سی اب آہون کی شرارے
ذکر شہ کونین کی دھن لگ گئی بارے

یہ بیان ہی اوس دولت خداداد کا جو عالم رویا مین بعد نظم اس رسالی کی نصیب اس سیہ کار کے ہوئی

سوتی مین ہو جب سی کسی طالع بیدار
دیکھی حرم پاک کی سب خواب مین آثار
تھا یاد مین یثرب کی مرا قلب جو بے چین
آیا ہی نظر قبۂ شاہنشہ کونین

یاد آتا ہی با مسجد اقدس مین وہ رونا
وہ شوق سی قربان در و دیوار پہ ہونا
وہ روضۂ پرنور کی اطراف مین پہرنا
بیتابی سی رو رو کے کبھی خاک پہ گرنا

لکھنے مین جو آتا تو وہ سب حال لکہتا
پر دل پہ جو گذرا وہ زبان تک نہین آتا
انوار در و بام کا کیا حال بتاؤن
اوس قبۂ پرنور پہ قربان مین جاؤن

میری دل بیتاب کا پوچھو نہ کچہ عالم
نی صبر نہ آرام نہ تسکین ہی کوئی دم
یا قبلۂ کونین و یا سید بطحا
بہر حسنؑ و بہر حسینؑ و ولی زہرا

صدقہ تری اصحاب وفاکیش کا اے شاہ
جو قبر سی محشر مین اوٹھینگی تری ہمراہ
ہی جنکی وفاداری کا آفاق مین شہرا
جان تن سی گئی پر تری امتکو نہ چہوڑا

تا زیست ملی پہلوی اقدس مین جنہین جا
مرنے پہ ملا روضۂ پرنور مین ماوا
محروم زیارت سی نہ رکہ اے شہ لولاک
دکہلا دے اس عاصی کو بہی اپنا حرم پاک

گو جرم و گنہ حد سی ہین گذری مری اے شاہ
در پر تیری آنیکی مین قابل نہین واللہ
پر ہوتی ہی تسکین یہ خیال آتا ہی ہر دم
کیا غم ہی کہ ہی ذات تری رحمت عالم

قوت نہ عبادت کی نہ طاعت کی ہی مجکو
امید فقط تیری شفاعت کی ہی مجکو
تو ہی تو نہین ڈر ہی کسی رنج و الم سی
بن جائینگی سب کام تری لطف و کرم سی

کافی ہی مری کام مین ادنی سا اشارا
شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

تمام شد

ہر چند روایت حلیۂ شریف کی علمار محدثین نی کئی طرح پر بیان کی ہی مگر مین نی اس رسالی مین روایت ہند بن ابی ہالہ کہ جامع بعض مضامین اور راوی اوسکی حضرت امام حسن علیہ السلام ہین نظم کی ہی اور ہند بن ابی ہالہ بیٹی ہین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کی شوہر اول سی بالجملہ یہ بہائی اخیافی جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہین اسوجہ سی جناب حسنین علیہما السلام خال اپنا کہتی تہی صحابہ جلیل القدر ہین الغرض یہ عاجز بموجب روایت شمائل ترمذی ترجمہ حلیہ شریف کا لکہتا ہے عن الحسن ابن علی رضی اللہ عنہما قال سالت خالی ہند بن ابی ہالہ وکان وصافا عن حلیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتہی ان یصف لی منہا شیئا اتعلق بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلالا وجہہ تلالا القمر لیلۃ البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظیم الہامۃ رجل الشعر ان انفرقت عقیقتہ فرق والا فلا یجاوز شعرہ شحمۃ اذنیہ اور بعض روایت مین ہی لم یکن بالجعد القطط ولا بالسبط ازہر اللون واسع الجبین سوابغ من غیر قرن بینہما عرق یدرہ الغضب امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سی چشمان مبارک کی ثنا مین روایت ہی ادعج العینین اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اشم کث اللحیۃ سہل الخدین ضلیع الفم مفلج الاسنان دقیق المسربۃ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ معتدل الخلق بادن متماسک سواء البطن والصدر بعید ما بین المنکبین ضخم الکرادیس انور المتجرد بین کتفیہ خاتم النبوۃ وہو خاتم النبیین موصول ما بین اللبۃ والسرۃ بشعر یجری کالخط عاری الثدیین والبطن مما سوی ذلک اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر طویل الزندین رحب الراحۃ شثن الکفین والقدمین سائل الاطراف خمصان الاخمصین مسیح القدمین ینبو عنہما الماء اذا زال زال قلعا یخطو تکفیا ویمشی ہونا ذریع المشیۃ اذا مشی کانما ینحط من صبب واذا التفت التفت جمیعا خافض الطرف نظرہ الی الارض اکثر من نظرہ الی السماء جل نظرہ الملاحظۃ یسوق اصحابہ یبدر من لقیہ بالسلام [illegible]

روضۂ رسالت

ہی اس سی عیان بہار جنت | نام اسکا ہی روضۂ رسالت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی زینت نامہ نام یزدان
اور نعت نبی جن وانسان

کرتا ہی قلم بحسن نیت
وصف اصحاب و مدح عترت

تمہید نظم مثنوی و تحمید کلک شیرین علی ساکنہا الصلوٰۃ والسلام

اہی طبع بلند و فکر والا
وہی نطق مسیح نکتہ پیرا

کیون سرد ہی طرز گرم جوشی
زیبندہ ہی کب تجھی خموشی

کیون بند ہی طبع کی روانی
کھول اب در مخزن معانی

آشفتہ دماغ کیون ہوا تو
حیرت زدہ کیون ہی سر بزانو

تیرا یہ سکوت ہی بہت شاق
سب اہل سخن ہین تیری مشتاق

کیون تجھکو سخن فرامشی ہے
کیون آئی پسند خامشی ہے

مست می عشق جمع ہین سب
زیبا نہین خامشی تجھے اب

دل وجد مین ہل رہی ہین سب کے
احباب یہ منتظر ہین کب کے

ہی رونق بزم تیری دم سے
ہو نغمہ سرائی قلم سے

کر سینی سی دور رنج و غم کو
لی ہاتہ مین عنبرین قلم کو

وہ کلک بدیع نکتہ پیرا
شرمندہ ہی جس سی شاخ طوبیٰ

وہ خامہ کہ جسکو تو نی پاکر
رکھا ہی برنگ جان بچاکر

سینے کو شگاف دیکی پنہان
جسکے خاطر کیا قلمدان

وہ خامہ کہ جب سی تو نی پایا
آنکھون مین اوسے نگاہ رکھا

زوار در رسول خوش خو
لایا یثرب سی اوس قلم کو

جو باعث فخر و اعتلا ہی
سرکار سی جو قلم ملا ہے

خامہ ہی کہ شاخ نور ہی وہ
انعام در حضور ہے وہ

لکھنا اوس خامہ کی ثنا کا
مقدور بشر نہین ہی اصلا

شاخ طوبیٰ جو اوسکو لکھین
اسمین بھی ہزارون شاخین نکلین

کب اتنا ہی خوش قماش طوبیٰ
ہی کندہ ناتراش طوبیٰ

گر کیجیی شاخ گل سی ہمرنگ
یہ تازہ شگوفہ ہی نیا رنگ

گل باغکی خاک سی اوگا ہی
خامیکا تو نخلبن جدا ہے

ہی گل کا کچہ اور ہی قرینہ
خامی کی ہی گل زمین مدینہ

گل ہو تو ہزارون داغ لگجائین
اس شاخ قلم سی باغ لگجائین

انسان کیطرح قلم ہے گویا
ہی اپنی ثنا وہ آپ لکھتا

مداح کا جسمین ہووے دم بند
کیا اوسکی ثنا کری قلم بند

کلک قدرت کا آشنا ہے
وہ لوح پہ مدتون رہا ہے

تعلیم ہی اوس قلم سی پائے
ہی یہ اوسی خامی کی زبانی
تو صاحب کلک تیرہی ہے
لکہہ نقشہ گلشن نبوت
امی قوت روح جبرئیلی
خامیکو بزنگ ابر نیسان
سینہ مشکوۃ نور ہوجاے

ہی جسکی قسم خدائی کہائے
مقبول ہی تیری مدح خوانے
تو دل سی ثناگر نبی ہے
ہو نغمہ فروش ذکر بعثت
وی نشہ جام سلسبیلے
کر دی صفحی پہ گوہر افشان

خامہ ہی کہ بخت کی مدد ہے
یون مجسی قلم وہ حرف زن ہے
کر تازہ بہار باغ ایمان
طی کر یہ حدیث شاعرانہ
فکر باطل کو دل سی رد کر
مخمور مئی الست کر دے

مدحت گری پر تری سند ہے
تو شاہ قلم و سخن ہے
صفحے پہ رقم کر اب گلستان
ہو ذکر نبی کا اب فسانہ
تائید کا وقت ہی مدد کر
جام عرفانسی مست کر دے
دل رشک چراغ طور ہوجاے

ذکر مبدء بعثت و نزول قرآن مجید و کیفیت غار حرا

بعثت مین جو لکھہ رہا ہی نامہ
بعثت لکھون شہ رسل کے
یون پردہ کشای راز دین ہے
وقت آگیا منصب ہدی کا
ظاہر جو ہوا رجوم شیطان
قدغن ہوا ہر طرف فلک پر
جبریل کو ہو چکا عنایت
بدلی یہان شاہ دین کی حالات
انوار جمالی و جلالے
غرق وحدت ہوا سراپا
روشن ہوا نور ذات سی دل
کرنی لگی اب تحیت احجار
جس راہ حضور تھی نکلتے
تو رونق بزم انبیا ہے
ہونی لگی سینی مین تجلے
عنوان صحیفہ رسالت
چمکے انوار علم دین اب
حاصل ہوئی لذت حضوری

اعجاز رقم ہے آج خامہ
سچی راوی نی جو خبر دے
کشاف حقائق الیقین ہے
سن اگیار شد و اعتلا کا
چھپنے لگی خوف سی نبی جان
ہونی لگے دیدبان مقرر
اب خلعت منصب سفارت
حضرت کی ہی طی ہوی مقامات
کرنی لگی ہر طرف تجلے
بحر عرفان مین جوش آیا
آیا سینے مین جذب کامل
تسلیم کو جہک گئی سب اشجار
کوہ و صحرا سلام کرتے
تو خیر امم کا پیشوا ہے
دل مین پانی لگی تسلے
رویای صحیح تھی بکثرت
ظن گھٹ گیا بڑہ چلا یقین اب
جاتی رہی درمیانسی دوری

صفحے پہ قلم صحیفہ خوان ہے
تفسیر نزول وحی و قرآن
ہو پہنچی جو سنین عمر حضرت
صبح ایمان ہونے ہویدا
آیا حق اور گئی ضلالت
کرتی تھی ملک نگاہبانے
عہدہ تو یہ لاجواب پایا
جلوہ ہوا حسن سرمدی کا
خلوت سی بہرا تمام سینہ
بڑھنی لگی دمبدم وہ صحبت
ہونیلگی ہر طرف سی تعظیم
ہر صبحکو مرغ بوستانے
آتی یہ ندای ہاتف غیب
سن سنکی یہ مژدہ و تحیت
دیکہا عکس جمال حق کو
جو رات کو خواب دیکہتی تھے
عشق ازلی ہوا نمودار
ایقان کا پڑا جو دل پہ پرتو

قرآن کی نزول کا بیان ہے
یون لکھتا ہی راوی سخندان
چالیس برس کو با مسرت
نکلا خورشید عالم آرا
باطل ہونی لگی کہانت
کہل جائی نہ راز آسمانی
اور روح قدس خطاب پایا
دل نور سی بھر گیا نبی کا
دل ہو گیا علم کا مدینہ
آنی لگی جس سی جان مین لذت
آنی لگی اب صدای تسلیم
کرنی لگی اب درود خوانی
تو خاتم انبیا ہی لاریب
ہوتی تھی شہ رسل کو حیرت
پایا قبضے مین یہ طبق کو
وہ دن کو جناب دیکھتی تھی
دل ہو گیا محو جلوہ یار
شمع ازلی سی لگ گئی لو

قرب درگاہ مل گئے راہ
تو رہی الفت ہر آشنا سی
ہر شی سی بس اب علاقہ ٹوٹا
شہرہ جو ہے دور دور اوسکا
اوس غار مین جا کی شاہ والا
گہ یاد خدا مین بیقرار ے
گہ کرتی عیان کبھی نہانی
گہ سوی فلک نگاہ کرتے
گہ دیتی ندا ملک بہ تعظیم
گہ نعرہ کنان بشوق باطن
ای نیر برج اصطفائے
بیچین نہو بس اب زیادہ
تہا غار حرا کا ماجرا یہ
اقسام طعام توشہ و زاد
کرتین ہمراہ شاہ والا
پہر طرز وہی وہی عبادت
اقبال نی رنگ اب دکہایا
باہر نکلے جو شاہ ابرار
عظمت اوسکی فزون بیان سی
نور رخ سی ہی وہ اوجالا
عالم ہی ضیا سی اوسکی روشن
بالطف تمام سوی حضرت
پہر جاتی جلد جانب غار
سیاح فضای نہ طبق ہون
ہی پاس مری بعزت و شان

آیا ہنگام سے لی مع اللہ
بس رہگیا واسطہ خدا سی
گہر ہی شاہ رسل سی چہوٹا
ہی نام ہی کوہ نور اوسکا
ہوتی مصروف یاد مولا
گہ نالہ تہا گاہ اشکبار ے
ذکر قلبی و گہ لسانی
گہ دیکہکی کعبہ آہ کرتے
قدسی آتی تہی بہر تسلیم
ہوتی بالای کوہ ساکن
ای مہر منیر کبریائے
اقبال ہی پیش پا فتادہ
دستور حضور کا رہا یہ
جو کچہ کرتی حضور ارشاد
لیتے پہر آپ راہ صحرا
سب غیب کی پہر وہی بشارت
اسلام کا بس زمانہ آیا
دیکہا ناگاہ برلب غار
صورت باہر ہی انس و جان سی
روشن ہی تمام کوہ و صحرا
صحرا ہی تمام دشت ایمن
کرتا ہوا آیا وہ تحیت
کہلتا نہین کچہ یہ کیا ہی اسرار
مین روح قدس رسول حق ہون
تیری لیی خاص حق کا فرمان

دل ہو گیا مائل عبادت
کیا جانی کیا یہ ماجرا تہا
مکے مین تہا ایک کوہ پرنور
دامان مین کوہ کی تہا اک غار
تہی چلہ کشی اوسی مین معمول
گہ آنکہہ جمال حق کی طالب
گہ عقل کی طور پر ریاضت
تہا ذکر نیا نئی وظیفی
بیتابی اگر بہت ستاتی
بیتاب حضور کو جو پاتے
ای شمع طراز بزم خلت
رکہ فرق پر افسر نبوت
ہوتی کہانیکی جب ضرورت
خاتون جہان خدیجہ بانو
غار حرا کے سمت جاتے
مدت گذری جو اسطرح سے
تہی شبکو غار حرا کی اندر
اک شخص مہیب جلوہ فرما
دو نو بازو مین اوسکی ہی فرق
پہیلا ہی وہ دشت و در مین پرتو
ہی نغمہ تہنیت مین دمساز
نیرنگ نیا نظر جو آیا
دی مژدہ کی صدا یہ اوسنی ناگاہ
گہبراتی ہین کیون جلیل یو دین اب
قدرت کی قلم سی وہ لکہا ہے

حضرت کو پسند آئی عزلت
یان راز و نیاز ہی جدا تہا
تہا رشک دہ تجلے طور
جیون سینۂ اہل دین پر انوار
رہتی تہی مہینون آپ مشغول
گہ ذکر جلی کبھی مراقب
گہ دین حنیف کی عبادت
کہلنی لگی دمبدم لطیفی
صحرا کی ہوا پسند آتی
جبریل امین تہی یون سناتے
ای رونق گلشن رسالت
قدمونسی لگی ہوتی ہی دولت
آتی دولت سرا مین حضرت
کرکے سامان بطرز نیکو
پہر آپ مراقبی مین آتے
موجود ہوا وہ وقت آکے
دستور قدیم پر پیمبر
انوار مین غرق ہی سراپا
اک جانب غرب اک سوی شرق
شرمندہ ہی جس سی مہر کی ضو
تسلیم کی دی رہا ہی آواز
گہبرا کی حضور نے یہ چاہا
حیرت ہی عبث نبی ذی جاہ
لایا ہون پیمبری کا منصب
عنوان کتاب کبریا ہے

اشارہ ہے طرف
قول آنحضرت صلعم کی
لی مع اللہ وقت لا یسع
فیہ ملک مقرب ولا نبی
مرسل یعنی میری ہم سے
ساتھ اللہ کی ایک وقت
خاص ہی کہ نہین سماتا ہے
بیچ اوس وقت کی کوئی
فرشتہ مقرب اور نہ کوئی
نبی مرسل وہ وقت خاص
راز و نیاز کا ہی ۱۲

پہر جیب مین جلد ہاتہ ڈالا
شقہ وہ حریر کا نکالا

تہے تعبیہ جسمین لعل و گوہر
تابندہ بشکل مہر انور

نور قرآن کا تہا وہ مشکوۃ
یاقوتی خط سی لکہی آیات

حضرت کی قریب اوسکو لاکر
کی عرض حضور کو دکہا کر

اب دیر نہ کیجیے خدارا
پڑہیی اسکو رسول والا

فرمایا نبی نی کیا مین دیکہون
مین تو نہین کچہ پڑہا لکہا ہون

امّی ہون لکہا نہ کچہ پڑہا ہون
مطلق نہین حرف آشنا ہون

جبریل نے پہر کہا مکرر
پڑہیی تو اسی حبیب داور

پہر آپ نی اونسی معذرت کی
تکرار یہ تین بار گذری

جبریل نی جب سنی یہ گفتار
بس دور کی شاہ دین کو یکبار

قوت سی سینی مین لگایا
اور خوب سا آپ کو دبایا

حضرت کو دیا فشار ایسا
گہبرا گئی اور دل بہر آیا

انوار سی بہر دیا جو سینہ
ہر عضو مین آگیا پسینہ

ترتیل کی قوت اوسمین بہر دے
اک آن مین شرح صدر کر دے

اوترا دل مین جو نور قرآن
پہر سامنی لا کی حق کا فرمان

کی عرض کہ ای رسول عالم
پڑہیی یہ صحیفہ مکرم

حضرت نی پڑہا خطاب مالک
یعنے اقرا باسم ربک

بالقلم تلک پڑہا سب
پہلا تہا یہی صحیفہ رب

یہ فاتحہ کتاب حق تہا
قرآن کا یہ اولین سبق تہا

کرلی جو رسول دین نی قراءت
سینے مین سمائی اوسکی سکوت

جبریل امین نے پہر سنبہل کر
مارا اک پاشنہ زمین پر

چشمہ پانی کا وان بہایا
بحر قدرت مین جوش آیا

انداز وضو کا سب بتا کر
شفعہ بہی نماز کا پڑہا کر

دکہلائی نبی کو اپنی صورت
پہر قد کی دکہائی اونکو عظمت

تبلیغ کا حق تمام کر کے
رخصت ہوی بس سلام کر کے

مراجعت کرنا حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا غار حرا سی جانب دولتخانہ

راوی نی جو یان خبر لکہی ہے
یون عطف عنان خامہ کی ہے

جبریل تو پہونچی آسمان پر
اور گہر کی طرف چلی پیمبر

چہائی جو خدا کی دل مین ہیبت
تپ آپ کو پہر چڑہی بشدت

رخ زرد تہا اور جسم والا
لرزیکی تعب سی کانپتا تہا

ہلتا تہا تمام سینہ و دل
اوس راہ کو طے کیا بمشکل

طے ہو گئی اس طریق سی راہ
پہونچا دولت سرا مین وہ شاہ

کی فضل خدا نی رہنمونے
کہتی ہوی آئی زملونے

حال آپ کا دیکہکر دگرگون
گہبرائین بہت خدیجہ خاتون

حضرت کو بساط پر لٹایا
بہاری کسی چیز کو اوڑہایا

گو جسم پہ تہا لحاف بہاری
لیکن نہ گئی وہ بیقراری

لرزہ تہا حضور کے بدن مین
رعشہ تہا پڑا تمام تن مین

کچہ دیر تلک رہی یہ حالت
ٹہری پہر خیر سی طبیعت

لرزہ بہی ہوا بدن سی زائل
اور دلمین ہوا سکینہ داخل

جاتا رہا خوف آئی تسکین
اوٹہی بستر سی قبلۂ دین

سروی گئی شاہ بحر و بر سے
اب بردمین اوتاری سر سے

چادر سی رخ جناب نکلا
دن ہو گیا آفتاب نکلا

جلوہ تہا یہ روی شاہ دین کا
شرمندہ تہا چاند چودہوین کا

پاس اپنی خدیجہ کو بلا کر
کیفیت غار سب سنا کر

فرمایا کہ ہو مین غرق حیرت
طاری ہی عجیب مجہ پہ حالت

آسان نہین سخت ہی یہ مشکل
ہی خوف خدا سی ہل رہا دل

سنکر یہ بیان خدیجہ خاتون
بولین کہ نہوین آپ محزون

اب کیجیی شکر فضل داور
آج آپ نبی ہوی مقرر

معبود بحق ہی رب عالم
آپ اوسکی رسول ہین مکرم

پاتی ہون حضور مین جو عادات
یہ سب ہین پیمبری کی آیات

ل مولانا شیخ عبد الحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ شریف مین [illegible] باب البعثت [illegible]

ع [illegible]

ع زملونی زملونی [illegible] حضرت [illegible]

محتاج و یتیم اور گدا پر
بیوہ مفلس غریب و مسکین
نبی جن نہ یہ سایہ پروری ہے
سنکر یہ بیان بانوی دینا
ہین سب یہ دلیل ہوشمندے
توریت زبان پہ سربسر تھے
خدمت مین خدیجہ اوسکی آئین
احوال رسولِ حق کا سنکر
پائی اب ہین حق نبی تر ہین
ہین شہر کسی دور سربسر ہون
ورقہ سی کہلا جو صاف مطلب
تصدیق تو سی خامکی عیان ہے

ہین آپ مدام سایہ گستر
سبکی کرتی ہین آپ تسکین
خالق کی یہ سایہ گستری ہے
آئی حضرت کی دل مین تسکین
آثار کمالِ ارجمندے
علمِ انجیل کی خبر تھے
حضرت کو بھی سات اپنی لائین
بولا خوش ہوکی وہ سخنور
بس آپ ہین خاتم النبیین
ایمان لاتا مین آپ پر ہون
ایقانِ خدیجہ بڑھ گیا اب

ہمسایہ ہین یا کہ اقربا ہین
موصوف جو اس صفات کا ہو
بندہ جو امین و پارسا ہو
یہ قول خدیجہ خوش اوقات
ورقہ نوفل کا جو پسر تھا
تھا علم و ہنر مین مرد اوستاد
جو سانحہ آپ پر تھا گذرا
لو آپ ہوی نبی ذیجاہ
عالم ہوا خبث شرک سی پاک
معبود خدای ذوالکرم ہے
بس وانسی حضور ہوکی رخصت

حق سب کی حضور سی ادا ہین
کیونکر وہ بلا مین مبتلا ہو
وہ لایقِ منصبِ ہدیٰ ہو
تجویز صحیح تھی قیاسات
پیر مرتاض و خوش سیر تھا
بہائی تھا خدیجہ کا چچازاد
ورقہ کو وہ سربسر سنایا
خالق کی رسول بارک اللہ
بیشک حضرت ہین شاہ لولاک
تو اوسکا رسول محترم ہے
داخل ہوی گھر مین با مسرت

بیان ایمان حضرت صدیق اکبر و حضرت علی رضی اللہ عنہما

لکھون حالِ علی و صدیق
مدح صدیق و وصفِ حیدر
یہ امر ہی جیون سحر ہویدا
ہی ایک جو صدرِ اہل ایمان
اک یارِ حبیبِ کبریا ہے
اک بحرِ ہدیٰ کا آشنا ہے
اک بلبلِ شاخسارِ عرفان
اک شاہ سریرِ ثانی اثنین
اک صاحبِ آیہ سکینہ
گر ایک ہی کوکبِ ہدایت
اک فاتحِ بابِ اہتدا ہے
دونو کی جو لکہ رہا ہی مدحت
دونو کی ولا مین ہی جو یکتا

ہوجای قلم بھی گرمِ تحقیق
لکھنے سی ہین گو یہ دونو باہر
دونو کی نہین جواب پیدا
تو ایک ہی فخرِ اہلِ عرفان
اک سرِّ کمالِ مصطفا ہے
اک کشتیِ دین کا ناخدا ہے
اک زیب دہِ بہارِ عرفان
اک وارثِ علم شاہ دارین
ہی خاتمِ دین کا اک نگینہ
تو ایک ہی نیّرِ ولایت
اک خاتمِ منصبِ ہدیٰ ہے
بس دونو جہان کی ہی یہ دولت
دونو کو ہی ایک ہی سمجھتا

خامہ کیا صاف لکہ رہا ہے
سمجھا ہون جو ذکر انکا طاعت
اک مہرِ منیرِ اعتلا ہے
اک رونقِ بزمِ آشنائی
اک مخلص و مونسِ پیمبر
دریای کرم کا ایک گوہر
اک دین کی فلک کا قطبِ اعظم
اسلام کا ایک رکن برتر
اک زبدۂ جمیع اصفیا ہی
دونو ہین خلیفۂ پیمبر
دونو کی ولا سی جیب و دامان
دونو کی ثنا کا جو مزا ہے
یکرنگی ہی شانِ کبریائے

صدیق و علی کی داستان ہے
سچے راوی سی جو سنا ہے
حاصل کرتا ہون یہ سعادت
اک نیّرِ برجِ ارتضا ہے
اک سیدِ انبیا کا بہائی
فرزند ہی ایک اور برادر
ہی برجِ سخا کا ایک اختر
اک بیشۂ لافتیٰ کا ضیغم
تو ایک ہی شہرِ علم کا در
اک خسروِ خیلِ اولیا ہے
اول آخر کی زیب یکسر
بہرتا ہی بہری ہوی ثنا خوان
دونو ہاتہو سی لوٹتا ہے
یکجان مین دوئی نہین سمائے

جیون شمع جدا جدا ہین دو بن
پر ایک ہی لو مین ہین یہ روشن

ای بار خدا و رب داور
دونو کی ولا مجھی عطا کر

دونو کی طفیل سے خدایا
عزت مری دو جہان مین رکھنا

بس ہو چکی طبع آزمائی
دیکھی تری قلب کی صفائی

دن ہو گیا اور رسولؐ اطہر
نکلے دولت سرا سے باہر

کہ دیکھی راز دل سے آگاہ
لی آپ نی اونکی گھر کے ہمراہ

یار صحبت رفیق و ہمدم
ہر راز سی شاہ دین کی محرم

جس سمت شہ رسل نکلتے
یہ سایہ کیطرح ساتھ چلتے

ہوتا سایہ نبیؐ کا کیونکر
صدیق تھا سایۂ پیمبر

یار شہ عالم اوسکو پاکر
حق کہتا ہے صاحب پیمبرؐ

جذب باطن ہوا موافق
رستی مین ملا وہ یار صادق

حضرت کو جو سامنی سی دیکھا
تسلیم کو جھک گیا وہ شیدا

فرمایا نبیؐ نی ای فدائی
یان شوق نی کی ہی پیشوائی

احوال نہان و آشکارا
صدیق کو آپ نی سنایا

جبریل کا وہ لپٹ کے ملنا
وہ خوف خدا سی دل کا ہلنا

صدیق تقی نی با مسرت
سنتے ہی یہ مژدہ و بشارت

بوسہ دیا دست شاہ دین پر
پھر سجدہ مین جھک گیا زمین پر

ہی کوئی نہین شریک تیرا
اول آخر مین تو ہی ہوگا

ایمان لایا مین دل سی اسکا
تو رب ہی یہ ہی رسول تیرا

ہی اسپہ وہ سب خطاب برحق
نازل ہوی جو کتاب برحق

پھر اوسنی یہ عرض کی کہ شاہا
تھا شبکو مین اپنے گھر مین سوتا

کاشانہ نور گھر ہے سارا
پھیلا نور قمر ہے سارا

دیکھا تھا جو شب کو مین نے رویا
اب صبحکو خواب سی جو اوٹھا

حضرت سی کرون وہ سب مین تقریر
پوچھون رویا کی اپنی تعبیر

وہ روشنی اور وہ ماہ کی ضو
حضرت کی یہ لطف کا تھا پرتو

جیون شیر و شکر ہین گرمجوشان
طالب وہین ایک ہی جا

دل مین صدیق کے ولا ہو
اور سینے مین حب مرتضیٰ

ہان روک زبان ادب کی ہی جا
گستاخ بہت نہو مسیحا

عرض مطلب مین اب نکر دیر
شبدیز قلم کی بس عنان پھیر

اس قصد پہ نکلی گھر سی حضرت
صدیق سی کہئی یہ حکایت

بچپن سی وہ مونس نبی تھا
باہم ربط یگانگی تھا

اس درجہ بڑھی تھی آشنائی
ہوتی ہی نتھی کبھی جدائی

تھی ظل خدا رسول والا
یہ سایہ تھا شاہ دوسرا کا

وہ ذات تھی پرتو خدا کا
یہ سایہ تھا ظل کبریا کا

القصہ رسولؐ ہر دو عالم
جاتی تھی بسوی یار ہمدم

جیون آپ سی ہو گیا مقابل
فرط الفت سی ہل گیا دل

کی عرض کہ ای حضور والا
مین خدمت پاک مین چلا تھا

بیٹھے یہ کہکے قبلۂ دین
فرما کی بہت سی اوسکی تسکین

وہ غار حرا کی سب حکایت
وہ حال فشار اور وہ قرآن

وہ عرض خدیجۂ خوش آئین
ایمان ورقہ کا اور وہ تسکین

آنکھون سی بہایا اپنے دریا
بحر الفان مین جوش آیا

کی عرض کہ دیتا ہون گواہی
معبود بحق ہی تو الٰہی

اور ہی یہ رسولؐ و قبلۂ دین
بیشک ہی یہ خاتم النبیین

نازل ہوا جو صحیفہ اس پر
موقن ہون مین اسکا رب داور

کی اوسنی جو شاہ دین کے تصدیق
خالق سی ملا خطاب صدیق

دیکھا ناگاہ مین نی یہ خواب
موجود ہی میری گھر مین مہتاب

ہی عکس فگن جو ماہ انور
روشن ہی تمام بام اور در

اس قصد پہ ای رسولؐ والا
خدمت مین حضور کی چلا تھا

حاجت نہین پوچھنے کی کچھ اب
بس ملگیا صاف نقد مطلب

مولا کا جو قصد تھا ادھر کو
روشن کیا حق نی میری گھر کو

خادم یہ جو بندہ پروری کے
اس مہر کی سب وہ روشنی تھے

دل میں آیا جو نور ایمان
نکلا سینے سے ماہ تابان

سنکر تصدیق یار ہمدم
آئی پھر گھر میں شاہ عالم

سنتی ہی شہ رسل کا فرمان
حاضر ہوئی جلد شاہ مردان

وہ قوت بازوی پیمبر
وہ مرشد خلق و دین کا رہبر

فرمایا نبی نے کاے برادر
حق نے مجھکو کیا پیمبر

لایا جبریل حق کا فرمان
نازل ہوا میرے دل پہ قرآن

کی عرض زبان سے جب شہادت
تازہ ہوئی بس بہار وحدت

ایمان کی جو آئی دل میں لذت
حاصل ہوا رتبۂ ولایت

مرشد کی جو بڑھ گئی عنایات
طی ہوگئی دم میں سب مقامات

طالع ہوئی دل میں صبح امید
سینے میں ہوا طلوع خورشید

تعلیم تھی شاہ دین سے پائی
حاصل تھی اسی سبب یہ صفائی

راوی نے لکھا ہے یوں بتحقیق
بس ایک ہی دن علی و صدیق

کامل ہوئی انسے ملت حق
پائی دین خدا نے رونق

بعد اسکے پھر ہوا مسلمان
وہ زیب وہ بہار قرآن

وہ نور محمدی سے جسکا[لہ]
پر نور ہے جسم و جان سراپا

وہ قانت و ساجد مجاہد
حق بین و خداپرست و زاہد

وہ زیب و سادۂ خلافت
وہ زینت مسند شریعت

قیصر ہے غلام جسکے گھر کا
خاقان بندہ ہے جسکے در کا

مشہور جہان ہے جسکی شوکت
کہتے ہیں جسے ولی نعمت

وہ مخزن فیض و کان ہمت
وہ گوہر قلزم سخاوت

پھر سعد و زبیر و عبد رحمن
لائے دین خدا پہ ایمان

پھر ہوگئی دین حق سے خوشنود
عثمان مظعون و ابن مسعود

پھر جابر و بو سعید و مقداد
ارقم کا پسر وہ زید بادا

بوسلمان اور بلال ذیشان
سب لائے خدا پہ دل سے ایمان

تھی بخت کی میری ارجمندی
چمکا یہ ستارہ بلندی

پاکر ایمان کو دلمیں اوسکے
حضرت نے لگا لیا گلے سے

دہیان آگیا ابھی یکا نبی کو
آتے ہی طلب کیا علی کو

آیا وہ رسول حق کا بھائی
وہ اختر برج اصطفائی

کرکے تسلیم اور تحیت
بیٹھا آکر قریب حضرت

خالق کی ہے سر بسر عنایت
اب مجھکو عطا ہوئی نبوت

سنتے ہی کلام شاہ والا
سینے میں علی کی جوش آیا

عرفان کا ہوا جو اوسے جلوا
دل ہلگیا اور جگر بہی کانپا

اوٹھی پردے جو درمیان کے
دل پار تھا ہفت آسمان کے

وان ختم نبی پہ تھی نبوت
یان ہوگئی خاتم الخلافت

بچپن سے نبی کی تھی جو صحبت
سینے میں بھرا تھا نور خلت

فیضان حبیب کبریا سے
نسبت حاصل تھی اک خدا سے

داخل ہوئے دین کبریا میں
پہونچی سر منزل ہدی میں

اسلام پھر انکے بعد لایا
حارث کا پسر تھا زید دانا

وہ جمع کن جریدۂ پاک
یعنی کہ حبیب شاہ لولاک

وہ فتح کن بلاد امصار
برہم زن خانمان کفار

شب تا بسحر بذکر مولا
آنکھوں سے روان تھا جسکے دریا

وہ برج حیا کا مہر انور
وہ یوسف ثانی پیمبر

فیاض جہان ہے جسکی سرکار
عالم ہے عطا سے جسکی سرشار

ہے جود و عطا کا جسکے شہرا
ہمت سے خجل ہے جسکے دریا

مداح شہ عرب ہے جسکا
عثمان غنی لقب ہے جسکا

پھر طلحہ و بو عبیدہ و ارقم
داخل ہوئے دین میں سب باہم

صدیق کی کہنے سے یہ دیندار
داخل ہوئے دین میں سب یکبار

سلمان و ابو سعید و بو ذر
بعد انکے خباب ابن منذر

دخت خطاب و بنت صدیق
اسما اور فاطمہ بتحقیق

[لہ] حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح یکے بعد دیگرے حضرت کی دو صاحبزادیوں سے ہوا اس لئے ذو النورین

لائین ایمان خدا پہ یک سر
سب کفر کی کام کرکی برباد
اسی خالق ہر بلند و پستی
اوس شخصکو دین کی دی سعادت
جو ان مین پسند تجکو آئی
شامل تہی دعا مین گو یہ دونو
ہو جسکو نصیب یہ سعادت
خالق جسی پیشوا بنائی
فارق ہو جو بین حق و باطل
جو ناصر دین کبریا ہو
صولت سی ہو جسکی کفر برباد
جو ہووی لئی رسی دین کی صحبت
مالک کی نظر کا ہو جو منظور
حق جسسی کری رواج اسلام
کیونکر نہ وہ دین کا ہووی موتمن
ہی اوسکی رضا کی یہ نشانی
خود آپ نبی کی پاس آکر
دوڑی یہ سنکی شاہ ابرار
دلمین آیا فروغ ایمان
پائی اسلام نی بلندی
ایسا چمکا یہ نیر دین
اسلام سی انکی شور اوٹہا
مژدہ جبریل پہر یہ لائی
رضوان خدا ہی ہر دو عالم
یہ لوگ ہوی تہی پہلی مومن

فضل اونکو عطا ہوا برابر
لائین اسلام با دلِ شاد
اسلام مین جو ہی تو چہرہ دستی
پائی اسلام جسسی قوت
منصب یہ بزرگ وہ ہی پائی
توفیق ملی مگر عمر کو
کیونکر نہ ملی اوسیکو دولت
کیونکر نہ وہ راہِ راست پائی
کیونکر نہ وہ دین مین ہووی داخل
حق اوس سی وہ خوش ہی کب جدا ہو
کیونکر نہ وہ خوش سی ہووی دلشاد
دی جسکو نبی کی حق خلافت
کیونکر نہ ہدی کا ہو وہ ماہور
ہون رای پہ جسکی دینکی سب کام
کیونکر نہ وہ دلسی ہووی مومن
مالک کی یہ سب ہی مہربانی
کی عرض کہ ای رسولِ اطہر
سینی سی لگا لیا بتکرار
سینہ ہوا برج مہرِ تابان
دین کو ہوئی تازہ ارجمندی
تا حشر رہیگی اسکی تمکین
گہبرا اٹھی تمام اہل مکہ
یعنی کہ ملائکہ ہین جتنی
پہونچی روحِ عمر پہ ہر دم
توحید و پیمبری پہ موقن

پہر حضرت ام فضل حق بین
پہر حق سی نبی نی یون دعا کی
رونق دی خدا ہی پاک دین کو
بوجہل ہو ولسی یا مسلمان
پہونچی جو دعا فلک پہ پیہم
اس رمز کو گو کوئی نجانی
جو روز ازل سی مقتدا ہو
عالم مین جو میر مومنین ہو
جو وحی خدا مین رای زن ہو
فرمائی جو فتح روم اور شام
جو پشت پناہ قصر دین ہو
توفیق نکیون وہ دینکی پائی
جو ہووی ازل سی خاص مولا
فرمائی جسی شہ رسالت
پر سب یہ عنایت خدا ہی
القصہ وہ مست بادہ ذوق
لایا ہین خدا پہ دل سی ایمان
اور دیکی فشار جبرئیلی
کی اوسنی ادا شہادتِ حق
ہونی لگا اب رواج اسلام
پہر تو ہونی لگی باعلان
شوکت ہوئی دینکو اب عمر سی
اسلام عمر سی ہو گئی آگاہ
ہین جتنی صحابہ پیمبر
اسلام مین جمع اولین ہین

عباس کی زوجہ خوش آئین
رو رو کی خدا سی التجا کی
قوت ہو گر وہ مسلمین کو
یا ہووی عطا عمر کو ایمان
کی رب نی قبول ایک اوسدم
تقدیر کی ہین یہ کارخانی
کیونکر نہ وہ طالبِ ہدی ہو
کیونکر نہ وہ طالبِ یقین ہو
کیونکر نہ وہ خاص ذو المنن ہو
کیونکر نہوا اوس سی عزِ اسلام
کیونکر نہ وہ میرِ مسلمین ہو
اسلام نہ دلسی کیون وہ لائی
کیونکر نہ وہ ہو خدا پہ شیدا
ہی اسمین لیاقتِ نبوت
دی دی وہ کریم سی جسکو چاہی
سرشار الست و شوق در شوق
شاہد رہنا کہ ہون مسلمان
لذت عرفا کی دلمین بہر دی
بس آگئی امرِ دین مین رونق
بڑہنی لگی دین حق کی سب کام
تکبیر و نماز و یادِ رحمان
کانپی کفار اوسکی ڈر سی
باہم کہتی ہین بارک اللہ
راضی اونسی ہی ربِ داور
یہ دینِ خدا مین سابقین ہین

مشہور ہوا انہیں سے ایمان
یہ لوگ ہین اولین مسلمان

یہ حامی دین کبریا ہین
خاصان خدا ہین رہنما ہین

جو کام ہوئے ہین دین مین انسے
وہ کام ملک سے ہون نہ جن سے

پاکر انہین کمال ایمان
قرآن مین خدا ہوا ثنا خوان

اسلام مین سابقین ہین سب سے
حق راضی ہے انسے اور یہ رب سے

یہ راہ ہدی کی پیشوا ہین
یہ لوگ نجوم اہتدا ہین

یہ لوگ ہین مقتدای امت
ہے انکی ولا کلید جنت

پوچھو نہین کیا ملا ہے انسے
بس ہمکو خدا ملا ہے انسے

تفسیر و حدیث و علم قرآن
سب انسے ملا بعزت و شان

تازہ انسے بہار ملت
یہ لوگ ہین دین حق کی حجت

یارب مجھے حب مصطفی دے
آل و اصحاب کی ولا دے

ہو جسکو رسول حق سے نسبت
دے اوسکی خدا مجھے محبت

تا زیست ہو مومنین با دل و جان
اس مجمع پاک کا ثنا خوان

کر ختم مسیح داستان کو
روک اشہب خامہ کی عنان کو

خاتمہ

پہونچا ہے جو ختم کو یہ نامہ
ہے شکر خدا مین گرم خامہ

تحریر سے پا چکا فراغت
اب کرتا ہے سجدۂ تحیت

لکھا ہے جو ذکر مصطفے کا
ہر سمت ہے شور مرحبا کا

ہمپر ہے یہ سب نبی کا فیضان
اور خامۂ یثربی کا احسان

کیا خوب لکھی ہے مثنوی واہ
اے خامۂ پاک یثربی واہ

احسان ترا ہے مجھپہ سب ہان
تو نے مجھکو کیا سخندان

حاصل ہوئی تجھسے یہ فصاحت
پائی تیرے سبب سے شہرت

نامہ جو ہوا جواہر آگین
ہے تیری ہی برکات کی یہ تزئین

اعجاز قلم ہوا ہین تجھسے
یاقوت رقم ہوا ہین تجھسے

رونق یہ بیان کی تجھسے پائی
تو نے مری آبرو بڑہائی

یارب بہر رسول والا
شاہ یثرب خدیو بطحا

بہر صدیق و بہر حیدر
اور بہر صحابۂ پیمبر

صدقے سے عمر کی بہر عثمان
بہر حسنین پاک و ذی شان

بہر ازواج و آل اطہار
اور بہر مہاجرین و انصار

دے راہ سواد یثربی مین
پہونچا دے مدینۂ نبی مین

وہ روضۂ با صفا دکھا دے
اس نظم کا بس یہی صلا دے

دے اپنی رسول کی محبت
رکھ سالک مسلک شریعت

بازار جو گرم حشر کا ہو
حشر اوسکے لوا تلے مرا ہو

تمام شد

[illegible]

بہار جنت

ذکر ہی اسمین شفاعت کا تمام
ہی بہار جنت اس دفتر کا نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خدا کو ہی سزا
جسنی برپا کر دئی ارض و سما

جسنی دی افلاک کو یہ برتری
خاک مین جسنی یہ کی صورتگری

جسنی مشت خاک کو گویا کیا
مخزن اسرار سر تا پا کیا

جسنی آدم کو بنایا خاک سی
اور کیا ممتاز روح پاک سی

عزت و توقیر کا اوسکے بیان
ہی نفخت فیہ روحی سی عیان

علم اسما کا بتا کر یک بیک
کر دیا پہر اوسکو مسجود ملک

دہی دیا قبضے مین اوسکی بحر و بر
کی عطا اپنی خلافت سر بسر

خازن نقد امانت کر دیا
نور احمد کا اوسی حامل کیا

یہ امانت یہ خلافت یہ عطا
وسنی پائی سب طفیل مصطفے

کیا فلک کیا عرش کیا جن و ملک
ہین طفیل نور احمد آج تک

نعت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم

سید الکونین و ختم المرسلین
قبلۂ دین رحمت للعالمین

مظہر ذات قدیم کبریا
مطلع دیوان اسرار خدا

قلزم وحدت کا موج اولین
کنز مخفی کا ظہور آخرین

مختار ایجاد لفظ کاف و نون
رمز نحن السابقون الآخرون

ذات پاک حق کا وہ ظل ظلیل
بیمثال و بی نظیر و بیعدیل

علت غائی ایجاد جہان
باعث خلق زمین و آسمان

گر نہوتا وہ رسول محترم
بی نشان تہا جہان آدم عدم

گر نہوتا وہ رسول کائنات
غیر ممکن تہا وجود ممکنات

گر نہوتا وہ خدیو انس و جان
یہ زمین و آسمان ہوتا کہان

خاک کی پتلے مین تہی قوت یہ کب
جو اوٹہا تا اسطرح اسرار رب

تہی امانت تو یہ وہ بار گران
جس سی بہاگی کوہ و ارض و آسمان

بو البشر نے جو لیا اوسکو اوٹہا
تہا یہ فیض نور سلطان ہدی

اوس امانت کا وہی مختار تہا
اور آدم تو امانت دار تہا

نور حضرت تو ازل سی ای فتا
اصل ہی سب خلق موجودات کا

ہی وہ ارواح رسل کا باتمام
روز اول سی مربّی و امام

وہ نبی تہا جب تہی دنیا و دین
اور آدم تہی میان ماء و طین

تہا وہ رب سی اپنی جب ہم کلام
تب نہ تہا طور او کلیم اللہ کا نام

بحر عالم کا تہا جب وہ ناخدا
تب نہ تہا کچہ نوح و کشتی کا پتا

تہا وہ جب سی شاہ محمل نشین
جب نہ صالح تہا نہ ناقہ تہا کہین

تها وه حاکم آب خاک باد کا / هو وه تها جب اور نه قصه عاد کا

معجزه جو عیسی مریم مین تها / اوسکی فرد فرده گوئی مین ملا

گر بلاتا لب پہ وه نام فصیح / یه دم جان بخش کب پاتا مسیح

هی طفیل اوسکی یه عالم تمام / اوسپه هوتین سو درود اور سلام

تهی خدائی اوسکی سب زیر نگین / جب سلیمان تها نه بلقیس حسین

اوسکی آمد کی نه کهتا گر خبر / کب لب عیسی کو ملتا یه اثر

مرکز عالم هی ذات احمدی / مظهر ذات و صفات ایزدی

جتنے هین ازواج و اصحاب رسول / کرکے آل پاک کا دل شمول

اونسی راضی هو خدای دادگر / اور وه راضی هون حق سی سربسر

جذبات شوق روز افزا و تمهید مراتب حب و ولا

هی کهان هی ساقی رنگین ادا / پهر چلے اب دور جام باصفا

سبزهٔ نوخیز سی هی جابجا / باغ مین فرش زمرد گون بچها

نرگس مخمور هی مست خواب / هاته مین لالے کی هی جام شراب

سرو سی صحن چمن آباد هے / فاخته گرم مبارکباد هے

بوی گل سی گلستان مین جابجا / جهومتی پهرتی هی مستانه صبا

خندهٔ گل دیکهکر اب ساقیا / یاد آتا هے تبسم یار کا

ساقیا لی اپنی رندونکی خبر / جلد آ یه وقت جائیگا گذر

خم سی بهتی هی مئی راحت فزا / هی در میخانه مستون پر کهلا

بس لگادی منه سی جام زرنگار / چهوٹ جای جس سی قید ننگ و عار

بادهٔ صاف و شراب سلسبیل [1] / جسمین هی ساقی مزاج زنجبیل

کیف سی جسکی مرا دل چور هو / زخم دل کا پهر هرا انگور هو

مثل بلبل کی مین ذکر گل کرون / یاد ابرو و رخ و کاکل کرون

یان تصور یار کا جاتا نهین / غیر ذکر دوست کچه بهاتا نهین

آگیا هی مجکو اوس گل کا خیال / جس سی بی ڈهب هوگیا هی جسکا حال

آگیا کیا بیٹهی بیٹهی دل مین وجد / قیس کو یاد آگیا پهر دشت نجد

هی تصور اوسکی صورت کا بندها / ذکر هی جسکا مری دل کی دوا

نغمه پردازم بیاد روی او / بازگویم از رخ و گیسوی او

بازگویم منزل و ماوای او / سر نهم هر دم بنقش پای او

آنکه ذکر او بود درمان ما / آنکه باشد پاکتر از جان ما

شاه عصمت سرای کبریا / تاجدار بارگاه اصطفا

موسم گل آگیا هو لا حسین / بلبل شوریده سر هی نعره زن

سائبان هی باغ کا چتر سحاب / هر طرف خط شعاعی کی طناب

هی جهان مین هر طرف جوش بهار / صحن جنت هو رها هی مرغزار

کر رهی هین شوق سی مرغ چمن / ذکر نسرین و حدیث نسترن

دیکهکر ربط گل و بلبل بهم / عاشقونکی دل مین تف درد و غم

عاشقونکو اب تو جینا شاق هی / پهر گریبان هاته کا مشتاق هی

هی ابهی برج حمل مین آفتاب / شاهد گل کا هی یه عهد شباب

باده در جوش ست رندان منتظر / ساقیا خذ ما صفا دع ما کدر

وه مئی شادی فزا و غم زدا / راح روح افزا طهور باصفا

چشمهٔ تسنیم کا جام انکو هو / وه رحیق [2] باصفا و مشکبو

تشنهٔ عرفان سی مین هو جاون مست / یاد آجای مجهی عهد الست

دل هی اب مادهٔ شور و فغان / ساقی پیمان شکن تو هی کهان

پهر گریبان گیر هی سودای دوست / یاد آئی زلف عنبرسای دوست

هوگیا دل مین تمنا کو غلو / آگئی کنعان مین پیراهن کی بو

عاشق آواره اب کهوتا هی حجی / منزل سلمی [3] کی پهر یاد آگئی

آنکه باشد کعبهٔ مقصود ما / آنکه باشد باعث بهبود ما

بازگویم از حکایتهای نجد / عاشقان خسته را آرام وجد

بازگویم از نشان آن حبیب / آنکه باشد دردمندان را طبیب

آنکه ذکرش مایهٔ صد بندگیست / تا نگویم نام او شرمندگیست

ذات پاکش سایهٔ رب جلیل / دوحهٔ شاداب گلزار خلیل

[1] اقتباس ہے اس آیهٔ کریمه سے قال الله تعالیٰ ویسقون فیها کاسا کان مزاجها زنجبیلا عینا فیها تسمی سلسبیلا ۱۲

[2] مصداق اس آیه کا یسقون من رحیق مختوم ختامه مسک ۱۲

[3] بضعة منی ۱۲

آفتاب ہاشمی مہر ہدے
وجد می آید بیاد روے تو
توبہ کن زین گفتگو ای بی ادب
نور عالم کچہ نظر آیا ترا
جذب دل کا کیا بیان ہو ماجرا
دلکی وحشت سی زبان مجبور ہی
شوق و بیتابی کا وہ سبب تہا خطاب
دی کلیم اللہ کو حق نے ندا
ہر کسی را سیرتی بنہادہ ایم
ما برون را ننگریم و قال را
ہو سیا آداب دانان دیگر اند
ہی محبت اور ولا اصل مراد
اور ولا مین بہی ولای مصطفے
اصل ایمان ہی ولا پر منحصر
حب خالق ہی ولای مصطفے
گویہ بندہ ہی وہ رب کارساز
سایہ عین شخص کچہ ہوتا نہین
پہر نہو کیون فرض حب شاہ دین

نیر برج شرف بدر الدجے
نجد ما باشد سواد کوے تو
بعد ازین ای بو الہوس مکشای لب
وجد مین آکر یہ کیا بکنے لگا
اختیار اپنا نہین کچہ ناصحا
عاشق آشفتہ سر معذور ہی
جسپہ موسی نی کیا قہر و عتاب
بندۂ ما را ز ما کردے جدا
ہر کسی را اصطلاحی دادہ ایم
ما درون را بنگریم و حال را
سوختہ جان و روانان دیگر اند
اور باقی ہی جہان مین خاک و باد
جان و ایمان سب فدای مصطفے
ہی محبت بیخ ایمان غور کر
ہی احد سی کچہ نہین احمد جدا
پر عجب دونو مین ہی راز نہان
پر بدون ذات ظل دیکہا نہین

حبذا ای قبلۂ ایمان ما
ای مسیح ہرزہ گو بس کن سخن
وجد مین کیا نجد کی ہی آئی یاد
چہٹ گئی بی ساختہ راہ ادب
ہی کشش دلکی وہ آفت و بلا
کیا نہین تونی سُنا وہ ماجرا
چپ ہوا آخر وہ با سوز و گداز
تو برای وصل کردن آمدی
ناظر قلبیم اگر خاشع بود
آتشی از عشق در جان برفروز
اصل مطلب ہی یہی اہل ذکا
ذوق جس دلمین نہو وہ مردہ ہے
گر نہین حب پیمبر ای اخی
اتباع و حب احمد کو خدا
فرق احمد اور احد مین کیا رہا
وہ خدای پاک یہ ظل خدا
لازم و ملزوم کہنا چاہیی

ای خدای نام پاکت جان ما
پای بیرون از گلیم خود مکن
نجد ہی تیرا مدینی کا سواد
زور دکہلایا محبت نی غضب
کب یہ رک سکتا ہی دو گی سی بہلا
جو شبان تہا اپنی رب سی کہہ رہا
اور کیا موقوف سب راز و نیاز
نی برای فصل کردن آمدی
گرچہ گفت و لفظ نا خاضع بود
سر بسر حرف و عبارت را بسوز
دل کا ناظر ہی خدای کبریا
ہو گیا جو دل ہی وہ افسردہ ہے
پہر خدا سی کیا محبت ہو ویگی
اپنی جانب سب سے نسبت دی بہلا
اک فقط میم محبت ہی بڑہا
ذات سی سایہ نہین ہوتا جدا
سوچ کر بس چپ ہی رہنا چاہیے
سب جہان پر ای گروہ مسلمین

دربیان قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ ووالدہ والناس اجمعین و دربیان قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویتفاوت الناس فی الایمان علی قدر تفاوتہم فی محبتی و یتفاوتون فی الکفر علی قدر تفاوتہم فی بغضے الا لا ایمان لمن لا محبت لہ الا لا ایمان لمن لا محبت لہ الا لا ایمان لمن لا محبت لہ

یون بیان کرتا ہی مالک کا بشیر
یعنی فرمایا رسول پاک نے
اور الفت بہی ہو اس درجہ اوسے
اور یہ ہی ارشاد سلطان ہدے

قبلۂ دین سید لولاک نے
سمجھی اپنی نفس سی بہتر مجہی
خاص ایمان مین تفاوت ہی بڑا

کوئی مومن ہو نہین سکتا کبہی
پس خدا کرتا ہو مجہپر سر بسر
جسکو جتنی مجہسی ہے حب و ولا

خادم درگاہ شاہ بحر و بر
ہو نہ جبتک لمین اوسکی حب مری
مال اور فرزند اور مادر پدر
اوسکو اوتنا حصہ ایمان ملا

عہ حضرت انس رضی اللہ عنہ

اور عداوت ہے جسکو حقنبی ہو مُرے
لکہتا ہی یون آ وی عالی وقار
ذکر حضرت مین بس از ذکر خدا
ہان نچہوڑی یہ ولا تا زندگی
تم نہین تہی پر وہ شاہ بحر و بر
لوگ تو سب رو رو سب سویا کیے
اوس سی باقی تہی بس جنت کی راہ
مانگتی ہو جو دعا بہر رسولؐ
گر نہ کہتا وہ شفاعت مین قدم
لکہتا ہی یون راوی رنگین کلام
اشک چشم پاک سی بہتی رہی
پیش خالق جو کیا عرض و دعا

کا فراو تنا ہی وہ ہووےگا شقے
اسکو فرمایا نبیؐ نی تین بار
اشتغال قلب واجب ہوگیا
حب احمدؐ تو بڑی کام آئیگی
تہا تمہاری فکر مین آٹہون پہر
آپ امت کی لیی رویا کیے
اوسنی ہوی ہر فتنی سی تمکو پناہ
اوسکو کر لیتا ہی جلدی ہی قبول
آتش دوزخ سی پہر بچتی نہ ہم
جب ہوی پیدا شہنشاہ انام
رب ہب لی امتی کہتی رہی
مدعا سب اپنی امت ہی کا تہا

پہر لگی کہنی یہ شاہنشاہ دین
سن چکی تم ای گروہ مخلصین
گر نہ رویا سُنکے نام مصطفے
جانتی ہو وہ رسول انس و جان
تہا غم امت یہ اوس غمخوار پر
تہا حریص امت کا اپنی وہ کریم
اوسکی صدقی سی خدای ممکنات
ہر بلا سی تمکو دیتا ہی امان
مہربانی کا ہو کیا اوسکی بیان
سجدۂ حق مین جہکایا اپنا سر
جب شب اسرا سوی عرش برین
الغرض اوس مقتدا کی روز و شب

ہان نہین ایمان محبت گر نہین
معنی الفت بقول شاہ دین
وہ بہلا مومن کہو کیونکر ہوا
تمپہ کتنا ہی شفیق و مہربان
پیٹ بہر کہایا نہ سویا رات بہر
اسلیے کہتا ہی حق اوسکو رحیم
تمکو ہر آفت سی دیتا ہی نجات
اوسکی خاطر سی ہی تمپر مہربان
تہا ازل سی عذر خواہ عاصیان
اور جبین پاک رکہی خاک پر
لیگیا تشریف وہ سلطان دین
التجا تہی بہر امت پیش رب

دعا مانگنا حضرت ابراہیم اور حضرت عیسی علی نبینا وعلیہما الصلوۃ والسلام کا اور سفارش اپنی امت کی بموجب مضمون آیات قرآن مجید اور رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد پڑہنی اون آیات کی اپنی امت کیواسطی اور نزول جبرئیل اور وعدہ خدای پاک کا امت مرحومہ کی باب مین آنحضرت صلعم سے

ہی جو عبد اللہ بیٹا عمر کا
ذکر ابراہیم و عیسی مین خدا
عرض کی عیسی نی پیش کریم
چاہتی ہین حق سی لوائین نجات
امتی و امتی کہنی لگے
حکم یون جبریل کو اوسدم ہوا
عالم سر و علن ہی رب ترا
آئی جبریل اور کہا ای محترم
دیکہکر رحمت خدا کی شاہ دین
بخش دینا انکو رب ذوالکرم

یون روایت کرتا ہی وہ باصفا
کہتا ہی یون مانگی دونو نی دعا
ان تعذبہم سی لیکر تا حکیم
اور بخشی اونکو رب کائنات
اشک پیہم انکہہ سی بہنی لگے
ہی حبیب اسوقت میرا رو رہا
پر یہ رحمت سی ہی تجہسی پوچہتا
ای شفیع خلق و غمخوار امم
یون لگی کہنی کہ ای روح الامین
بس انہین کا روز و شب ہی مجکو غم

اکدن بیٹہی تہی سلطان ہدے
اپنی امت کی سفارش مین خلیل
یعنی یہ دونو نبی محترم
پڑہ چکی ان آیتونکو جب نبیؐ
دیکہکر محزون شہ دیباچہ کو
جلد جا تو جلد ای روح الامین
تجہکو کس غم نی رولایا ای رسول
رب ترا رحمت سی یون تجہسی ہی پوچہتا
عرض کرنا حق سی ای نبی والا کبریا
پہر گئی یہ سنکی جبریل امین

دفعۃً کچہ آپ نی قرآن پڑہا
کہتی تہی تو بخش انکو ای جلیل
اپنی امت کو بصد لطف و کرم
اپنی امت آپ کو یاد آگئی
جوش رحمت آگیا اللہ کو
پاس اوسکی اور یہ کہنا کا ہی غمین
کہ زبان سی اوسکو مجکو ہی قبول
کیون ہوا گریان بتا تو مدعا
مغفرت امت کی مین ہون چاہتا
عرض کی یون پیش رب العالمین

ای اله العالمین ای بی مثال
تجهسی رو کر ای خدای کائنات
دیکی تسکین اوس سے کهنا کای رسول
اسمین کیون محزون هی تم ای محترم
تیری امت کی لیی تیرا خدا
هان نهو غمگین نکر اتنی بکا
مین تو یون راضی بهلا هونگا کب
حبذا ای خواجه روشن ضمیر
بارگاه حق مین بس تیری سوا
تجهسی محرم هو تی امت یه سب
همنے پایا تجهسی فرقان شریف
هر جگه تیرا اکرم درکار ہے
مخبر صادق کا قول با صفا
کونسی هی وه دعای مصطفے
جسنی لیکر نام شاه دوسرا
نقد مطلب سی وهین دامن بهرا
عشق رکهو اوس حبیب پاک کا
دل مین گر حب هی رسول الله کی
اب سنو یه طرفه رمز معنوے
از انس فرزند مالک آمدست
چرکن و آلوده گفت ای خادمه
جمله مهمانان در و حیران شدند
قوم گفتند ای صحابی عزیز
ای دل ترسنده از نار و عذاب
عاشقان قبله کونین مکان

بردبار عفو کار ذو الجلال
چاهتا هی اپنی امت کی نجات
کیون غم امت سی هوتا هی ملول
جلد تر راضی کرینگی تجکو هم
وعده کرتا هی بصد لطف و عطا
جسمین تو راضی هی راضی رب ترا
جبتلک عین رحمت و غفران سی رب
ای رحیم و چاره ساز و دستگیر
هم غریبونکو هی کسکا آسرا
تو کفیل انکا هی دائم پیش رب
همکو بی مانگی ملا دین حنیف
هان جو تو چاهی تو بیڑا پار ہے
مرهم ناسور دل هی ای فتا
جو نهین مقبول هو پیش خدا
کی خدا سی اپنی رو کر التجا
ملگیا سب اوسکی دل کا مدعا
قبر و محشر مین یهی کام آویگا
نار تمپر گلستان هو جاویگی
لکهتا هون اشعار پاک مثنوے
که بمهمانی او شخصی شد ست
اندر افگن در تنورش یک دمه
انتظار دود کاندر وی بدند
چون نسوزید و منقی گشت نیز
با چنان دست و لبی کن احتراب
سن چکی تم قصه دستارخوان

غم سی امت کی رسول دوسرا
فرط رحمت سی هوا حکم خدا
باب امت مین نکر رنج و بکا
آئی جبریل اور یه حضرت سی کها
باب امت مین نهو اتنا ملول
هی روایت مین یه راوی نی لکها
میری امت کا وه رب العالمین
حبذا ای عذر خواه عاصیان
اس جهان مین جو همین عزت ملی
همکو کیا کیا نعمتین خالق نی دین
فضل و رحمت سی هکو هم کامیاب
مژده باد ای امت خیر الانام
اسکو کهنا چاهیی دل مین یقین
اس وسیلی سی همیشه پیش رب
بس یه تهی رحمت خدای پاک کی
رحمت حق گر تمهین درکار هو
وان جو بچنا چاهتی هو نار سے
معجزه اک تازه کرتا هون بیان
یعنی فرماتا هی مولانای روم
او حکایت کرد کز بعد طعام
در زمان دستارخوان را هوشمند
بعد یکساعت برآورد از تنور
گفت ازانکه مصطفے دست و دهان
چون جمادی را چنان تشریف داد
تمنی دیکها آپ کی توقیر کو

کر رها هی آج زاری و بکا
ای امین محبوب کی پهر پاس جا
هم تجهی دلگیر دیکهین گے بهلا
مژده مژده ای محمد مصطفے
هی رضا تیری مقدم ای رسول
بس یه فرمانی لگی شاه هدا
مجکو بخشیگا نه ایک ایک ای امین
حبذا ای کارساز بیکسان
سب یه هی توقیر تیری نام کی
مشکلین سب تجهسی آسان هو گئین
اور ملا خیر الامم همکو خطاب
اب شفاعت مین ہے کیا باقی کلام
بخش دیگا همکو رب العالمین
ساری عالم کی بنین گی کام سب
او روجاهت سید لولاک کی
بس محبت آپ سی پیدا کرو
تو لگی رکهنا شه ابرار سے
جس سی بڑه جائی امید عاصیان
ده محیط فضل و دریای علوم
دید انس دستارخوان از زخام
در تنوری پر ز آتش در فگند
پاک و براق و سفید از چرک دور
پس بمالید اندرین دستارخوان
جان عاشق را چها خواهد گشاد
اوس دهان و دست کی تاثیر کو

اب کہو جب دل مین ہو حب نبی ۔ آپ سی ہو جسکی ہر دم لو لگی
اوسکا پہر کیا حال ہوگا روز دین ۔ اوسکو بخشیگا نہ رب العالمین

کیا نہو گا مہربان اوسپر کریم ۔ کیا جلائیگی اوسی نار جحیم
مہربان ہوتا نہ تمپر گر خدا ۔ ایسی رحمت خلق پر کیون بہیجتا

کیون اوسی دیتا یہ فضل و اقتدار ۔ کیون شفاعت کا یہ ملتا اختیار
ہی خدا کا خود یہ ارشاد متین ۔ تجہکو بہیجا رحمۃ للعالمین

فضل حضرت سی کسیکو کیا خبر ۔ خود وہ جانی یا خدائی دادگر

ترجمہ اوس حدیث کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی فضائل مین ارشاد کی بروایت عمرو ابن قیس رضی اللہ تعالی عنہ

عمرو ابن قیس یار مصطفی ۔ ہی سناتا اک حدیث باصفا
یعنی کہتی تہی خداوند غیور ۔ گو ہمارا سب سی آخر ہی ظہور

پر قیامت کو خدا کی سامنی ۔ مرتبی مین سب سی سابق ہوونگی
اور کہتا ہون مین اک قول متین ۔ لیکن اوسپر فخر مین کرتا نہین

یعنی ابراہیم اپنا ہی خلیل ۔ جسکو کہتا ہی خدا اپنا خلیل
اور موسی ہی صفی و مجتبی ۔ برگزیدہ اوسکو خالق نی کیا

فضل یہ سب اونکو بیشک ہی ملا ۔ ہان مگر مین ہون حبیب اللہ کا
حمد کا ہوگا لوا یوم قیام ۔ ساتہ میری باہزاران احتشام

مجہسی میری رب نی با فضل و عطا ۔ بخشش امت کا ہی وعدہ کیا
دی امان ہر فتنی سی انکو مدام ۔ انپہ ڈالیگا نہ ہرگز قحط عام

اور عدوی دین قوی انپر نہو ۔ محو کر ڈالی جو انکی دین کو
حفظ مین انکی رہیگا فضل رب ۔ متفق ہونگی ضلالت پر نہ سب

شکر ہی شکر ای خدای کردگار ۔ تجہپر اور تیری پیمبر پر نثار
نار دوزخ سی ہمین کیا باک و بیم ۔ ہی نبی تیرا رحیم اور تو رحیم

اب رقم کرتا ہون اصل داستان ۔ فضل حضرت اور شفاعت کا بیان
جس سی امت کی قوی امید ہو ۔ عاصیونکو فرحۂ جاوید ہو

پہر مین فضل قبلۂ عالم لکہون ۔ عاشقونکی دلکی پرزی پہر کرون
لکہکی ذکر سید کون و مکان ۔ جیب و دامن کی اڑا دون دہجیان

کیون نہو ایسا کہ ہی وجد و سرور ۔ خاص ہمپر ہی عنایات حضور
ہی یہ ارشاد شہ عالم پناہ ۔ رحمۃ للعالمین ظل الہ

ہان شفاعت سی ہمین ہی بہرہ ور ۔ حشر مین اہل کبائر سربسر
ہی یہ مقصود خدیو انس و جان ۔ ہون مین سب امت پہ اپنی مہربان

مین شفیع خلق ہون روز قیام ۔ ہوگی امت پر شفاعت میری عام
پر احق ہووینگی ہم سب سی سوا ۔ جو کبائر مین ہوی ہین مبتلا

حبذا ای دستگیر عاصیان ۔ حبذا ای چارۂ بیچارگان
کس زبان سی شکر تیرا ہو ادا ۔ بیکسونکا کون ہی تیری سوا

عاصیون نے جب سی یہ مژدہ سنا ۔ کچہ نپوچہو انکی دل کا ماجرا
دیکہکر یہ رحمت و انعام رب ۔ نیک تکتی ہین بدونکی منہ کو اب

دل ہلا جاتا ہی اور جی شاد ہی ۔ ہر طرف شور مبارکباد ہی

آغاز حدیث شفاعت اور ذکر محشر اور ہجوم خلائق اور پریشانی اور عذاب کا اور بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور شفاعت اور مراتب کا بروایت انس بن مالک رضی اللہ عنہ مشکوۃ شریف کی جلد رابع سے

ہی انس مالک کا جو دانا پسر ۔ یون وہ کرتا ہی روایت معتبر
متفق اسپر ہین سب اہل کمال ۔ بو ہریرہ سی بہی لکہا ہی یہ حال

یعنی فرمایا رسول پاک نے ۔ سید عالم شہ لولاک نے
ہون مین سردار جہان یوم قیام ۔ سید اولاد آدم بالتمام

حشر کی دن جبکہ با صد اضطرار ۔ سب کہڑی ہوونگی حیران و نزار
دیکہکر انوار درگاہ خدا ۔ وہ جلال و قہرمان کبریا

ہوگا سب خلق خدا کو اضطراب
ہو کی بیطاقت کہینگے لوگ سب
جب نہ ٹھہر یگا کوئی بادر دو بار
حق نے بخشی ہے تجھے وہ برتری
پاس تیرے آئی ہین گہبرا کی سب
تم نہین کیا جانتے میری خطا
ہے اگر پہر شفاعت اہتمام
نوح سے اگر کرینگے التجا
روز طوفان تہا خدا کا جب عتاب
کی جو گستاخی حضور کردگار
عرض حال اوس سے کرو تم سبکی سب
ای نبی محترم اے مقتدا
تین بار تو مین ہنگام خطاب
توڑنا تہا جو بتونکا مدعا
تہا مرا اوس دن یہ کذب اولین
اور ہوے سب لوگ بتخانہ سے دور
آئی پہر کر جب وہ قوم بی ادب
مین نے استہزا اُٹہی وسے یون کہا
اس دروغ مصلحت آمیز سے
جب ہوا نمرود کا قصہ تمام
مصر مین پہونچا تو وانکا پادشاہ
مختصر کرتا ہون مین یہ ماجرا
اس بہانے سے مجہے مہلت ملی
یعنی دینی تہی اخوت وان مرا د
لیک موسے ہی نجی اللہ کا
اور قریب نیزہ ہوگا آفتاب
اب کوئی کرتا سفارش پیش رب
آئینگی تب حضرت آدم کی پاس
ہاتہ سے سب اپنی کی صورتگرے
تو شفاعت کر ہماری پیش رب
مین نے جو مولا کی ساتہ اپنی کیا
نوح البتہ یہ کر سکتا ہے کام
تب کہیگا وہ بصد درد و بکا
اک جہان ڈوبا بانواع عذاب
کانپتا ہون آج باصد اضطرار
بس کریگا وہ سفارش پیش رب
تو شفاعت آج کر پیش خدا
جہوٹہ کہ بیٹہا ہون باصد اضطراب
ساتہ سے اون سبکی مین نے کی اباء
آج مین اوس جہوٹ سے ہون شرمگین
بس کیا مین نے بتونکو چور چور
آلہ خوار و شکستہ پائی سب
اس بڑی بت سے ہوئی ہے یہ خطا
شرم آتی ہے خدا کی سامنے
مین نے کی بابل سے ہجرت سوی شام
تہا بڑا بد کار ظالم روسیاہ
مجہسے جب سارا کو وہ لینی لگا
اور سارا کو رہائی اوس نے دی
اور ٹہا یا مین نے ظالم کا فساد
جاؤ گر وان تم تو وہ بخشائیگا
سختی و خوف و غم و رنج و بلا
دیکہتے ہو تم کسیکا یہ مقام
اور کہینگے ای ابو الناس ای پدر
اور جنت سا مکان تجہکو ملا
دینگی تب اون سبکو آدم یہ جواب
جس سے مانع تہا خداوند کریم
ہے خدا کا وہ نبے محترم
کب ہے یان مجکو شفاعتکی مجال
غرق جب بیٹا مرا ہونے لگا
ہان براہیم اسکی رکہتا ہے مجال
آئینگے گہبرا کی سب پیش خلیل
یون کہیگا وہ نبے باوقار
ایک تو یہ جب بسوی عیدگاہ
سقم و بیماریکی کرکی معذرت
دوسرا اب اور سنیئی ماجرا
توڑ ڈالے مین نے مصنوعی خدا
مجہسے پوچہا سب نے باقہر و عتاب
تہا بہم شاید کہ انکی کچہ خلاف
تیسری اب اور سنیئی داستان
اوس سفر مین میرے سارا ساتہ تہی
جسنم عقل و دین وہ بس رکہتا تہا کور
خوف سے مین نے کہا ای پرفتن
مین نے منکوحہ کو جو خواہر کہا
پر خدا سے اپنی شرماتا ہون اب
طور پر باتین خدا نے اوس سے کین
ہوگا لیکن کب آنحضرتکا سامنا
جو حضور رب کرے اوسدم کلام
ای عزیزو نکی بس اب تو ہی خبر
سب فرشتون نے تجہے سجدہ کیا
ہے کہان مجکو طاقت اور تاب
کہا لیا مین نے اوسی ہیباک گندم
اور وہ ہے مقبول رب ذو الکرم
اپنی گستاخی کا آتا ہے خیال
مین نے مانگی رب سے بے سمجہے دعا
ہے خلیل اللہ کا وہ باکمال
اور کہینگے ای براہیم جلیل
جا نہین سکتا ہون پیش کردگار
قوم نے پہر تماشا کی تہی راہ
رہگیا گہر مین بعین مصلحت
جب مین وان بیمار بنکی رہگیا
اور بڑے بت پر تبر کو رکہدیا
ان خداؤنکو کیا تو نے خراب
پوچہو اس بت سے کہیگا صاف صاف
مختصر کرتا ہون اسکو بہی بیان
لوط نے ہجرت میری ہمراہ کی
عورتونکو چہین لیتا تہا بزور
مین برادر ہون یہ ہے میری بہن
تہا محل اوسمین بہی اک تاویل کا
ہی شفاعتکی لیاقت مجہ مین کب
اور عطا کی اوسکو توریت مبین

برگزیدہ ہی خدای پاک کا
اپنی مولا کا ہی وہ رمز آشنا

مجھسی بھی سرزد ہوا ہے اک گناہ
یعنی قبطی کو ہی مارا مینی آہ

خالق عالم نی بالطف و عطا
کن کی کہنی ہی سی اوسی پیدا کیا

جاؤ اوسکی پاس با آہ و فغان
یہ مصیبت سب کرو اوس سے بیان

کیا مین جاؤن پیش رب العالمین
مجکو تو اسکی لیاقت ہی نہین

قرب و عزت کا ہوا اوسکی بیان
ہی حبیب خالق کون و مکان

اسکو یون کہتا ہی رب کبریا
ہمنی بخشی تیری سب جرم و خطا

بندۂ مقبول خلاق جہان
ہادی امت شفیع عاصیان

عاشقان روی سلطان انام
وعدہ کا ہی بس تمہاری یہ مقام

حمد کا ہوگا لوا اوسدن بپا
کیا بیان ہو اوسکی تابش کا بھلا

اوسکی پرچم کی چمک اور وہ ضیا
ٹھنڈی ٹھنڈی اوسکی دامن کی ہوا

چھوڑکر گلزار جنت کی فضا
آئی یان رضوان پی کسب ہوا

اوسکی نیچی با ہزاران احتشام
جلوہ افزا ہو وہ سلطان انام

انبیا ہون وہنی بائین صف بصف
اور ملائک کی پری ہو جوق ہر طرف

سب کھڑی ہووین ادب سی سو بسو
اوسکی نیچی آدم و من دونہ

محو روی پاک سلطان زمن
سینہ چاک و دردناک و نعرہ زن

کوئی نالان با دل مایوس ہو
اور کوئی ملتا کف افسوس ہو

کوئی کہتا ہو کہ ای سلطان دین
یان شفیع عاصیان کوئی نہین

کوئی کہتا ہو کہ ای شاہ امم
آسری پہ بس تری جیتی تھی ہم

کوئی کہتا ہو خبر لیجی مری
رحمت عالم مدد کیجی مری

کوئی کہتا ہو کہ ای جان جہان
کیون نہین ہلتی لب گوہر فشان

ای جمالت قبلہ گاہ عاصیان
وی جنابت تکیہ گاہ بیکسان

ای رخت آئینۂ انوار ذات
وی لبت سرچشمۂ آب حیات

ای قدت شور قیامت را جواب
وی خرامت جلوۂ یوم الحساب

…گارد سر ہسار و جان نثار
بر در تو آمدہ امیدوار

پاس موسی کی جو یہ سب جائینگی
تب کلیم اللہ یون فرمائینگی

کیا خدا کو منہ بہلا دکھلاؤن اب
ہان مگر عیسی ہی روح پاک رب

ہی وہ مقبول خدای ذو الکرم
بندۂ خاص و رسول محترم

جائینگی جب وان بحال قبیح
تب یہ فرمائینگی اون سب سی مسیح

لیکن اب تمکو ہی گر رنج و تعب
جاؤ تم پیش محمد با ادب

بیحد و ہر جرم رب کائنات
مغفرت کی اوسکو دیتا ہی برات

ہی خطا سی تیرا دامن پاک صاف
تو کری جو کچہ وہ تجھکو ہی معاف

ہی یہ ارشاد شہ گردون اساس
آئینگی سب جمع ہوکر میری پاس

ہول محشر سی جو سب گھبرائینگے
پاس سلطان رسل کی آئینگے

ظل طوبی جسکے سایہ سی خجل
آفتاب اوسکی ضیا سی مضمحل

جسکی خوشبو سی معطر ہون دماغ
اہل محشر کا ہی دل ہو باغ باغ

سبزہ میدان خلد گلشن نگر
سبزہ صحرا اوہی این بنی

خلعت خلقت بدن مین نور بر
سر پہ ہو تاج شفاعت زرنگار

اہل بیت پاک و سب اصحاب دین
اصفیا و اولیا و صالحین

اک طرف ہون جمع ارباب یقین
اک طرف ہووی گروہ عاشقین

کوئی روتا ہووی با آہ و فغان
کوئی گریان ہووے با درد نہان

اپنی کامو نسی کسیکو ہو ہراس
کوئی کہتا ہو کلام درد و یاس

کوئی کہتا ہو کہ ای میری رسول
تو شفاعت کر کریگا رب قبول

کوئی کہتا ہو کہ مین لاچار ہون
ای طبیب مہربان بیمار ہون

کوئی کہتا ہو بصد سوز و گداز
اک نظر کافی ہی ای بندہ نواز

اور کوئی مداح سلطان ہدی
یون کہیگا وان اگر چاہی خدا

گیسوت زنجیر دلہای حزین
ابروت محراب راس ساجدین

ای دہانت حقۂ داروی جان
وی بنایت فیض بخش عاصیان

یہ مسیح خستہ باحال تباہ
عذر خواہ و روسیاہ و پر گناہ

ہو گیا انجام مین میری خلل
خذ بلطفک لیس لی خیر العمل

ای حبیبِ کبریا ظلِ اله
ہاتہ پکڑی کون اس بیمار کا
جرم و عصیان سی بہت ہون روسیاہ
بس ہیچ اب دردِ باطن کہ چکا
سب جو روتی پیش حضرت جائینگے
ہی یہ ارشادِ شہ دنیا و دین
دیکہکر عز و جلال بارگاہ
سنکے میری التجا میرا کریم
جاکی زیرِ عرشِ ربِ ذوالجلال
وہ ثنا و حمد ہووینگے ادا
اور کہلینگے وان بلطفِ کبریا
سر رہیگا میرا سجدہ مین جہکا
ہان اوٹہا سر ای مری پیاری رسول
کیون پڑا سجدہ مین ہی زار و ملول
ای چراتی اینچنین اندوہگین
ای حبیبی بس کن این زاری و سوز
یون کرونگا حق سی اپنا عرضِ حال
بردر آمد این گدای کوے تو
خاص ہی یہ منصبِ شاہِ انام
انبیا بہی آئین پیش ذوالجلال
مین شفاعت کی لیی پیشِ خدا
یون کہیگا باہزاران التفات
بس مین نکلون اوسکی در سی باہر اور
اذن چاہون پہر بصد عجز و نیاز
خاک پر دیکہی گا جب مجکو گرا
حال پر میری کرم سے کر نگاہ
یہ تو بندہ ہی تری سرکار کا
تیری دامنکی مین لیتا ہون پناہ
ہان بیان کر پہر حدیثِ مصطفی
قبلۂ دین اوسکی یون فرمائینگے
مین چلونگا سوی رب العالمین
اور جبروتِ ورِ عالم پناہ
اذن دیگا مجکو با فضلِ عظیم
جب مین دیکہونگا جمالِ بیمثال
جو مجہی الہام فرماتی خدا
مجپہ وہ بابِ محامد اور ثنا
ہوگی جبتک میری مولے کی رضا
ای محمد صلعم ای نبیِ دل ملول
تو شفاعت کر مین کرتا ہون قبول
بر مکن داری چرا سر از زمین
از زمین بردار روی دل فروز
ای خدای کبریا ای بیمثال
ای عنانِ خلق در قابوی تو
بس شفاعت مین ہی کبری اسکا نام
ہوا نہین بہی تب تکلم کی مجال
جاونگا بس اتنی کہتا ہوا
جائین اون لوگونکو دیتا ہون نجات
آتشِ دوزخ سی چہٹکر شاد و شاد
جب بلائی مجکو ربِ کارساز
دیگا خالق اسطرح سی پہر ندا
تو ہی بتلا ای شفیعِ عاصیان
چہوڑ کر تجہکو کہان جائی غریب
رحم کر رحم ای شہِ بندہ نواز
چہٹ گئی شبدیزِ خامہ کی عنان
ہان مجہی خالق نی یہ رتبہ دیا
جب قریبِ بارگاہِ کبریا
اذن چاہونگا کہ ای ربِ غفور
ہونگا مین اوسدم بصد عجز و نیاز
با دلِ نالان و چشمِ اشکبار
وہ محامد اور وہ نطق و بیان
جو نکہولی ہون خدانی سر بسر
جوشِ رحمت کا جب آئیگا اوسپر
کہیگا تو مجہسی اب ترا مطلب ہی کیا
مانگ تو جو تجکو ہو وہی مانگنا
ای چرائی سر بہ پیش افگندہ
سنکے یہ انعامِ ربِ کردگار
بردر آمد مصطفی زاری کنان
بس عیان ہوا اوسکی رحمت بیحساب
یہ مناجاتِ شہنشاہِ عرب
اب یہ کرتی ہین رسولِ انس و جان
مجہکو محزون دیکہکر اور بیقرار
جنکی دلمین ہووی ایمان ذرّہ بہی
جنت الفردوس مین داخل کرون
دیکہکر جاہ و جلالِ کبریا
ای محمد بار ان اوٹہا تو اپنا سر
یہ سگِ درگاہ اب جائی کہان
ای خدای پاک کی پیاری حبیب
ای مری دردِ دلونکی چارہ ساز
تہا کہان اور ہو رہا اسدم کہان
مین شفیعِ خلق ہون پیشِ خدا
جاکی ہونچونگا بصد خوف و رجا
ہو عطا اب عزت و قرب و حضور
داخلِ درگاہِ ربِ کارساز
مین کرونگا سجدہ پیشِ کردگار
مین تہا اون آج یہ طاقت کہان
میری قبل ایسی محامد اور پر
بسبہی ندا اسطرح دیگا رب مجہی
مین سنونگا تیری دلکا مدعا
مدعا تیرا کرونگا مین عطا
ای رخت رشکِ ماہِ تابان بندہ
سر اوٹہاونگا بچشمِ اشکبار
معذرت خواہِ گناہِ امتان
اور شفاعت کا بہی ہووی فتحِ باب
ہووےگی مفتاحِ بابِ فضلِ رب
اپنی امت کی شفاعت کا بیان
کر کی اک حد معین کردگار
جو برابر بہی اگر ای مصطفی
راہ پہر مین بارگاہِ رب کی لون
پہر جہکون سجدہ مین باآہ و بکا
اب ہی کیا مطلب ترا ای باخبر

تو بیان کر ہم سنین وسکو تمام — ہو روا حاجت ہمین سب تب کی کام
کہکے یا رب امتی با صد ادب — مغفرت امت کی چاہون پیش رب
اور کہی مجہسی کہ ای میری سوال — اب ہو امت کی خاطر تو ملول
بس نکالون اونکو با صد اہتمام — اور کرون رخصت سبھی دار السلام
جب نظر آئی مجہی اوسکا جلال — پہر گرون سجدہ مین اوسکی خستہ حال
پہر پکاری مجکو رب کارساز — ہان اوٹہا سر ہو چکا عجز و نیاز
پہر سنونگا اور دونگا تجکو سب — ہو چکا اذن شفاعت تجکو اب
اور اوٹہاؤن سر کرون حمد خدا — جسطرح سی پہلی مین ہون کہ چکا
ہین ابہی باقی بہت ای کردگار — تیری فضل و لطف کی امیدوار
مین نی بخشا اونکو با فضل و کرم — ہووی ایمان جنمین جو دل سی ہی کم
لاؤن سب امت بس اپنے مین نکال — ہان جو ہی باقی رہی وان خستہ حال
جب نکل آئی مری امت تمام — خلد مین لیجاؤن سبکو والسلام

جو طلب کر ہم سی وہ سب تجکو دین — گر شفاعت جسکی ہم اوسکو سنین
مجہکو روتا دیکہکر رب احد — پہر مقرر مجہسی کردی ایک حد
مثل ذرہ یا کہ خردل کی مثال — ہووی ایمان جسمین لا اوسکو نکال
پہر مین آؤن سوی درگاہ خدا — اذن لیکر عرش تک جاؤن چلا
اور رہون سجدہ مین وان محو حضور — چاہی جب تک وہ خداوند غفور
عرض کر مطلب بیان کر ماجرا — مدعا کیا اب ترا باقی رہا
جب سنون مین سب یہ رحمت کی کلام — پہر کرون پہر شفاعت اہتمام
یون کہون پہر ای اله العالمین — مجکو امت سی ابہی تسکین نہین
بس کری اک حد معین رب مرا — اور کہی اب جلد جا ای مصطفی
بلکہ ہو ادنی سی ادنی اس سی بہی — ہی رضا تیری مقدم ای نبی
جسکو قرآن مین خداوند ودود — دی چکا ہی نار مین حکم خلود
اکر چکی جب یہ بیان با صد سرور — تب لگی پڑہنی اس آیت کو حضور

رب تراب تجکو دیگا وہ مقام — جسکا ہی پیش خدا المحمود نام

عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

اور لگی کہنی نبی انس وجان — جو کیا مین نی شفاعت کا بیان
لکھ چکا بس مین حدیث مصطفی — ترجمہ قول نبی کا ہو چکا

یہ پیمبر کا تمہاری ہی مقام — جسکا وعدہ کرتا ہی رب انام
عاشقان ذکر شاہ خوش خصال — سن چکی تم آپ کی رحمت کا حال

اب دل وجان سی کرو شکر خدا — جسنی کی تمکو یہ سب نعمت عطا

خاتمہ کتاب وشکر عزیز وہاب

شکر صد شکر ای خدای ذو الجلال — ای کریم وبی مثال وبی زوال
تو نہین محتاج توصیف جہان — ہمسے کیا ہو تیری قدرت کا بیان
ذات تیری بی عدیل وبی مثال — پاک وبی ہمتا قدیر و ذو الجلال
بی تری حکم ای اله العالمین — ایک پتا ہل نہین سکتا کہین
تجہسی روشن ہی زمین و آسمان — تیری قدرت کی ہین سب نیرنگیان
خاک کی پتلی کو تو گویا کرے — قطرہ ناچیز کو دریا کرے
تیری قدرت کی یہ دلی ہی دلیل — آتش نمرود گلزار خلیل
انبیا کو دیکی سب پر برتری — تو نی بخشا رتبہ پیغمبری
تو نی بہیجا اوس رسول پاک کو — سید عالم شہ لولاک کو

کس زبان سی ہو ادا تیری ثنا — پہونچی کیا بندی کی عقل نارسا
ہو ثنا تیری کسی سی کب ادا — جب کہی احمد کہ لا احصی ثنا
ہین تری محتاج ای میری خدا — انبیا و اصفیا و اولیا
اک جہان سرگشتہ تیری راہ مین — انبیا حیران تری درگاہ مین
کن کی کہنی سی کیا عالم بپا — اور جب چاہی اسی کردی فنا
نار کو دم مین گلستان تو کرے — مور کو دم مین سلیمان تو کرے
تو نی کی ہمکو ہدایت ای کریم — تجہسی پائی ہمنی راہ مستقیم
تو نی آدم کو خلافت کی عطا — تو نی احمد کو شفاعت کی عطا
تو خدا ہی اور وہ ہی بندہ ترا — تو نی یہ رتبہ کیا اوسکو عطا

تونی یان بھیجا بفضل سرمدی — اپنی رحمت کو بشکل احمدی
جسکے باعث سی خدای ذوالکرم — تیری رحمت سی ہوی سرشار ہم
ہوسکی ہم سی کب ای ذوالکبریا — شکر تیرا اور ثنای مصطفےٰ
ہر دم و ہر آن ہر صبح و مسا — ورد رہتا ہی مجھے صلِ علا
ہی دعا مجھی برای مصطفےٰ — خاتمہ ایمان پر ہووے مرا
ای ثناخوانِ رسولِ دوسرا — مثنوی کیا خوب لکھی واہ وا
سنکے یہ تیرا بیانِ با اثر — وجد مین ہین اہل ایمان سربسر
گر نہوتا فضل تیرا ای خدا — ہم کہاں پاتی بھلا یہ پیشوا
تہا نبی ہمپر جو اتنا مہربان — پس عنایت کا ہی یہ تیری نشان
توہی مالک توہی مولی تو خدا — وہ نبی ہی اور رسول اور پیشوا
اوسکی صدقی سی خداوندا غفور — مجھکو رکھنا آتشِ دوزخ سی دور
ہو چکا حالِ شفاعت سب بیان — ختم کرتا ہی مسیح اب داستان
ہی صحیح و معتبر تیرا کلام — ترجمہ ہی یہ حدیثونکا تمام
رو رہین ہین عاشقانِ مصطفےٰ — شور ہی ہرسو جزاک اللہ کا

تمام شد

نثر خاتمہ ترشح خامہ جادو رقم اعجاز قلم شاعر رنگین بیان فصیح اللسان واقف رموز خفی و جلی مولوی حکیم معصوم علی مسیح

سپاس بیقیاس اوس مالک الملک کو سزا ہی کہ جسکی ذات پاک لاشریک لہ و بی ہمتا ہی اور درود نامحدود اوس خواجہ عالم کو روا ہی کہ جو باعث ایجاد ارض و سماہی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ وسلم اما بعد کہتا ہی بندۂ گمنام آستانہ بوس سخنوران فصیح عاصی معصوم علی تخلص مسیح کہ یہ فقیر مسکین بدو شعور سی شیفتۂ ذکرِ خیر رسالت پناہی ہی اور فریفتہ حالات محبوب الہی ہی بمصداق من احب شیئا اکثر ذکرہ اسی ذوق مین مستلزم بنیاد محفل میلاد سید ابرار رہتا ہی اور اللہ پاک سی اس سعادت کی استمرار و دوام کا خواستگار رہتا ہی و باوجود فقدان استعداد و قلت استطاعت اکثر اشعار ناموزون مشحون بذکر پاک سید لولاک اپنی محاورہ و دہقانی مین لکہا کرتا تہا اور عاشقین ذکر حضرت سی بتر صد حسن قبول رہا کرتا تہا جب رفتہ رفتہ بہت اشعار جمع ہوی اور بعض احباب کی عنایت سی رسالہ ہای منظومہ متعددہ بحور مختلفہ مین ترتیب پاگئی مشتاقین ذکرِ رسولِ مقبول بمزید قدرشناسی عیب کو ذیل ہنر اور خطا کو دامن عطاسی چہپانی لگی یعنی باپس فقیر کم مایہ کی بہ تقاضای نقل و تسوید آنی لگی ہنوز نوبت نظر ثانی نہ آئی تہی رسائل ناتمام کو مسودے دست بدست تادور دست پہونچا ہر چند مین نی ان اشعار بی ربط کو چہپایا اور آپکو مضحکۂ ارباب سخن سی بچایا مگر یار و نکی افسانہ سیری سوائی کا دور دور پہونچا یا اور اصل یون ہی کہ جو یہ نظم تمام مشحون ذکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی چہپانی سی چہپ سکی مشتاقین کی محافل ذوق مین مشہور ہوئی ہمہ کارم زخودکامی ببدنامی کشید آخر + نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا + ہجوم مشتاقین اور تمنای مخلصین کو دیکھکر آخر جناب شفیقی مکرمی عمیم الاشفاق کثیر الاخلاق مولوی محمد یعقوب صاحب نی اسکو اپنی مطبع مین چہپایا اور اس سودای گران بہا کو شایقین پر ارزان کیا خداوند کریم اونکو جزای خیر عطا کری اور اونکی دامن امید کو جواہر مقصود دلی سی بہری دنیا مین بلند نام ہو عالم مین احترام ہو امیدوار ہون کہ جب عزیزان خطاپوش و ناظرین عذر نیوش دیدۂ تمنا کو اس یوسف مصر خوبی کی جمال سی منور فرمائین افشاء عیوب فقیر کم مایہ مین کدنگرین اور اس بضاعت مزجاۃ کو رد نکرین اسواسطی کہ غایت اس سی کچہ اظہار جوہر قابلیت نہین بخدا سوا اسکی اور نیت نہین کہ مین بہی اس بازار کنعان ختم رسالت کے خریداروں مین داخل ہون اور جب قیامت کو اوسکی مداح شمار کی جائین مین بہی اوسکی نام لیوا مین گنا جاؤن + چو شد یوسف بخوبی گرم بازار + شنیدم کز تمنای خریدار + بکی بشنیدم کز غمش زار ... ٹہ تنیدہ ریسمانی چند میگفت + ہمین بس کہ من گشتہ ناشم + کہ در سلک خریدارانش باشم + و صلی اللہ تعالی علی خیر الورا ...

اطلاع بخدمت صاحبان مطابع

جو کہ کمترین نے حقوق تالیف و تصنیف این رسائل کی مولوی محمد یعقوب صاحب مہتمم مطبع افضل المطابع محمدی کو ہبہ کیی او ربخش دیی ہین اسواسطی یہ التماس ہی کہ کوئی صاحب انکی چھاپنی کا قصد اپنی مطابع مین بدون اجازت و استرضای مولویصاحب ممدوح نفرماوین جسقدر مطلوب ہوین مطبع موصوف سی بی تامل منگائین اہل پیشہ اور تجار کی واسطی قیمت مناسب مقرر کی ہی اشاعت پر نظر کی ہی اجیانا خلاف التماس ظہور ہوگا تو برا فتور ہوگا ملال کی سو انقصان ہوگا پریشانی کا سامان ہوگا بر رسولان بلاغ باشد و بس

العبد

نثر خاتمہ نوکریز قلم تا دب شیم عاصی محمد یعقوب انصاری

لایق حمد و ثنا وہ قادر توانا ہی جسنی کن کی کنایہ سی چشم رحمت کی اشارہ سی زمین و آسمان کو اتنا بلند و ہموار بنایا خورشید و ماہ شب کا کیسی چمک دمک سی جلوہ دکھایا لیل و نہار کا فرق نظر آیا چشم توجہ سی چشمہای رحمت جاری کیی خاک بی بنیاد کو نوت نامیہ بخشی طرح طرح کی گل کہلائی کیسی کیسی مخلوقات بنائی سب مین انسانکو معزز کیا اشرف المخلوقات فرمایا ایسا یہ مشت خاک مقبول درگاہ ہوا کہ فرشتون کا سجدہ گاہ خلعت خلافت عطا ہوا مرتبہ سوا ہوا پہلی اپنی نور ذاتی کی پرتو او رتجلی اس کالبد خاکی پر ظاہر کی روح لطیف دماغ مین در آئی توحید سی زبان حال کو گویائی دی حس و حرکت فہم و فراست ملی کہ سبکو رشک آیا شیطان نی سر پھرایا زمین کا مزاج آسمان پر پہنچا جیسی حبیب جلیل مرسل خلیل کا مسکن ہوا سبکا مامن ہوا ظہور آدم علیہ السلام سی تا ایندم جو کچھ ہوا اور ہوگا سب اوسکی وحدانیت کی دلیل ہی ذات پاک اوسکی بیعدیل ہی اوسکی حمد و ثنا ہم سے ہیچمدان کج مج زبان سی کب ادا ہو جسمین حبیب الہی نی یہ ارشاد کیا ہو ما عرفناک حق معرفتک اور نعت سرور کاینات مفخر موجودات اشرف قوم بنی آدم نبی محترم حبیب رب العالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و صحابہ وسلم چھوٹا مونہہ بڑی بات ہی سب پر ظاہر ہی ہر ہوشمند اس نکتہ سی ماہر ہی کہ ظہور اوسکا باعث وجود کاینات ہی اوسکی تجلی نورانی ظلمت کفر و ضلالت اس خاکدان پر غبار سی مٹائی ہم ایسی کور باطنونکو ہدایت کی راہ راست دکھائی پہلی معجزہ شق القمر ظاہر ہوا تمام عالم آپ کی عظمت و برتری سی ماہر ہوا جسکی صفت و ثنا خداوند زمین و آسمان خود فرمائی اوسکی نعت کو انسان کہان سے زبان لائی دست و قلم ادب سی صفحہ قرطاس پر کیونکر نہ تہرای علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام اور منقبت آل اطہار و صحاب کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کہ جنکی شان مین آیہ تطہیر نازل ہی حق جل و علا خود قائل ہی ولا اونکی عین ایمان ہی واقف ایک جہان ہی اما بعد ای صافیدلان عالی گہر و مشتاقان و الانظر پر ظاہر ہو کہ اندنون جوش محبت و ولا سی فیض توجہ کبریا سی پانچ رسائل نظم بیان میلاد شریف سرور انبیا و فضائل و بعثت و شفاعت حضرت خیر الورا علیہ الصلوۃ والثنا تصنیف فصیح معجز بیان بلکہ غیب اللسان مسلم الثبوت عالم برادر مکرم واقف امور خفی و جلی ماہر رموز علم بزرگ مولوی حکیم معصوم علی صاحب فتحپوری جو نظر سی گذری بہت پسند ہوئی حقیقت مین ایسا سلسلہ نظم نظر سے نہین گذرا اگر ہر بیت کو تجلی طور سی تشبیہ دیجیی تو بجا ہی انوار الٰہی سے ہر مصراع بھرا ہی بلکہ ہر مصرع مطلع خورشید سی فروزنتر ہی چشم اہل نظر ہی ہر لفظ آب و تاب مین گوہر بی بہا ہی معنی لطیف سی مملو ہی اسے رتبہ مین [illegible]

…ر قدسی تصنیف سید مہدی حسن صاحب تخلص مخلص

تیری تعریف کا ہی بی اولے | خلق خالق نی نہین سمجہا کیا کوئی نہی
… یہ ہوئی خلق سی عتب طلبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

٥٢ دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

تیرے جیسا نہ پیدا ہوا کوئی آدم | دنگ ہی حسن ترا دیکہ کی سارا عالم
ماہِ کنعان تیری آگی ہی بہا سی ہی کم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

٥٣ اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

چرخ والا کی کی دوری سی پہرا ہون در بدر | گردشِ دہر سی یون حال ہوا ہی ابتر
صاحب الرحم ہون ای نورِ خدا فخرِ بشر | چشمِ رحمت بکشا سوی من انداز نظر

٥٤ ای قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

ابر نیسان صدفِ دہر کو ہی ترا نام | رحمت حق تجہی سب جانتی ہین خاص و عام
شہد خالص سی کہین خوب ترا عذب کلام | نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

٥٥ زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

ظلمت کفر سی جس گہڑی چمکا ترا نور | ہوئی کفار ہر اک معترف جرم و قصور
دولت دین سی ہوا خانہ عرب کا معمور | ذات پاک تو کہ در ملک عرب کردہ ظہور

٥٦ زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

تیری ہی شان مین خالق نی یہی فرمایا | تو نہوتا تو مین عالم کو نہ پیدا کرتا
بس تیری آگی کسی کا ہی بہلا کیا رتبا | نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

٥٧ برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

چشمۂ فیض سی عالم مین تو ای نیک صفات | ابر رحمت سی نہین کم ہی ترا قطرۂ ذات
ہین تیری فیض سی شاداب گل موجودات | ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

٥٨ لطف فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

عرش کو فخر ہی جو تیری ہی زیر قدم | کیون ملایک ہون جاروب کش صحن حرم
مسکو تنبہ جو تیری خادمی کا ماری دم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

٥٩ زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

ہی تصدق سی تیری چرخ پہ زندہ عیسی | خلق کو فیض مبارک سی ہی حاصل تا ہی

اتنو برا مین لی … جدی صورت …

ایضاً — آمدہ پیش تو قدسی پی درمان طلبی — خمسہ دلیر

فتح خنک حلقہ بدر مین کیا تو نی لگی | بدر و ونگڑی کیا اک دکہا کر انگلی
ترا ہمسر نہین ای ختم رسل کوئی نبی | مرحبا سید مکی مدنی العربی

٥٢ دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

حسن یوسف تہا فقط لمعۂ نور اکرم | مہ و خورشید کو حیرت ہی کہ ہون نقش قدم
کس سی تشبیہ دون اور کیا کہون ای شاہ امم | من بیدل بجمال تو عجب حیرانم

٥٣ اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بوالعجبی

شب معراج کو اوس جا ہوا رونق افزا | جس جگہ کوئی فرشتہ نہین پہنچا جاتا
نور سی جسم ترا الشبیہ لولاک بنا | نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را

٥٤ برتر از آدم و عالم تو چہ عالی نسبی

قاب قوسین جگہ تیری ہی ای عرش مقام | گلشن آرای جہان ہی تو ہی ای فخر انام
چاشنی بخش زبان فصحا تیرا کلام | نخل بستان مدینہ ز تو سر سبز مدام

٥٥ زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

گو کہ امی ہی تو ای شاہ جہان مین مشہور | ہی مگر علم خدا سی ترا سینہ معمور
تو نی منسوخ کی توریت و انجیل و زبور | ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور

٥٦ زان سبب آمدہ قرآن بزبان عربی

تابہ کی ہجر مین اسطرح سی تڑپین دن رات | اتنو اس نسبت سی بہتر ہی جو ہو جائی وفات
حال مشتاق پہ لکا کر غور تو ای نیک صفات | ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

٥٧ رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی

تیری تب سی ہی اگاہ خدائی اکرم | ذات والا ہی شہا فخر عرب و عجم
اک خطا دو ہو کہی ہین مجہ سی عربی ای شاہ امم | نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

٥٨ زانکہ نسبت بسگ کوی تو شد بی ادبی

عرض خدمت مین بیتاب کی ہی ہر گہڑی | کوئی دنیا مین سہارا نہین رکہتا قدسی
تیری تعریف مین قاصر ہی زبان عالم کی | سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ پیش تو قدسی پی درمان طلبی

غرہ ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۲ ہجری کو زینت طبع پائی

بہت پسند فرمائی زیادہ سُننی کی مشتاق ہوئی بہت اصرار کیی مجبور کلام بلاغت نظام پیش کیا عروس مضمون کا جلوہ دکھایا
اوسوقت کا عجب حال تھا قاری سامعین کو وجد کمال تھا جب خاطر مشتاقون کو تسکین ہوئی نقل طلب کی اوسوقت دل مضطر ہوا
کہ علیحدگی سخت شاق تھی خاطر پریشان ہر دم مطالعہ کی مشتاق تھی اوس تشویش مین نیاز گستر کو حسنات سمجھکر یہ خیال آیا کہ اس در نظم
بی بہا کو سلک طبع مین منسلک کر کی مشتاقان باصفا کو دکھائی نہایت زیب و زینت سی شایقین کی روبرو لائی ہر خاص و عام بہرہ مند ہو
جو سُنی وہ دیکھنی کا خواہشمند ہو عاجز کی مراد بر آئی اس ذریعہ سی مکروہات دنیا اور آلایش گناہ سی پاک ہو جائی باز پرس حشر سے
بیباک ہو جائی کہ زندگی چار دنکی ہی ایکدن مرنا ہی اس دار ناپایدار سی سفر کرنا ہی اللھم اغفر وارحم وانت خیر الراحمین دم واپسین کا
دغدغہ رہتا ہی نہ ہر طرحکی سختی شامت اعمال سی انسان وقت نزع سہتا ہی تب غفلت کا حال ظاہر ہوتا ہی اپنی حرکات سے ماہر
ہوتا ہی اوسدم بجز افسوس کیا ہاتھہ آتا ہی حشر تک صدمۂ حسرت رہ جاتا ہی ہر چند اوسکی ذات غنی و کریم ہی اور حبیب اوسکا رحیم
ہی جسکی بندہ اور امت ہین یقین ہی کہ جب بحر رحمت جوش مین آیگا گناہگارون کا نامۂ اعمال دہو جایگا ہر عاصی شفاعت پائیگا
بی عیب ذات خدا ہی اور سہو و غلط بشریت کا مقتضا ہی مگر یہ نظم بھی بی مثل و بی ہمتا ہی ناظرین پر فصاحت و بلاغت کا حال ظاہر ہو جائیگا
ہر شخص حسن بندش الفاظ سے واقف ہو کر تحسین کے کلام بازبان پر لائیگا حرز جان سمجھکر خانۂ دل مین جا دینگی نقد جان کی عوض ارزان سمجھکر لینگی ابیات

مقبول کیون نہ جہان مین ایسا کلام ہو
مقبول خلق ہوتی ہی وصاف کا سخن
قندیل عرش کے کہیں سب پھبتیان فصیح
مٹ جاے دل سی فکر جہان خراب کی
یارب زبان بند رہی ذکر غیر سے
مصروف عدل ہووے شہنشاہ دو جہان
رہتی کو عابدونکو ملی جنت نعیم
تب آئی بحر رحمت خلاق جوش مین
پہلی زبان پاک سی فرمائین حمد رب
جنت مین جائین آپکی امت کے لوگ سب

جسمین کہ خاص ذکر رسول انام ہو
مداح کا جہان مین تب ہی احترام ہو
نعت محمدی مین یہ روشن کلام ہو
نفس پلید اوسکی توجہ سی رام ہو
ذکر رسول اپنی زبان پر مدام ہو
ہر ایک کا شمار حلال و حرام ہو
اور عاصیونکا قعر جہنم مقام ہو
اور روان نہ دل حضرت خیر الانام ہو
پھر بخشش امم کا زبان پر کلام ہو
اوسدم عطا ہر ایک کو کوثر کا جام ہو
ہی التجا یہ نطق کی رب غفور سے

قابل درود پڑھینگی پھر وہ کلام ہو
حیرت مین آئین دیکھکی سب حاملان عرش
گویا زبان ہی جو ثنای رسول مین
صدقے مین اوس حبیب خدای کریم کے
ق روز شمار جمع ہون سب آکے انس و جان
آئین جو اوڑکی نامۂ اعمال ہاتھہ مین
دل مضطرب ہو چشم خجالت ہو اشکبار
حاضر ہون انبیا سبھی پیش حضور رب
حاصل ہو حکم رب سے شفاعت کا مرتبہ
حیرت مین آئین دیکھکے سب حاملان عرش
وقت اخیر لب پہ محمد کا نام ہو

جسمین بیان حلیۂ خیر الانام ہو
مداح مصطفی کا یہ عالی مقام ہو
بیشک سخنورونمین وہ ذی احترام ہو
حاصل ہمین زیارت بیت الحرام ہو
امید انمین عاصیونکا بہت ازدحام ہو
آگاہ نیک و بد سی اک خاص و عام ہو
افسوس کے سوا نہ زبان پر کلام ہو
حضرت کا جا کی عرش معلی مقام ہو
سب عاصیونکا آپکی صدقے مین کام ہو
ہمسے گناہگارونکا جنت مقام ہو

مہر افضل المطابع محمدی

تمام شد